شناخت کی جنگیں

حقیقی ذاتی قدر کی تلاش میں ایک سفر

ایڈرین ایبینز

ایڈرین ایبینز، 2021

کاپی رائٹ ©2018-2021 ایڈرین ایبینز

مصنّف کے اخلاقی حق پر زور دیا گیا ہے۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس اشاعت کا کوئی حصہ تجارتی منافع کے لیے دوبارہ پیش نہیں کیا جا سکتا، بشمول کسی بھی شکل میں کسی بھی ذریعہ، الیکٹرانک، مکینیکل، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ، یا بصورت دیگر، ناشر اور کاپی رائٹ ہولڈرز کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر۔ براہ کرم نوٹ کریں کہ مصنّف نے آیات کے حصوں کو جلی حروف میں نمایاں کیا ہے تا کہ ان عبارتوں سے جمع کردہ ایک خاص نکتہ پر زور دیا جا سکے۔

جب تک کہ دوسری صورت میں شناخت نہ کی جائے، صحیفے کے اقتباسات نیو کنگ جیمز ورژن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1982 بذریعہ تھامس نیلسن انکارپوریشن۔ اجازت سے استعمال کیا گیا۔

این ایل ٹی سے منسوب کلام پاک کے اقتباسات ہولی بائبل، نیو لیونگ ٹرانسلیشن، نیو لیونگ ٹرانسلیشن کاپی رائٹ ©1996، 2004، 2007، 2013 بذریعہ ٹنڈیل ہاؤس فاؤنڈیشن۔

ٹنڈیل ہاؤس پبلیشر انکارپوریشن کی اجازت سے استعمال کیا گیا۔

نیوانٹرنیشنل ورژن سے منسوب صحیفے کے حوالہ جات ہولی بائبل، نیوانٹرنیشنل ورژن، کاپی رائٹ © 1973,1978,1984,2011 بذریعہ ببلیکا انکارپوریش (رجسٹرڈ) کی اجازت کے ذریعے استعمال کیے گئے ہیں۔

نیوانٹرنیشنل ریڈرز ورژن سے منسوب صحیفے کے حوالہ جات ہولی بائبل، نیوانٹرنیشنل ریڈرز ورژن (رجسٹرڈ)، کاپی رائٹ ©1995، 1996، 1998 بذریعہ ببلیکا ہیں۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تمام ویب سائٹ کے لنکس اور حوالہ دیا گیا مواد دسمبر 2020 تک موجودہ ہے۔

یہ کتاب اور دیگر تمام فادر آف لو پبلیکیشنز ہماری ویب سائٹ سے دستیاب ہیں۔

اضافی کاپیاں آرڈر کرنے کے لیے fatheroflove.info براہ کرم adrian@life-matters.org پر ای میل کریں۔

پرنٹ ایڈیشن (آئی ایس بی نمبر: 978-0-6488114-5-9)

تصنیف کردہ: ایڈرین ایبینز

درستگی اغلاط: لوریل ایبینز

ڈیزائن: شین ون فیلڈ/ ایڈونٹ ڈیزائن

تصویر: iStockphoto

مترجم: پاسٹر آکاش جیمس

پرنٹنگ: پاکستان

شناخت کی جنگیں

حقیقی ذاتی قدر کی تلاش میں ایک سفر

FATHER
OF LOVE
fatheroflove.info

یہ کتاب وقف ہے۔

میرے پیارے والد ایبل،
جنہوں نے مجھے کھڑا رہنا،
ہمیشہ ایماندار رہنا سکھایا،
جو تم شروع کرتے ہو اسے ختم کرنا،
اور کبھی ناانصافی کو برداشت نہ کرنا

میری پیاری ماں ایولین،
جس نے مجھے خواب دیکھتے رہنا،
تخلیقی بننا، فطرت سے پیار کرنا
اور فیاض بننا سکھایا۔

میری پیاری بہن کیرن،
جو بچپن کا سفر میرے ساتھ شیئر کرتی تھی
اور اکثر اپنی تیز عقل کا استعمال
مجھے ہنسانے کے لیے کرتی تھی۔

شناخت کی جنگیں

ایڈرین ایبینز

کاپی رائٹ© 2018 Adrian Ebens
پچھلے ایڈیشن سے اپ ڈیٹ کیا گیا۔

ISBN: 978-0-6488114-5-9

لائبریری آف کانگریس کنٹرول نمبر: 2011903965

Duracell® Procter & Gamble Co. کی ملکیت ہے اور ریاستہائے متحدہ اور دیگر ممالک میں رجسٹرڈ ہے۔ اس سیاق وسباق میں Duracell® کے حوالے خالصتاً مثالی مقاصد کے لیے بنائے گئے ہیں، اور Duracell® برانڈ، یا اس کی پیرنٹ کمپنی، Procter & Gamble کے ساتھ توثیق یا وابستگی کا مطلب نہیں ہے۔

بائبل کی تمام آیات
نیو کنگ جیمز ورژن سے ہیں۔

مارول پرنٹرز خانیوال کے ذریعے پاکستان میں چھپی

Fatheroflove.info

adrian@identitywars.org

مشمولات

سیکشن 1۔ دو مملکتیں ﴿شناخت کھوگئی﴾

1 ﴿ڈیوراسیل درخت 8
2 ﴿زندگی کا سرچشمہ 15
3 ﴿خدا کے دل کے قریب 24
4 ﴿خاندانی بادشاہت 28
5 ﴿خاندانی بحران 32
6 ﴿زمین پر دوزخ 38
7 ﴿آسمانی زندگی 47
8 ﴿دو مملکتوں کا موازنہ 53
9 ﴿بابل کا دل 58

سیکشن 2۔ ایک تقدیر ﴿شناخت دوبارہ حاصل کی گئی﴾

10 ﴿ڈیوراسیل کی زنجیروں کو توڑنا 66
11 ﴿آسمان کے دروازے کھولنا 75

سیکشن 3۔ ﴿بیٹے کی طرف واپسی کا سفر﴾

12 ﴿زندگی بذریعہ ڈیوراسیل 81
13 ﴿آسمانی سیڑھی 86
14 ﴿ایک دیوتا، مختلف نام 92
15 ﴿آپ کیسے پڑھتے ہیں 100
16 ﴿اب کوئی غلام نہیں 104
17 ﴿بابل کا زوال 109

پہلا حصہ

دو مملکتیں

شناخت کھونا

پہلا باب
ڈیورا سیل درخت

کمرے کی روشنی مدھم تھی۔ دیواروں میں سے ایک پر متعدد پوسٹرز تھے، ایک پاپ موسیقار کی تصویر اور دوسری ایک اسپورٹس مین کی جو اکثر حقیقت کی خواہش کے لیے کھڑکی کا کام کرتی تھی۔ ایک اور دیوار کے ساتھ ایک ڈیسک تھا جس پر اسکول کی چند کتابیں تھیں، لیکن اس ڈیسک کی مرکزی خصوصیت چھوٹا لیکن طاقتور سٹیریو سسٹم تھا۔ درحقیقت یہ ایک نوجوان کا کمرہ تھا جس میں امنگ، ہنگامہ خیزی اور ہاں، خواب دیکھنے کی تمام علامتیں دکھائی دیتی تھیں۔

میرے دل میں ایک بے پناہ جنگ چھڑ رہی تھی، تقدیر کی جنگ، سچائی کا ایک لمحہ۔ "میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں ایسا کچھ کروں گا،" میں نے فرش کو گھورتے ہوئے بڑبڑایا۔ میرے خود کے تصور کی سخت آزمائش کی جا رہی تھی۔ لڑائی اتنی شدید تھی کہ میں نے ان پوسٹروں سے تسلّی حاصل کی جس نے اس سے پہلے میرے ذہن کو اس فصل سے ہٹانے میں کئی بار مدد کی تھی جسے میں اب کاٹ رہا تھا۔

فضا مایوسی کے احساس سے بھری ہوئی تھی۔ میرا دماغ ایسے ٹوکنز کو پکڑ رہا تھا جو میری پریشان حالت کو مستحکم کریں گے: تعلیمی، ایتھلیٹک، واضح الفاظ میں سے کچھ ایسے ٹوکن تھے جنہیں میں نے پکڑا تھا، لیکن اب وہ میری مدد کرنے کے لیے بے بس لگ رہے تھے۔ ایک بیمار بادل مجھ پر نازل ہوا اور میری خواہش کے احساس کو نچوڑنا شروع کر دیا۔ اس نے دل کی قیمتی جگہوں کو لات ماری اور ان کے خزانے چرا لیے، اور پھر اس نے سب سے زیادہ مقدس ایوان–امید کے لیے بنایا۔

میں نے اپنی ماں سے اس طرح بات کی تھی کہ میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں کبھی نہیں کروں گا۔ یہ آخری تنکا تھا جس نے مجھے یہ احساس دلایا کہ میں وہ شخص نہیں تھا جو میں بننا چاہتا تھا۔ میں خود کو پسند نہیں کرتا تھا، اور میں تبدیل کرنا چاہتا تھا، لیکن یہ ناامید لگ رہا تھا.

ذھنی دباؤ:

ڈپریشن آج ہمارے معاشرے کو متاثر کرنے والی واحد سب سے بڑی لعنت ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کہتی ہے:

ڈپریشن دنیا بھر میں خراب صحت اور معذوری کی سب سے بڑی وجہ ہے۔300 ملین سے زیادہ لوگ اب ڈپریشن کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں،2005 اور 2015 کے درمیان 18 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا۔

2011 کے درج ذیل اعداد و شمار میں اس مسئلے کی وسعت کو سمجھنے کی کوشش کریں:

☆ ہر سال 1 ملین خودکشیاں۔ ہر 40 سیکنڈ میں ایک موت یا 3000 روزانہ۔

☆ ہر ایک فرد کے لیے جو اپنی جان لے لیتا ہے، کم از کم 20 ایسا کرنے کی کوشش کریں۔ یعنی 60,000 یومیہ۔

☆ دنیا بھر میں، گزشتہ پانچ دہائیوں کے دوران خودکشی کی شرح میں 60 فیصد اضافہ ہوا۔ خاص طور پر صنعتی ممالک میں۔

☆ تمام خودکشیوں کا 60% ایشیا میں ہوتا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق، چین، بھارت اور جاپان میں تمام خودکشیوں کا تقریباً 40 فیصد حصہ ہے۔

زمین پر کیا ہو رہا ہے؟ زندگی کے بارے میں اتنا افسردہ کیا ہے کہ لاکھوں لوگ دوسرے دن کا سامنا کرنے کی بجائے مرنے کا انتخاب کر رہے ہیں؟

اپنی کتاب The Mind Game میں، فلپ ڈے نے یہ بہت ہی افشا کرنے والا بیان دیا ہے:

گزرے ہوئے وقتوں میں، دیکھ بھال کرنے والے کنبہ کے افراد آس پاس جمع ہوتے تھے اور افسردہ رشتہ دار کو بات کرنے کی یقین دہانی اور توجہ دلاتے تھے۔ آج، 21ویں صدی کی زندگی کی تیز رفتاری کے ساتھ خاندانی اکائی کے ٹوٹنے، مذہب کی تذلیل، اور بہت سے خاندانوں کے ایک دوسرے سے علیحدگی

کے ساتھ،نفسیاتی تجزیہ نے محض مشاورت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو پہلے کیا کرتا تھا۔ دیکھ بھال کرنے والا رشتہ دار یا پڑوسی ہے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ اس کا ہمارے معاشرے پر برا اثر پڑا ہے۔

فلپ ڈے تین عوامل کی فہرست دیتا ہے: (1) فیملی یونٹ کا ٹوٹنا؛ (2) مذہب کی تذلیل؛ (3) اکیسویں صدی کی زندگی کی تیز رفتاری کی وجہ سے بہت سے خاندانوں کا ایک دوسرے سے علیحدگی۔ اہم عنصر خاندانی یونٹ کا ٹوٹنا ہے۔ ڈیوڈ وان بیمانے اس موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: کسی دوسرے کے برعکس ایک نسل اپنی عمر میں آ گئی ہے، جس میں لاکھوں کو گہرے اور ابتدائی دکھ کا نشان لگایا گیا ہے۔ وہ طلاق کے بچے ہیں۔ وہ بظاہر نہ ختم ہونے والی جماعت کا صرف اگلا درجہ ہیں۔

جم کونوے نے اپنی کتاب ایڈلٹ چلڈرن آف لیگل اینڈ ایموشنل ڈائیورس: میں ان ہزاروں لوگوں کے درد اور نقصان کو واضح طور پر بیان کیا ہے جو قانونی یا جذباتی طور پر ٹوٹے ہوئے خاندان کے اثرات کا شکار ہوئے ہیں۔ ایک اہم اوصاف جسے وہ بیان کرتا ہے وہ ہے عدم تحفّظ اور "میں کون ہوں؟" کے مسلسل سوالات۔ اور " کیا میں پیار کرنے کے قابل ہوں؟"

یہ سوالات انسانی مخمصے کے ماخذ کی طرف لے جاتے ہیں—اہمیت کا احساس۔ کیا کوئی واقعی میری پرواہ کرتا ہے؟ کیا میں کچھ قابل ہوں؟ یہ سوالات انسانی نفسیات میں کیسے داخل ہوئے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لیے ہمیں شروع کی طرف واپس جانا ہوگا۔

اچانک حوا نے خود کو ممنوعہ درخت کی طرف گھورتے ہوئے پایا۔ "خدا نے ہمیں اس درخت کا پھل کھانے سے کیوں منع کیا ہے؟" اس نے سوچا . پھل بہت دلکش لگ رہا تھا، اور آگے بڑھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ اچانک اسے درخت سے آنے والی آواز سنائی دی۔ شیطان، اس کا موقع دیکھ کر، اسے سانپ کے ذریعے آزماتا ہے۔ ''کیا خدا نے واقعی کہا ہے کہ تم باغ کے کسی درخت کا پھل نہ کھانا''؟ شیطان حوا کو بحث کے لیے آمادہ کر رہا ہے اور اس کے ذہن میں خُدا کے کلام کی لغویت کے بارے میں شک ڈال رہا ہے۔ بحث اور منطق کے دائرے میں، حوا کا شیطان کے لیے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اس میں دھوکہ دہی اور تاریکی

کے ناواقف ہتھیاروں کو شامل کریں، اور مقابلہ تباہ کن حد تک مختصر ہو جائے گا اگر حوا اپنا منہ کھول کر مشغول ہونے کی اپنی رضامندی کا اشارہ دے گی۔

"ہم باغ کے درختوں کا پھل کھا سکتے ہیں، لیکن خدا نے کہا، 'تم باغ کے بیچ میں موجود درخت کا پھل نہ کھاؤ، اور تم اسے ہاتھ نہ لگاؤ، ورنہ تم مرجاؤ گے۔' حوا نے خدا کے کہے ہوئے الفاظ کو دہراتے ہوئے چیلنج کو قبول کیا، لیکن اب وہ سخت پریشانی میں ہے۔ اس کے اپنے تجسّس نے، شیطان کے ابتدائی چیلنج کے ساتھ مل کر، اسے اس کے جبڑے کے نیچے آنے والے بیان کے لیے تیار نہیں چھوڑا، "تم یقیناً نہیں مروگے۔"

کیا آپ نے کبھی کسی کے ساتھ 'دوستانہ' بحث کے تناظر میں بات چیت کی ہے اور آپ حالات پر نسبتاً قابو میں محسوس کر رہے ہیں جب تک کہ آپ کا مخالف 'بائیں فیلڈ' سے آپ پر کوئی چیز گرا نہ دے؟ کوئی ایسی چیز جس کا آپ نے کبھی اندازہ نہیں کیا تھا، ایسی چیز جو آپ کے دماغ میں گھومنے والے ان باریک تیل والے کوگوں میں ایک اسپینر پھینک دیتی ہے اور انہیں پیس کر رک جاتی ہے؟ ایسا نہیں ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ بہت گہرا یا روشن خیال تھا، لیکن آپ نے کبھی ان سے یہ توقع نہیں کی تھی۔ ان کے اس طرح کے الفاظ اتنی ڈھٹائی سے اور اتنے کھلم کھلا کہنے کا امکان آپ کے ذہن میں کبھی نہیں آیا تھا۔

شیطان، یہ دیکھ کر کہ اس نے تباہ کن درستگی کے ساتھ اب اپنے شکار کو متحرک کر دیا ہے، اس کے جیتنے والے دھچکے کو گھر پہنچاتا ہے۔'' کیونکہ خُدا جانتا ہے کہ جب تم اسے کھاؤ گے تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خُدا کی طرح اچھے اور برے کو جاننے والے بن جاؤ گے۔''

یہ چند آیات ایک چھوٹے سے دیہاتی شہر سے گزرنے کے مترادف ہو سکتی ہیں۔ پلکیں جھپکیں اور آپ انہیں یاد کریں گے۔ شیطان نے حوا کو جو تصور پیش کیا اس میں لعنت کا بیج موجود تھا جو اب آدم کے تمام بچوں کو متاثر کرتا ہے — اہمیت کی جدوجہد۔ ایک تصور جو بہت آزادانہ لگتا ہے وہ زنجیروں کا مادہ فراہم کرتا ہے جو انسانی روح کو مصیبت اور تاریکی میں غلام بناتی ہے۔ ایک مسلسل کی سا

کی طرح آواز؟ میرے ساتھ رہیں جب ہم اس تصور کو کھولتے ہیں " آپ یقیناً نہیں مریں گے، "اور اس کے پھل اور اس کے کردار کو دیکھیں جو پریشان کن سوالات پیدا کرتے ہیں، " کیا کسی کو میری پرواہ ہے؟ "اور " کیا میں پیار کرنے کے قابل ہوں؟ "

مجھے یاد ہے جب میں آٹھ سال کا تھا تو میری بہن کو ایک گڑیا ملی تھی جو روتی بھی تھی ہنستی تھی اور دودھ بھی پیتی تھی۔ آپ کو صرف یہ کرنا تھا کہ اس کی پیٹھ میں دو بیٹریاں رکھیں اور وہ چلے گی۔ اس نے میری بہن کے لیے گھنٹوں تفریح فراہم کی۔ میں اس کے کتے کو کھلانا چاہتا تھا کیونکہ میری بہن کا رونا کچھ دیر کے بعد واقعی پریشان کن ہو گیا تھا، لیکن اس کے بارے میں میں نے بہتر سوچا کیونکہ میں اپنی بہن کا ایک گھنٹے تک رونا نہیں سننا چاہتا تھا۔ اس بچے نے صرف اپنی پیٹھ میں دو بیٹریاں ڈال کر زندگی حاصل کی، اور یہ بالکل وہی خیال ہے جو شیطان حوا کے پاس جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ حوا، آپ کو اس کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی اور کیا کہتا ہے، آپ کے اندر زندگی ہے۔ آپ جیسا چاہیں کر سکتے ہیں اور آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ آپ کے اندر زندگی ہے۔ آپ یقینی طور پر نہیں مریں گے، اور جب تک آپ اپنی بیٹریاں ری چارج کرنے کے لیے اس درخت پر واپس آئیں گے آپ ٹھیک رہیں گے۔

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ایک 18 ماہ کا بچہ اپنے والدین سے کہہ رہا ہے، " مجھے لگتا ہے کہ میں اسے اب خود بنا سکتا ہوں، میں ابھی گھر کے پچھواڑے میں باغیچے سے بات کر رہا تھا اور وہ کہتا ہے کہ میرے اندر طاقت ہے جو مجھے برقرار رکھے گی۔ زندہ ہے اور میری تمام ضروریات مہیا کرتا ہے، اس لیے آپ کی ہر طرح کی مدد کا شکریہ، اور شاید ہم کسی دن اسے پورا کر لیں گے۔ باغ میں آدم اور حوا کے ساتھ بالکل ایسا ہی ہوا۔ یہ تصور آپ کو یقینی طور پر نہیں مریں گے نے ان کے آسمانی باپ پر مکمّل انحصار کے احساس کو توڑ دیا تھا۔ اس نے ان بنیادوں پر حملہ کیا کہ وہ بطور فرد کون تھے۔ اس نے ان کی شناخت کے احساس اور اس کے نتیجے میں خدا کے بچوں کے طور پر ان کی قدر کو الجھا دیا۔ آدم اور حوا صرف اپنی غلطی کا احساس کیوں نہیں کر سکے اور اپنے آسمانی باپ پر مکمّل انحصار کی پوزیشن پر واپس کیوں نہیں آ سکے؟ کاش یہ اتنا آسان ہوتا، لیکن اس تصور کو اپنانے کے نتائج کہ آپ یقیناً نہیں مریں گے کیونکہ آپ کے اندر طاقت ہے، یہاں تک کہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی، یہ فوری اثر رکھتا ہے کہ آپ کو کبھی

بھی اس حقیقی خوشگوار حالت میں واپس آنے سے روکا جا سکتا ہے۔ہم اس کے بارے میں بعد میں مزید بات کریں گے، لیکن پہلے، آئیے اس بدقسمت درخت کی طرف واپس چلتے ہیں۔

شیطان کی تجویز پر غور کریں کہ جب وہ یہ پھل کھائیں گے تو کسی نہ کسی طرح ان کی آنکھیں وجود کی اعلیٰ حالت کی طرف کھل جائیں گی۔ یہاں کا اندازہ نہ صرف یہ ہے کہ آپ کے اندر طاقت ہے، بلکہ یہ کہ مادی کائنات میں طاقتور اشیاء موجود ہیں، جو ایک بار آپ کے پاس ہو جائیں تو آپ کو مزید طاقتور بنا سکتے ہیں۔ مادی دنیا میں خوش آمدید۔

(پیدائش 4,5:3) میں، شیطان اپنی نئی بادشاہی کے اندازے میں تبدیل ہونے والوں کو جیتنے کے لیے پورے پیمانے پر انجیلی بشارت کے موڈ میں ہے۔اس نے ایک ایسی بادشاہی کی پیشکش کی جس نے طاقت اور اطمینان کا وعدہ کیا تھا جو اسے قبول کرے گا۔ یہ سلطنت دو بنیادی اصولوں پر مبنی ہے:

1- آپ کے اندر زندگی ہے جو آپ کو کسی بیرونی محسن یا اتھارٹی سے مکمّل طور پر آزاد بناتی ہے۔

2- ہمارے ماحول میں ایسے لوگ، اشیاء اور چیزیں شامل ہیں جو، اگر ان کے پاس ہوں یا ان سے وابستہ ہوں، تو وہ ہمیں زندگی میں زیادہ طاقتور، زیادہ روشن اور زیادہ مکمّل بنا سکتے ہیں۔

علم کے اس درخت کے ذریعے، شیطان ایک بیٹری سے چلنے والا وجود پیش کر رہا تھا۔ ایک ایسی زندگی جس میں کسی بیرونی خیر خواہ یا اتھارٹی کی ضرورت نہ ہو، اس لیے اس باب کا عنوان ۔ڈیوراسل ٹری ہے۔ شیطان ہمیں بتائے گا کہ اگر ہم زندگی کے بارے میں اس کے فلسفے پر عمل کریں تو ہمارے جسم کے خلیے ہمیشہ پائیدار رہیں گے۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جب آدم اور حوا نے درخت کا پھل کھایا تو اس میں کوئی موروثی زہر نہیں تھا جو انہیں خوفزدہ، گناہ گار اور باغی بناتا تھا۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ پھل کھانے کے لیے اچھا تھا۔ زہر وہ الفاظ تھے جو شیطان نے حوا سے کہے تھے۔ زہر اس کی بادشاہی کے اصول ہیں۔ کچھ لوگ سوال اٹھاتے ہیں، "جب آدم اور حوا نے پھل کھایا تو مجھے تکلیف کیوں اٹھانی پڑی؟ میں نے اس درخت کا پھل نہیں

کھایا۔" سچ تو یہ ہے کہ جب بھی ہم خدا سے آزاد ہو کر کام کرتے ہیں، ہم اس درخت کے پھل کو بالکل اسی طرح کھاتے ہیں جس طرح آدم اور حوا نے کھایا تھا کیونکہ ہم نے شیطان کی بادشاہی کا زہر نگل لیا تھا۔ درحقیقت، ہم یہ سیکھیں گے کہ ہم درحقیقت اس درخت سے ہر روز کھاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ہم خوفناک بدہضمی کا شکار ہو رہے ہیں۔

یہ خیال کہ ہم خدا سے الگ رہ سکتے ہیں شاید بہت سے لوگوں کے لیے اتنا عجیب نہ لگے، لیکن اگلے باب میں ہم سیکھیں گے کہ اس قسم کی سوچ خودکشی ہے۔

☆☆☆

دوسرا باب

زندگی کا سرچشمہ

کام میں کافی دن گزر چکے تھے۔ہم بجٹ کی تیاری کے آخری مراحل میں تھے – دراصل تقریباً نوے بجٹ تھے جنہیں ایک میں ضم کرنا تھا۔ یہ ایک نازک عمل تھا،تمام مہتواکانکشی مینیجرز کے درمیان دستیاب آمدنی کو تراشنا۔ ہر ایک چاہتا ہے،امید رکھتا ہے، یہاں تک کہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے پائی کا ایک بڑا ٹکڑا مانگ رہا ہے۔ میرا دماغ ان تمام اعداد وشمار کو اپنے سر سے باہر دھکیلنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ ''ہیلو... یہ والد صاحب ہیں بیٹا۔'' والد صاحب ایسے لگ رہے تھے جیسے ان کے کندھوں پر ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ ہو۔''ابا کیا حال ہے؟'' ''ماں ایک سنگین کار حادثے کا شکار ہو گئی ہیں۔'' یہ الفاظ مجھ پر ہتھوڑے کی طرح ٹکراتے ہیں۔ میں نے فوراً کانپنا شروع کر دیا اور میری دل کی دھڑکن ایک دم سے دوگنی ہو گئی۔ ایڈرینالائن کے رش نے میرے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو میرے پٹھے سخت ہو گئے۔''حادثہ؟'' میں نے فون پر تقریباً سرگوشی کی اور اسے مستحکم رکھنے کی کوشش کی۔''کتنا سنجیدہ؟'' ''یہ کافی سنجیدہ ہے بیٹا۔''

اس وقت میری خواہش تھی کہ میں اس فون کے ذریعے چھلانگ لگا کر اپنے والد کو پکڑ سکتا، لیکن وہ سڑک سے **12** گھنٹے کے فاصلے پر تھے اور مجھے طیارہ پکڑنے کے لیے صبح تک انتظار کرنا تھا۔ جب میں نے فون بند کیا تو میرا دماغ گھوم رہا تھا – صدمہ،خوف اور بے حسی سب نے مجھے ایک ساتھ مارا۔اسی وقت مجھے یسوع یاد آیا اور میں صرف اپنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور میں نے پکارا "اوہ یسوع۔ براہ کرم اسے مرنے نہ دیں۔" میں نے اپنی بائبل کھولی اور میں نے صرف دعا کی یہاں تک کہ ایک سکون کا احساس مجھ پر آ گیا اور میں نے تقریباً پر امن محسوس کیا۔ میرا ذہن پھر زندگی کی دنیاوی چیزوں کی طرف بھٹکتا رہا یہاں تک کہ وہ مجھے دوبارہ مارے گا۔خوف، بے بسی اور صدمہ۔ بار بار میں اپنے گھٹنوں کے بل گیا اور صرف دعا کی اور یسوع کو تھام لیا۔

ماں موسیقی کا سبق سکھانے کے لیے راستے میں سفر کر رہی تھی۔ وہ ایک ڈبل لین ہائی وے پر تھی جس میں دونوں سڑکوں کے درمیان دس میٹر باغی پٹی تھی۔ وہ ابھی ایک اور کار سے گزر رہی تھی جب وہ ایک کرسٹ کے اوپر سے گزری اور اسے بس اتنا ہی یاد تھا۔ دوسری طرف سے آنے والی ایک کار نے کنٹرول کھو دیا اور دونوں سڑکوں کے درمیان دس میٹر کا فاصلہ عبور کر کے میری ماں کے سر سے ٹکرایا۔ اثر کی طاقت نے ماں کی گاڑی کے انجن کو فائر وال سے دھکیل دیا، اسی وقت اسٹیئرنگ وہیل کو سیدھا اس کے چہرے پر دھکیل دیا۔ کسی نامعلوم وجہ سے، اس وقت سیٹ ٹوٹ گئی، اور میں بہت شکر گزار ہوں کہ ایسا ہوا ورنہ وہ فوراً مر جاتی۔ جب وہ اسے ہسپتال لے گئے تو اس کے بازو، ٹانگیں ٹوٹی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے کا پورا بائیں حصہ بکھر چکا تھا۔

جیسے ہی میری والدہ کو ہسپتال لے جایا گیا، وہاں ایک ڈاکٹر تھا جس نے ابھی اپنی شفٹ ختم کی تھی۔ جب اس نے میری ماں کو دیکھا تو وہ فوراً کام پر چلا گیا۔ وہ اس کی جان بچانے کے لیے آٹھ گھنٹے تک لڑتا رہا اور آخر کار کئی تناؤ کے لمحات کے بعد وہ ٹھیک ہوگئی۔ مجھے واقعی اس ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں مل رہے ہیں۔ اب بھی یہ مجھے آنسو دلاتا ہے۔ اس آدمی نے **16** گھنٹے تک کام کیا اور پھر صبح **3** بجے میرے والد کو فون کرنے کا سوچا تاکہ وہ بتائیں کہ ماں نازک لیکن ٹھیک ہے۔ میں اب بھی ان کا بے حد مشکور ہوں، جو طبی پیشے کی مہارت، طاقت اور مہربانی کی ایک روشن مثال ہے۔

کچھ دنوں بعد میں اور میری بیوی ماں کے ساتھ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں تھے۔ میں اسے زندہ دیکھ کر بہت خوش تھا۔ ڈاکٹر اس کی صحت یابی کی شرح پر حیران رہ گئے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ دوبارہ کبھی پیانو نہیں بجائے گی اور شاید دوبارہ چل بھی نہ سکے۔ یہ ایک سخت دھچکا تھا، لیکن وہ اب بھی ہمارے ساتھ تھی، اور میں شکر گزار تھا۔ لوریل ماں کی میڈیکل ڈائری کے اندراجات کو دیکھ رہی تھی اور اُس نے مجھے آنے کا اشارہ کیا۔ اس نے ایک واضح نقطہ دکھایا جہاں انہوں نے سوچا کہ وہ ماں کو کھونے والے ہیں، اور پھر اچانک اس کے تمام اہم علامات جمع ہو گئے اور وہ ٹھیک ہوگئی۔ یہ کیسے ہوا اس کا کوئی حساب نہیں تھا، لیکن میں جانتا تھا کہ میرے باپ نے، زندگی کا سرچشمہ، اپنے بیٹے کو اس کی حفاظت کے لیے بھیجا تھا۔ میں یسوع کی زندگی بخش قوت کے لیے بہت شکر گزار ہوں۔ آج، ماں چل رہی ہے اور کبھی کبھی جب وہ پیانو بجاتی ہیں، میں اپنی

ماں کو یقینی موت سے بچانے کے لیے یسوع کے لیے گہرا شکر گزار محسوس کرتا ہوں۔

جب زندگی کے ماخذ کو سمجھنے کی بات آتی ہے تو بائبل ہمارے لئے کوئی شک نہیں چھوڑتی ہے۔ہم کلسیوں میں یسوع کے بارے میں درج ذیل پڑھتے ہیں:

کیونکہ اُسی کے ذریعے سے وہ تمام چیزیں پیدا کی گئیں جو آسمان پر ہیں اور جو زمین پر ہیں، ظاہر اور پوشیدہ، خواہ تخت ہوں یا سلطنتیں یا سلطنتیں یا طاقتیں۔ تمام چیزیں اُس کے ذریعے اور اُس کے لیے پیدا کی گئیں۔ (**17**) اور وہ ہر چیز سے پہلے ہے اور اسی میں ہر چیز قائم ہے۔ (کلسیوں **1:16،17**)

ہر وہ چیز جو ہم دیکھ یا محسوس کر سکتے ہیں، اور یہاں تک کہ وہ چیزیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے، تخلیق کی گئی تھیں اور اب یسوع مسیح کے ذریعے برقرار ہیں۔ آخری جملے کے الفاظ کو احتیاط سے دیکھیں۔ اور اسی میں سب چیزیں قائم ہیں۔ متن ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ خُدا کے بیٹے سے جو قوتِ حیات نکلتی ہے وہ پوری کائنات کو ایک ساتھ رکھتی ہے۔ پولوس اسے اعمال کی کتاب میں دوسرے طریقے سے بیان کرتا ہے:

وہی خدا ہے جس نے دنیا اور اس میں موجود ہر چیز کو بنایا۔ چونکہ وہ آسمان اور زمین کا رب ہے، اس لیے وہ انسانوں کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا، (**25**) اور انسانی ہاتھ اس کی ضروریات پوری نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود ہر چیز کو زندگی اور سانس دیتا ہے، اور وہ ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ (٢٦) ایک ہی آدمی سے اس نے ساری زمین پر تمام قومیں پیدا کیں۔ اُس نے پہلے سے طے کر لیا کہ اُنہیں کب اُٹھنا ہے اور کب گرنا ہے، اور اُس نے اُن کی حدود کا تعین کر دیا ہے۔ (**27**) اُس کا مقصد قوموں کے لیے تھا کہ وہ خُدا کی تلاش کریں اور شاید اُس کی طرف اپنا راستہ محسوس کریں اور اُسے تلاش کریں — حالانکہ وہ ہم میں سے کسی سے بھی دور نہیں ہے۔ (**28**) کیونکہ ہم اسی میں رہتے ہیں اور حرکت کرتے ہیں اور موجود ہیں۔ جیسا کہ آپ کے بعض شاعروں نے کہا ہے کہ ہم اس کی اولاد ہیں۔ (اعمال **17:24-28**)

ہم یہاں ایک خدا کو دیکھتے ہیں جو ہماری زندگیوں کے ساتھ گہرا تعلّق رکھتا ہے۔ پولوس بڑی تصویر سے شروع ہوتا ہے اور پھر ذاتی اور مباشرت کی سطح تک صفر کرتا ہے:

1-اس نے ہر قوم کے اوقات اور مقامات کا تعین کیا ہے۔
2-وہ ہم میں سے ہر ایک سے دور نہیں ہے۔
3-اور آخر میں پولوس سیدھا مسئلہ کے دل کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم اسی میں رہتے ہیں اور حرکت کرتے ہیں اور موجود ہیں۔

اگر ہم اس میں رہتے ہیں تو سادہ منطق ہمیں بتاتی ہے کہ ہم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خُدا کے الٰہی نمائندے کے طور پر، یسوع، خُدا کے بیٹا، نے کہا ..."میرے علاوہ تم کچھ نہیں کر سکتے۔" براہ کرم سمجھیں کہ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس کے بغیر جسمانی، ذہنی یا روحانی طور پر کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم ہر چیز کے لیے خدا اور اس کے بیٹے پر مکمّل طور پر منحصر ہیں، بالکل اسی طرح جیسے ایک چھوٹا بچہ اپنے والدین پر منحصر ہوتا ہے۔

میں اس نکتے کی وضاحت کرتا ہوں کیونکہ اس کے اثرات دور رس ہیں۔ دل کے حیرت انگیز عضو پر غور کریں۔ یہ کئی دہائیوں تک بغیر کسی وقفے کے ہمارے جسم کے گرد خون کو گردش کرنے کے لیے پمپ کا کام کرتا ہے۔ دل کی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دل کی دھڑکن کی خود سے باہر کی کوئی چیز مدد کرتی نظر نہیں آتی۔ دل کے پٹھے اعصابی نظام سے کسی براہ راست محرک کے بغیر سکڑ سکتے ہیں اور آرام کر سکتے ہیں۔ اس میں وہ ہے جسے اندرونی ریگولیٹنگ سسٹم کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک اناٹومی کی درسی کتاب یہ کہتی ہے: "تجارتی نظام مخصوص عضلاتی بافتوں پر مشتمل ہوتا ہے جو برقی محرکات پیدا کرتا اور تقسیم کرتا ہے جو دل کے پٹھوں کے ریشوں کو سکڑنے کی تحریک دیتے ہیں۔" یہ پٹھوں کے ریشے یقینی طور پر خصوصی ہیں کیونکہ وہ برقی محرکات پیدا کرتے ہیں جو اعصابی نظام سے نہیں آتے۔ یہ مکمّل طور پر حیرت انگیز ہے کہ اناٹومی کی نصابی کتاب میں کہیں بھی اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا کہ یہ دل کے پٹھوں کے ریشے دل کو سکڑنے کے لیے یہ برقی چارج کیسے پیدا کرتے ہیں۔ اسے خصوصی اور اندرونی

کہا جاتا ہے، لیکن یہ کیسے کام کرتا ہے، اور یہ قوت کہاں سے آتی ہے؟

یہ وہ جگہ ہے جہاں سڑک تقسیم ہوتی ہے۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ یہ توانائی براہِ راست خُدا کی طرف سے آتی ہے، ''ہم اُس میں رہتے ہیں۔'' (اعمال 17:28)۔ لیکن شیطان ہمیں بتاتا ہے کہ یہ ہمارے اندر موجود ہے۔ یہ محض حیاتیاتی عمل کا ایک حصہ ہے جسے ہم اپنے طور پر رکھتے ہیں، "تم یقیناً نہیں مرو گے۔" (پیدائش 4:3)۔ یہ ایک ایسا بنیادی مسئلہ ہے۔ یہ یا تو ایک ہے یا دوسرا۔ بہت سے مسیحی ایسے ہیں جو اس مسئلے پر درمیانی راستہ اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں "ہاں، خدا نے سب کچھ بنایا ہے، لیکن یہ سمیٹنے والی گھڑی کی طرح ہے۔ اس نے اسے شروع کیا اور اسے چلنے دیا۔" گویا خدا نے کسی طرح ڈیوراسیل بیٹریاں بنا کر ہمارے اندر رکھ دیں۔ بائبل یہ خیال نہیں سکھاتی۔ ہم اس سے گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں اور ہر دن کے ہر گھنٹے کے ہر منٹ کے ہر سیکنڈ کے ہر ملی سیکنڈ میں اس پر مکمّل انحصار کرتے ہیں۔ خُدا فعال طور پر، جان بوجھ کر، پیار سے ہمیں برقی چارج فراہم کر رہا ہے جو ہمارے دلوں کو دھڑکتا رہتا ہے۔ اس حقیقت کے بارے میں کچھ ایسا ہے جو ہمیں بحیثیت انسان واقعی بے چین کر سکتا ہے، لیکن ہم اس پر بعد میں بات کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس مسئلے کو ابھی واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ یا تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ "اُسی میں ہم جیتے اور چلتے ہیں اور اپنا وجود رکھتے ہیں" یا ہم یقین رکھتے ہیں کہ "ہم یقینی طور پر نہیں مریں گے۔" کوئی درمیانی زمین نہیں ہے۔

جیسا کہ یہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لیے مشکل ہو سکتا ہے، ہم نے صرف انسانی وجود کے جسمانی حصے سے نمٹا ہے۔ اب ہمیں ذہنی اور روحانی پہلوؤں پر غور کرنا چاہیے۔ درج ذیل پر غور کریں:
تاکہ اُن کے دلوں کو حوصلہ ملے، وہ محبّت میں ایک دوسرے سے جڑے رہیں، اور سمجھ کی مکمّل یقین دہانی کی تمام دولت حاصل کریں، اور خدا کے بھید کے علم کے لیے، باپ اور مسیح دونوں کے، (3) جن میں حکمت اور علم کے تمام خزانے چھپائے ہوئے ہیں۔ (کلسیوں 2:2،3)

تب خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ (2) دیکھ مَیں نے یہُوداہ کے قبیلہ سے بضلی ایل بِن اُوری بن حُور کے نام سے بُلایا ہے۔ (3) اور میں نے اسے خدا کے روح سے معمور کیا، حکمت میں، فہم میں، علم میں،

اور ہر طرح کی کاریگری میں، (4) فنکارانہ کاموں کو ڈیزائن کرنے، سونے، چاندی، کانسی میں، (5) اور پتھر کو جڑنے کے لیےاور زیورات کاٹنا، لکڑی تراشنا، اور ہر طرح کی کاریگری میں کام کرنا۔

(خروج 31:1-5)

بائبل خدا کو تمام حکمت اور علم کے منبع کے طور پر ظاہر کرتی ہے۔ (کلسیوں 2:2,3) اس تصور کو چیلنج کرتا ہے کہ ہم بحیثیت انسان حکمت اور علم پیدا کر سکتے ہیں۔ تمام حکمت اور تمام علم خدا کی طرف سے اپنے بیٹے مسیح کے ذریعے آتا ہے۔ اس کی ایک مثال

(خروج 31:1-5) میں دکھائی گئی ہے۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ایک آدمی کو کاریگری میں حکمت اور سمجھ دیتا ہے۔ یہ دلچسپ ہے کہ ہم اکثر ایسے لوگوں کا حوالہ دیتے ہیں جو عظیم قابلیت اور ہنر کا مظاہرہ کرتے ہیں ''تحفے یافتہ''۔ درحقیقت وہ خدا کی طرف سے عطا کردہ ہیں۔

آئیے اپنے آپ کو کنسرٹ کے وسط میں لے جائیں۔ سامعین پر جادو کر دیا جاتا ہے جب ایک باصلاحیت نوجوان خاتون اپنی انگلیاں اوپر اور نیچے بڑے پیانو پر چلاتی ہے جو سٹیج پر متاثر کن انداز میں رکھا ہوتا ہے۔ وہ پیانو کو لفظی طور پر گاتی ہے۔ ماسٹر کے ہاتھ کا لمس۔ اس کے بعد وہ عروج پر پہنچتی ہے، اور ہم سمجھتے ہیں کہ ختم ہو گیا ہے۔ ہم اسے جاری رکھیں گے۔ لیکن گانا ختم ہوا اور ہجوم تالیوں سے گونج اٹھا، جوش اور شدت کے ساتھ مل کر ایسی خوبصورتی اور فضل سے خوفزدہ ہو گیا۔ نوجوان خاتون جھک کر تعریف کی مہک لیتی ہے اور پھر اسٹیج سے چل پڑتی ہے۔

آئیے تھوڑا سا بیک اپ کرتے ہیں، کیونکہ اس عام منظرنامے کے بارے میں کچھ دلچسپ ہے۔ جب بھی ایسا کچھ ہوتا ہے سامعین کو (خدا کی حمد کرو جس سے تمام نعمتیں ملتی ہیں) یا اس سے ملتی جلتی کوئی چیز گانا چاہیے۔ ہمیں تالیاں بجانا چاہیے خدا کی طرف جس نے ہنر، حکمت اور صلاحیت دی۔ پیانو بجانے والی کے دل کو خدا کے اس تحفے کے لئے محبّت اور شکرگزاری سے بھر جانا چاہئے جو اس نے اسے استعمال کرنے کے لئے دیا ہے، لیکن ایسا شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ اگر ہم واقعی اس طرح سے کام کریں گے تو ہم کامیابی سے خوش نہیں ہوں گے اور نہ ہی ناکامی سے حوصلہ شکن ہوں گے کیونکہ کارکردگی دکھانے کی صلاحیت ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی ہے اور اگر یہ ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی ہے تو ہم کامیاب ہونے کا کریڈٹ نہیں لے

سکتے۔ جب ہم ناکام ہوتے ہیں تو حوصلہ شکنی محسوس کرتے ہیں۔

یہاں ڈیوراسیل درخت کی لعنت ہے۔ کھلے آسمان پر موٹرائزڈ پیراگلائیڈنگ کی آزادی کا تصور کریں۔ آزادی کے احساس کا تجربہ جب ہم کامیاب ہوتے ہیں، یہ یقین کرتے ہوئے کہ ہم نے جنم لیا ہے کہ کامیابی کا موازنہ زمین سے ہزاروں فٹ کی بلندی پر چڑھنے کے جوش وخروش سے ہوتا ہے تا کہ بلندی سے حیرت انگیز نظارے دیکھ سکیں۔ لیکن اگر ہم بہت زیادہ بلند ہو جاتے ہیں، تو آکسیجن کی کمی ہمارے ہوش کھونے کا سبب بن سکتی ہے یا انجن کی خرابی کا شکار ہو کر ہمیں زمین پر گرا کر تباہ کر سکتی ہے۔ جتنا آگے ہم اندر کی طاقت کے جھوٹ پر چڑھتے ہیں، جب ہم زمین سے ٹکراتے ہیں تو اثر کی رفتار اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ ڈیوراسیل درخت کی لعنت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ ایک بار جب آپ نے اس کا پھل چکھ لیا تو چڑھنے کی خواہش نا قابل برداشت ہے، اور حتمی نتیجہ ناگزیر ہے۔ یہ کوئی حادثہ نہیں ہے کہ ''ڈپریشن عالمی سطح پر معذوری کی سب سے بڑی وجہ ہے۔''

ڈیوراسیل درخت کا پھل ایسی بلندیوں پر چڑھنے کی خواہش پیدا کرتا ہے جو ہمارے لیے موزوں نہیں ہے۔ ہم جتنا زیادہ پھل کھاتے ہیں، چڑھنے کی خواہش اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے اور اس بات کا یقین زیادہ ہوتا ہے کہ ہم گر جائیں گے۔ آپ کو پہلے ہی کتنے دھچکے مل چکے ہیں؟ آپ کتنے اور لے سکتے ہیں؟ یہ سوچنے کے قابل ہے۔

آیئے اگلے درجے پر جائیں۔ ہم نے جسمانی اور ذہنی انحصار کے الجھاؤ کو دیکھا ہے، لیکن روحانی اور اخلاقی انحصار کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یہ ایک چیلنجنگ مسئلہ ہے، اس لیے اپنی سیٹ بیلٹ باندھیں۔ یہ ایک مشکل سفر ہو سکتا ہے۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا محبّت ہے۔ (1 یوحنا 8:4)۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا محبّت کا سرچشمہ ہے۔ یہ خدا کو امید کا خدا بھی کہتی ہے۔ (رومیوں 13:15)۔

یہ خیال گلتیوں میں بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے:

لیکن روح کا پھل محبّت، خوشی، امن، تحمل، مہربانی، نیکی، وفاداری، (23) نرمی، ضبط نفس ہے۔ اس کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے۔ (گلتیوں 5:22، 23)

اس عبارت کے اثرات دم توڑ دینے والے ہیں۔ آئیے ایک منٹ کے لیے اس کا تجزیہ کرتے ہیں۔ یہ تمام صفات خُدا کی روح رکھنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ خدا کی روح کے بغیر آپ محبّت، خوشی، امن، صبر، مہربانی وغیرہ حاصل نہیں کر سکتے۔ میں ایک دن اس بائبل کی سچائی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب میں ایک جھیل کے کنارے ایک پارک میں چہل قدمی کر رہا تھا۔ یہ پرسکون اور پرامن تھا۔ میں نے اچانک دیکھا کہ ایک ماں اپنی بیٹی کو جھولے دے رہی ہے۔ وہ دونوں ایک ساتھ ہنس رہے تھے اور ظاہر ہے ایک دوسرے کی صحبت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ یہ ماں اپنی بیٹی کے لیے جس محبّت کا تجربہ کر رہی تھی وہ خدا کی طرف سے الہام تھی۔ اپنی بیٹی کے ساتھ محبّت کرنے والا اور مہربان اور نرم مزاج ہونے کا خیال ماں کے دل میں نہیں بلکہ خدا کے دل میں پیدا ہوا، اور یہ اس ماں کو دیا گیا جس نے اس کا اظہار کرنے کا انتخاب کیا، اور یہ ماں کی محبّت بن گئی۔ اس لحاظ سے یہ واقعی ماں کی محبت نہیں ہے بلکہ خدا کی محبّت ماں کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ محبّت ماں کا حصہ بن گئی کیونکہ اس نے خدا کی روح کو جواب دیا اور اس کا اظہار کیا۔ صحیح معنوں میں ماں کی اپنے بچوں سے محبّت یا میاں بیوی کے درمیان محبّت جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ کیا یہ بنیادی لگتا ہے؟ ٹھیک ہے یہ وہی ہے جو بائبل سکھاتی ہے۔

میں نے یہ خیال کئی بار پیش کیا ہے جب تبلیغ یا سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے یہ دیکھنا دلچسپ ہے کہ سامعین کا کیسا ردعمل ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے چہرے ایسے لگتے ہیں جیسے میں نے نسل انسانی کی بنیاد پر ہی حملہ کیا ہو۔ ان لاکھوں محبّت کے گیتوں کے لیے جواب تک گائے گئے ہیں اور شادی کی قربان گاہ پر اربوں وعدوں کے لیے کہ "میں تم سے پیار کرتا ہوں اور ہمیشہ تم سے محبّت کرتا رہوں گا، ان وعدوں میں سے ایک بھی خدا کی محبّت کو ہماری قبولیت میں ڈالے بغیر کبھی بھی پورا نہیں کیا جا سکتا۔ آئیے محبّت کی صفت کو پیرا گلائیڈر میں رکھیں۔ کیوں بہت سے لوگ محبّت سے زمین پر گر جاتے ہیں؟ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ محبّت ہماری اپنی روحوں میں پیدا ہوتی ہے وہ اکثر صبح جاگتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ محبّت کا احساس نہیں

کرتے۔ وہ شک کرنے لگتے ہیں کہ آیا یہ رشتہ اب ان کے لیے صحیح ہے اور اکثر اس احساس کو واپس لانے کے لیے کسی اور کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔ ڈیوراسیل کریڈٹ کارڈ اپنی حد کو پہنچ گیا ہے اور اب ادائیگی کرنے کا وقت ہے۔

اس مخلص آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اپنی بیوی سے ہمیشہ محبّت کرنے کی اپنی منت مانی تھی اور پھر اچانک وہ خود کو دوسری عورت کی طرف راغب پاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس طرح محسوس نہ کرنا چاہے لیکن وہ ''اس کی مدد نہیں کرسکتا''۔ محبّت ہوس سے الجھتی ہے، اور اس کی دیانت پر شک ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے ساتھی سے الگ ہونا شروع کر دیتا ہے کیونکہ اس طرح سے کام کرنے سے احساس جرم اسے یہ یقین کرنے سے روکتا ہے کہ وہ اب بھی پیارا ہوسکتا ہے۔ اس نے سوچا کہ وہ اپنے دل سے محبّت کے بہاؤ کو برقرار رکھ سکتا ہے، لیکن اب اس کا پیرا گلائیڈر رک گیا ہے اور وہ زمین پر گر کر تباہ ہوگیا ہے جہاں سے اس نے لانچ کیا تھا، اور اس کی شادی ہو چکی ہے۔ کیا یہ کوئی تعجّب کی بات ہے کہ زیادہ تر لوگوں کے لیے شادی میں خوشی حاصل کرنا اتنا ہی مضحکہ خیز ہے؟

ان لوگوں کی خاطر جو محسوس کر رہے ہیں کہ ان کی شادی اب اس کے قابل نہیں ہے، یاد رکھیں کہ محبّت صرف خدا کے دل میں پیدا ہوتی ہے اور جو اس سے مانگتے ہیں انہیں آزادانہ طور پر دستیاب ہے۔ اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ساتھی کے لیے وہ محبّت کھو دی ہے، تو خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو واپس دے۔ وہ کرے گا، کیونکہ اس نے وعدہ کیا ہے۔

اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے وہ میں کروں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔ (14) اگر تم میرے نام سے کچھ مانگو گے تو میں کروں گا۔ (یوحنا14:13-14)

☆☆☆

تیسرا باب

خدا کے دل کے قریب

ہم تیز گزرگاہ پر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑ رہے تھے۔ لوریل کے سنکچن ایک مستقل پیٹرن میں تیار ہو چکے تھے۔ ہم پھنسنا نہیں چاہتے تھے، اس لیے ہم نے ہسپتال کا رخ کیا۔ یہ سب بہت نیا اور دلچسپ تھا۔ جلد ہی ہمارا پہلا بچہ ہوگا۔ ہم لیبر وارڈ کی طرف لپکے اور نرس نے ایک نظر ہم پر ڈالی اور کہا، ''آپ بہت خوش ہیں، آپ کو چہل قدمی کرنے کی ضرورت ہے'' ٹھیک ہے، اس نے ہمارے جوش کو کم کر دیا پینتالیس منٹ بعد ہم واپس آئے اور اب لوریل مزید مسکرا نہیں رہی تھی مزید تیس منٹ اور ہم مزدوری کے عین بیچ میں اترے۔ ہاں، اس کو بیان کرنے کے لیے کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے، محنت، محنت ہم نے قبل از پیدائش کی کلاسوں کی تمام تکنیکوں کو یاد رکھنے کی کوشش کی لیکن توجہ مرکوز رکھنا مشکل تھا وہ سنکچن اس طرح ٹکراتے ہیں جیسے کوئی مال بردار ٹرین سر پر آ رہی ہو۔ جیسے ہی آپ نے ایک سے نمٹا تھا اگلا آپ کے اوپر تھا۔ آخر کار گیارہ گھنٹے کے بعد، ہم اپنے پہلے پیدا ہونے والے بیٹے، مائیکل سے ملے۔

لوریل کی پیدائش کے فوراً بعد میری اور اس کی ایک واقعی دلچسپ تصویر ہے۔ یہ بالکل حیرت انگیز ہے۔ وہ وہاں بیٹھی ہے بس چمک رہی ہے، گویا یہ سب ایک دن کے کام میں ہے، اور میں ہوا کے جھونکے میں ڈول رہا ہوں ایسا لگتا ہے جیسے میں گرنے ہی والا ہوں۔ میں نے اس دن عورت کے لیے ایک گہرا نیا احترام پیدا کیا۔ مجھے آپ خواتین کو بتانا ضروری ہے کہ اپنی بیوی کو جنم دیتے دیکھنا واقعی مشکل کام ہے۔

جب آپ ہنسنا ختم کریں گے تو میں اپنی بات ختم کر دوں گا آپ جس سے پیار کرتے ہیں اسے اتنے درد میں دیکھنے کا جذباتی تناؤ نا قابل یقین ہے۔ ہم مردوں کے لیے، ہمارے پاس عام طور پر کسی مسئلے کا حل ہوتا ہے، لیکن اس بار میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور اس سے تکلیف ہوئی۔ میں نے صرف دعا کی ''خدایا، میں جانتا ہوں کہ اس سارے درد کی کوئی وجہ ہے، لیکن ابھی میں اسے نہیں دیکھ سکتا'' جب یہ ختم ہو گیا تو میں یقیناً خوش تھا۔

جب میں نے اپنے بیٹے کو پہلی بار پکڑا تو یہ ایک ابدی لمحہ تھا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں جھانکا، اور وہ سیدھا میری طرف دیکھ رہا تھا، اور یہ حیرت انگیز تھا۔ جب میں حیرت سے نیچے کی طرف دیکھتا رہا تو مجھے خوف کے اس گہرے احساس نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ میں جانتا تھا کہ میرے بیٹے پر میری جیسی فطرت کی مہر لگی ہوئی ہے، ایک ایسی فطرت جو اتھارٹی کو چیلنج کرتی ہے، جو قدرتی طور پر اطاعت کی بجائے بغاوت کی طرف راغب ہوتی ہے۔ میں جانتا تھا کہ میری اس خواہش کی رہنمائی کرنے اور اسے حقیقی محبّت، مہربانی، بے لوثی اور فرمانبرداری کے شعبوں میں تربیت دینے کی ذمہ داری ہے۔ اس سب کے بعد میں نے سوچا، کیا وہ میرا دوست ہوگا؟ کیا کچھ ہمارے درمیان آکر ہمیں الگ کرسکتا ہے؟ میں نے ابھی وہیں دعا کی ''اے آسمان میں پیارے باپ، میرے بیٹے اور میرے درمیان کچھ نہ آنے دیں۔ ہم ہمیشہ قریب رہیں، اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ جان لے کہ میں کون ہوں اور میرا دوست بن جائے'' اس دعا کی شدت میرے ساتھ باقی ہے۔ میں اسے اکثر محسوس کرتا ہوں، اور میں اب بھی اس یقین کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ خدا اسے حقیقت بنائے گا۔

چار سال بعد میں سبت کا ایک پرسکون دن زندگی کی ہلچل سے دور، خداوند کے ساتھ چلنے اور بات کرنے میں گزار رہا تھا۔ میں اپنے آسمانی باپ اور میرے لیے اس کی محبّت کے بارے میں سوچ رہا تھا اور یہ کتنا قیمتی ہے۔ اچانک، میرا دماغ اپنے بیٹے کی پیدائش کی طرف واپس چلا گیا اور میں نے اس شدید خواہش کو بحال کیا کہ اس سے کبھی جدا نہ ہوں اور وہ مجھے واقعی جان لے۔ منظر گزر گیا اور خاموشی میں میں نے اپنے دماغ کی گہرائی میں ایک چھوٹی سی آواز سنی، اور اس نے کہا ''میں آپ کے بارے میں ایسا ہی محسوس کرتا ہوں'' میں نہیں جانتا تھا کہ ہنسنا ہے یا رونا، اور مجھے اسے قبول کرنا ناقابل یقین حد تک مشکل لگا۔ ''لیکن رب'' میں نے کہا '' آپ جانتے ہیں کہ میں کیسا ہوں، آپ جانتے ہیں کہ میں نے بہت سی غلط باتیں کی ہیں اور کہی ہیں'' اور اس لیے میں لڑتا چلا گیا۔ میں واقعی اپنے آپ سے حیران تھا۔ میں ایک ایسا آدمی ہوں جس نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ کے طور پر قبول کیا ہے اور یقین ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں، لیکن جب خُدا میرے قریب آیا اور مجھے بتایا کہ وہ میرے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے، اسے قبول کرنا مشکل تھا۔ آخر میں میں نے صرف چیخ کر کہا "اوہ شکریہ، مجھ سے محبّت کرنے کے لیے آپ کا شکریہ اور جو کچھ آپ نے میرے لیے کیا ہے اس کے لیے آپ کا شکریہ۔ میں تم

سے بہت پیار کرتا ہوں'' ایک بہت ہی حقیقی معنوں میں میں نے محسوس کیا جیسے میں اس کی بانہوں میں پکڑا جا رہا ہوں۔ میں اس سے زیادہ خوش نہیں ہوسکتا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرا آسمانی باپ مجھ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ ہمارے درمیان کچھ آئے۔ یہ سوچ کر اسے تکلیف پہنچتی ہے کہ ہم الگ ہوسکتے ہیں، اور وہ ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ اسے کبھی نہ ہونے دیں۔

اس تجربے میں خدا کی بادشاہی کا حصہ بننے کی حیرت انگیز مراعات میرے دل کی سطح پر مجھ پر ظاہر ہوئیں۔ اس واقعہ کے فوراً بعد مجھے بائبل کے کچھ اقتباسات کی طرف لے جایا گیا جنہوں نے واقعی میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے خدا کی تعریف کرنے پر مجبور کر دیا۔ میری دعا ہے کہ اس عبارت کی اہمیت آپ کے دل میں جلے اور آپ کو کبھی نہ چھوڑے۔ یہاں خدا کی بادشاہی میں ایک بہت واضح کھڑکی ہے:

کیا پانچ چڑیاں تانبے کے دو سکوں میں نہیں بکتی؟ اور ان میں سے ایک بھی خدا کے سامنے نہیں بھولتا۔ (7) لیکن تیرے سر کے تمام بال گنے ہوئے ہیں۔ پس مت ڈرو۔ تم بہت سی چڑیوں سے زیادہ قیمتی ہو۔ (لوقا 12:6،7)

یسوع اپنی بادشاہی کے اصولوں کی وضاحت کر رہا ہے۔ ان آیات میں ہمارے پاس ایک فارمولہ ہے جو اس بادشاہی میں لوگوں کو اہم بناتا ہے۔ وہ کیا چیز ہے جو انہیں شمار کرتی ہے، کیا چیز انہیں قابل قدر بناتی ہے، کیا چیز انہیں قیمتی بناتی ہے؟ اگر یہ مسائل آپ کے لیے اہم نہیں ہیں، تو اس عبارت کا کوئی مطلب نہیں ہوگا، لیکن مجھے ابھی تک کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو عزت نفس کے مسائل سے کشتی نہ کر رہا ہو۔

یسوع نے انسانی لحاظ سے دو چڑیوں کی قدر بیان کی۔ زمینی لحاظ سے ان چڑیوں کی قدر کم ہے۔ یسوع پھر ایک تضاد بیان کرتا ہے اور کہتا ہے، "ان میں سے کسی کو بھی خدا نہیں بھولتا'' یہاں اس کے برعکس یہ ہے کہ چونکہ خدا چڑیوں کو یاد رکھتا ہے، وہ خدا کی بادشاہی میں بہت قیمتی ہیں۔ یسوع اس اصول کا موازنہ کرتے ہوئے کرتا ہے کہ چڑیوں کے مقابلے میں خدا ہمارے بارے میں کتنا سوچتا ہے'' تمہارے سر کے تمام بال گنے ہوئے ہیں'' اگر یہ سامنے، قریبی اور ذاتی نہیں ہے، تو کیا ہے؟ کیا آپ کسی کو جانتے ہیں جو آپ کے بارے میں اتنا جاننا چاہتا ہے کہ وہ آپ کے سر کے بالوں کی تعداد پر بھی نظر رکھتا ہے؟ پھر پنچ لائن

آتی ہے" ڈرومت؛ تم بہت سی چڑیوں سے زیادہ قیمتی ہو" کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی میں اور کتنی اہمیت حاصل ہوتی ہے؟ یہ صرف اس بات کا احساس کرنے سے آتا ہے کہ خُدا پیار سے ہمارے بارے میں مسلسل سوچتا ہے۔ ہم یقینی طور پر اس کے ذہن میں ہیں۔ وہ ہمیں زندگی دے رہا ہے، ہمارے دلوں کو دھڑکا رہا ہے، اور فعال طور پر اپنی زندگیوں میں اپنی محبّت ڈال رہا ہے تا کہ ہم زندگی سے لطف اندوز ہو سکیں، اور وہ دوسروں کے لیے ہمارے اطمینان، لطف اندوزی اور خدمت کے لیے ہمیں بھرپور تحائف، ہنر اور صلاحیتیں فراہم کرتا ہے۔ یہ ہے خدا کی بادشاہی کا راز، اہمیت کا راز۔ یہ وہ کلید ہے جو بیکار اور افسردگی کی غلامی کی بادشاہی کو کھول دیتی ہے۔ کیا آپ میں اس پر یقین کرنے کی ہمت ہے؟

جب کہ ہم اس مقام پر ہیں، کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا آپ کے بارے میں کتنا سوچتا ہے؟ یہ سنو...

اَے خُداوند میرے خُدا، تیرے بہت سے عجائب کام ہیں جو تُو نے کیے ہیں۔ اور ہمارے بارے میں آپ کے خیالات آپ کو ترتیب سے بیان نہیں کیے جا سکتے۔ اگر میں ان کا اعلان کروں اور ان کے بارے میں بات کروں تو وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں جن کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ (زبور 5:40)

اگر ہماری قدر کا تعین ان محبّت بھرے خیالات سے ہوتا ہے جو خدا ہمارے بارے میں رکھتا ہے، تو یہ متن ہمیں بتاتا ہے کہ ہم انمول ہیں، کیونکہ یہ کہتا ہے کہ ہمارے لیے اس کے منصوبے اور خیالات اس سے کہیں زیادہ ہیں جن کا اعلان یا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ انمول ہونا کیسا لگتا ہے؟ لیکن یہ صرف اتنا ہی اچھا ہو سکتا ہے جتنا ہمارا سچائی پر یقین ہے کہ خدا ہم سے حد سے زیادہ محبّت کرتا ہے، چاہے ہم کتنے ہی اچھے یا برے کیوں نہ ہوں۔ یہ حیرت انگیز خبر ہے اور میں اس کے لیے بہت شکر گزار ہوں۔ لہٰذا جب بھی آپ کو اپنی قابلیت پر شک کرنے کا لالچ آئے تو صرف چڑیوں کو دیکھ کر یقین کریں!

☆☆☆

چوتھا باب

خاندانی بادشاهت

یہ ایک گرم مرطوب دن ہے۔ایک تہوار کی روح کمرے میں پھیلی ہوئی ہے۔باورچی خانے سے ایک مزیدار مہک اٹھتی ہے جو ذائقہ کی کلیوں کو ایک حقیقی دعوت دینے کا وعدہ کرتی ہے۔قہقہے گونج اٹھتے ہیں جیسے ماضی کی کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔تحائف کا تبادلہ محبّت کے ساتھ پرجوش حیرت کے ماحول میں ہوتا ہے۔بچے دادی کے کھانے کھا رہے ہیں جبکہ دادا ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم کتنے لمبے ہو گئے ہیں۔یہ اکثر ہمارا تجربہ تھا جب ہم اپنے دادا دادی سے ملنے جاتے تھے۔یہ خاندان کے لیے ایک وقت تھا، ایک وقت اس بات کی تصدیق کرنے کا کہ آپ کہاں سے تعلّق رکھتے ہیں، ایک وقت تھا اپنے پیاروں سے دوبارہ جڑنے کا، تحائف بانٹنے کا۔ایک ساتھ رہنے کا ایک قیمتی اور اہم وقت۔

افسردگی اور بے وقعتی کے بڑھتے ہوئے جڑوں سے ہمیں بچانے کے لیے قریبی خاندان کے احساس سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں ہے۔ایک خاندان ایک ایسی جگہ ہوسکتی ہے جہاں آپ کو قبول کیا جاتا ہے کہ آپ کون ہیں، جہاں آپ خود ہو سکتے ہیں، جہاں آپ کو غلطیوں کے لیے معاف کیا جا سکتا ہے اور بس ایک ساتھ زندگی بانٹنے سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

یسوع ہمارے لیے خُدا کی بادشاہی کی ایک اہم تصویر کھولتا ہے جب اُس نے ہمیں دعا کرنے کا طریقہ سکھایا۔یسوع نے کہا، "پھر، آپ کو اس طرح دعا کرنی چاہئے: 'ہمارے آسمانی باپ'"... یسوع نے ہمارے پہلے حوالہ کے طور پر "پیارے خدا"، یا "تیری مقدس شان" یا "پیارے بادشاہ" دعا کرنے کے لیے نہیں کہا۔نقطہ، بلکہ "ہمارا باپ۔"

خدا کی بادشاهی ایک خاندان هے

یہ کچھ لوگوں کو بہت واضح معلوم ہوتا ہے،لیکن خاندانی بادشاہت کے الجھاؤ بہت دوررس ہوتے ہیں۔ہم آنے والے ابواب میں ان الجھاؤ کا جائزہ لیں گے۔

پہلی بار جب باپ نسل انسانی سے بات کرتا ہے (متی 17:3) میں ہے۔وقت کے آغاز سے

لے کر یسوع کے بپتسمہ تک، خُدا نے اپنے بیٹے کے ذریعے ہم سے بات چیت کی۔ اپنی وراثت میں ملنے والی الوہیت کی تمام تر تکمیل میں، یسوع ہی وہ یہوواہ تھا جس نے بحیرہ احمر کو کھولا، وہی یہوواہ تھا جو کوہ سینا سے گرجتا تھا اور وہی یہوواہ تھا جس نے یشوع کو وعدہ شدہ سرزمین میں لے جایا تھا۔ 1 (کرنتھیوں 10:1-4)۔ مسیح کے بپتسمہ کے وقت، خدا کا بیٹا ایمانوئیل بن گیا– خدا ہمارے ساتھ – ہم میں سے ایک کے طور پر۔ تو اب باپ پہلی بار بولتا ہے اور اس کے الفاظ بہت اہم ہیں (جیسا کہ وہ ہمیشہ ہیں)، کیونکہ یہیں خدا اپنی بادشاہی کی بنیادی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔ "یہ میرا بیٹا ہے، جس سے میں پیار کرتا ہوں؛ میں اس کے ساتھ بہت خوش ہوں۔" بہت سے طریقے ہیں جن سے خُدا اپنے بیٹے کو متعارف کرا سکتا تھا، جیسے، "یہ آسمان اور زمین کا خالق ہے؛ اس کی سنو،" یا "یہ تمہارا بادشاہ ہے، اس کی اطاعت کرو،" لیکن خدا اپنے بیٹے کی شناخت کا اعلان بادشاہ یا حکمران کی شرائط کی بجائے خاندان کے لحاظ سے کرتا ہے۔ اگر ہم اس بیان کا تجزیہ کریں تو ہم درج ذیل کو نوٹ کرتے ہیں:

1۔ یہ میرا بیٹا ہے۔

= شناخت

2۔ میں جس سے محبّت کرتا ہوں میں اُس میں خوش ہوں۔

= قدر

خدا کی بادشاہی میں، اہمیت اور قدر کا تعین اس کے ساتھ ہمارے تعلّق سے ہوتا ہے۔ یہ شیطان کی بادشاہی کے بالکل برعکس ہے جہاں اہمیت اور قدر کا تعین ہماری کامیاب کارکردگی اور کارنامے سے ہوتا ہے، جیسا کہ ہم خود اور ہمارے اردگرد کے دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی میں، وہ ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے بچے ہیں۔ یہی ہماری پہچان ہے۔ ہم کس سے تعلّق رکھتے ہیں اس کی بجائے ہم کیا کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ خُدا ہم سے اپنے بچوں کی طرح پیار کرتا ہے اور ہم پر مسلسل اپنی نعمتیں نازل کرتا ہے، مسلسل ہمارے بارے میں سوچ رہا ہے، اور ہمارے قریب رہنا چاہتا ہے، ہمیں قدر کا ایک ناقابل یقین احساس دلاتا ہے۔ ''ڈرومت، کیونکہ تمہاری قیمت بہت سی چڑیوں سے زیادہ ہے۔''

خُدا کی بادشاہی میں ہماری شناخت اور قدر و قیمت اُتنی ہی پائیدار ہے جتنی کہ خُدا خود ہے– لازوال اور کبھی نہ بدلنے والا۔ کامیابی یا ناکامی سے قطع نظر، رشتہ قائم رہتا ہے اور ہماری قدر محفوظ رہتی ہے۔

شیطان کی بادشاہی میں ہماری مالیت 11 ستمبر 2001 کے بعد اسٹاک مارکیٹ کی طرح محفوظ ہے۔ انتہائی اتار چڑھاؤ، مکمّل طور پر غیر محفوظ اور حادثے کا شکار ہے۔ کیا ہم اس بات کی ضمانت دے سکتے ہیں کہ ہم ہمیشہ کامیاب ہوں گے؟ کیا ہم اس بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ ہمارے آس پاس کے لوگ، جن سے ہم حوصلہ افزائی اور حمایت کے خواہاں ہیں، ہمیشہ ہماری کوششوں کی تعریف کریں گے؟ مشکل سے! سننے والے کانوں کے لیے عقل مند نے اپنا گھر ریت کو ہلانے کے بجائے چٹان پر بنایا۔

اپنی انفرادی شناخت کی حفاظت کے لیے اور ہمیں مایوسی، حوصلہ شکنی، بے کاری اور موت کی زندگی میں داخل ہونے سے بچانے کے لیے، خدا نے اپنی سلطنت کے قلب میں ایک ایسا قانون رکھا ہے جو رشتوں کی حفاظت کرے گا۔ یہ دو قسم کے رشتوں سے متعلّق ہے: ہمارے اور ہمارے آسمانی باپ کے درمیان تعلّق، اور خدا کی بادشاہی میں ہم میں سے ہر ایک کے بھائی اور بہن کے درمیان رشتہ ہے۔ اسی لیے یسوع نے کہا:

یسوع نے اُس سے کہا، ''تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبّت رکھ۔'' (38) یہ پہلا اور بڑا حکم ہے۔ (39) اور دوسرا اِس جیسا ہے: ''اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبّت رکھ'' (40) اِن دو احکام پر تمام شریعت اور انبیاء کی تعلیم ہے۔ (متی 22:37-40)

یہ دو عظیم احکام خدا کے بچوں کے طور پر ہماری شناخت اور قدر کی حفاظت کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہ دو عظیم احکام یقیناً دس احکام کا خلاصہ ہیں۔ کیا آپ نے کبھی دس حکموں کے بارے میں سوچا ہے جو آپ کو اپنی خودی کو کھونے سے روکنے میں اہم ہیں؟ خدا کی بادشاہی کے اندر دس احکام تعلّقات کے تناظر میں سمجھے جاتے ہیں۔ اگر آپ ان رشتوں کو توڑتے ہیں تو آپ اپنی شناخت کو تباہ کر رہے ہوتے ہیں اور جب آپ اپنی شناخت کو ختم کرتے ہیں تو موت آپ کو گلے لگانے کو ترس جاتی ہے۔ خُدا کے اس بیان میں کوئی من مانی نہیں ہے کہ گناہ کی اجرت موت ہے۔ گناہ (جسے بائبل (1 یوحنا 3:4) میں قانون کی خلاف ورزی کے طور پر بیان کرتی ہے) ہماری شناخت اور قدر کو تباہ کر دیتا ہے۔ جب شناخت اور قدر مٹ جاتی ہے تو روح موت کی آرزو کرتی ہے۔ بالکل یہی وجہ ہے کہ آج معاشرے میں ڈپریشن اور خودکشی سب سے

بڑے مسائل ہیں۔ جواب آسان ہے۔ گناہ۔ کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خدا گناہ سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے؟ گناہ خدا کے بچوں کے طور پر ہماری شناخت اور قدر کا ڈاکہ ہے، اور خدا اسے تباہ کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

جس چیز کا ہم نے احاطہ کیا ہے اس کا فوری خلاصہ کرنے کے لیے:

1۔ خدا کی بادشاہی ایک خاندان ہے۔
2۔ خدا ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے بچے ہیں۔
3۔ انفرادی طور پر ہماری شناخت اور قدر خدا سے ہمارے تعلّق پر مبنی ہے۔
4۔ خدا کی بادشاہی ایک رشتہ دار مملکت ہے جو ہمارے اور خدا کے درمیان اور ایک دوسرے کے درمیان تعلّقات پر مبنی ہے۔
5۔ یہ تعلّقات دس احکام کے ذریعے محفوظ ہیں۔
6۔ احکام کی خلاف ورزی ہماری شناخت اور قدر کو تباہ کر دیتی ہے۔

☆☆☆

پانچواں باب

خاندانی بحران

میں اس کے چہرے کو دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ اسے کسی قسم کا صدمہ پہنچا ہے۔اس کی آنکھوں کے نیچے حلقوں نے عام ظاہر ہونے کی اس کی بہادر کوشش کو دھوکہ دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا سب ٹھیک ہے؟

''میں اور میری بیوی الگ ہو گئے ہیں'' اس نے درد سے کہا۔''میں نے اسے آتے ہوئے نہیں دیکھا'' اس نے افسوس میں ڈوبے ہوئے کہا۔ہم نے ان چیلنجوں کے بارے میں بات کی جن کا وہ سامنا کر رہا تھا اور پھر اس نے دھڑکتے ہوئے کہا" میں بچوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ یہ صرف مجھے مار دیتا ہے۔''میں دیکھ سکتا تھا کہ وہ خود کو ایک ساتھ رکھنے کے لیے جدوجہد کر رہا تھا، اور میں نے واقعی اس کا درد محسوس کیا۔ میں نے دل سے خواہش کی کہ کاش میں اس کی مدد کر سکتا۔اس کا آخری تبصرہ یہ تھا کہ " مجھے نہیں معلوم کہ اب کون سا راستہ ہے یا میں کہاں جا رہا ہوں''۔

صرف یہ وہی لوگ جو علیحدگی اور طلاق کی تکلیف دہ سرزمین پر گئے ہیں ان الفاظ کے پیچھے کے جذبات کو سمجھیں گے۔ ناپسندیدہ فریق کی طرف سے محسوس ہونے والے صدمے، غصے اور غم کا موازنہ اکثر ساتھی کی موت کے تجربے سے کیا جاتا ہے۔طلاق کی تباہ کن حقیقتوں کا مطلب صرف اثاثوں کی تقسیم سے زیادہ ہے، اس کا مطلب ہے کہ آپ کی پوری شناخت کو نئے سرے سے متعیّن کرنا۔

سب سے بڑا شکار یقیناً بچے ہیں۔تباہ کن جذبات کی حد جو ایک بچے کے دل سے گزرتی ہے، نہ صرف واقعہ کے وقت بلکہ اس کی ساری زندگی، کبھی بھی پوری طرح سے شمار نہیں کی جا سکتی ہے۔

جم کونوے نے سینکڑوں بالغوں کا سروے کیا جو طلاق کے بچے تھے، اور ان کے محسوس کردہ جذبات کی حد درج ذیل ہے:

ناخوش	72%
بے اختیار محسوس کیا	65%
تنہا محسوس کیا	61%
خوفزدہ تھے	52%
ناراض تھے	50%
ترک محسوس کیا	48%
ذاتی طور پر محسوس کیا	40%
بیکار محسوس ہوا	30%

طلاق کے تابع ہونے کی وجہ سے بچوں نے ان بالغوں کو درج ذیل مسائل کے ساتھ چھوڑ دیا:

مسلسل منظوری کی تلاش میں	58%
ان کے پچھلے میں سے کچھ کو بلاک کریں	54%
خود بھی سختی سے فیصلہ کریں	53%
خود کو بہت سنجیدگی سے لیں	47%

جن حالات پر اوور ریکٹ:

ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے	42%
اب بھی تعلّقات میں پریشانی ہے	40%

کیا یہ کوئی تعجّب کی بات ہے کہ خدا کہتا ہے، ''مجھے طلاق سے نفرت ہے!'' (ملاکی 16:2)۔ اس سے قطع نظر کہ یہ کیسے ہوتا ہے، یا کون کس پر واک آؤٹ کرتا ہے، خاندانی تعلّقات کا نقصان تمام فریقوں کے لیے تباہ کن ہے۔ جب خاندانی تعلّقات ٹوٹ جاتے ہیں تو کوئی فاتح نہیں ہوتا۔ آسمان پر بھی بالکل ایسا ہی ہوا۔ خُدا کا خاندان ایک بحران سے ٹوٹ گیا جب اُس کا پیارا پہلا تخلیق کردہ بیٹا اُس کے خلاف ہو گیا۔

بائبل (مکاشفہ 7:12) میں کہتی ہے، ''اور آسمان پر جنگ ہوئی''۔ جب ہم اس آیت کو پڑھتے ہیں تو ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو سکتے ہیں کہ یہ دو بادشاہوں اور ان کی سلطنتوں کے درمیان جنگ ہے، لیکن یہ جنگ خدا کے خاندان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والی تھی۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ جب خدا نے پہلی بار لوسیفر کو بنایا اور نرمی سے اپنے نئے بیٹے کو تھام لیا؟ خُدا نے اُس فرشتے کے ساتھ اُس کے دل اور جان کو بانٹ دیا تھا۔ اس نے اسے محبّت کے سوا کچھ نہیں دکھایا تھا اور اسے اپنی خاندانی حکومت کے اعلیٰ ترین سطح پر خدمات انجام دینے کا اعزاز بخشا تھا۔ لیکن اب اس کا یہ بچہ غصے اور بغاوت کے الفاظ تھوک رہا تھا۔ فریب اور جھوٹ کے سائے میں چلتے ہوئے، اس نے خدا کے بہت سے دوسرے بچوں کے ذہنوں میں زہر گھول دیا۔ کیا آپ دکھ کا تصور کر سکتے ہیں؟ لوسیفر، جو بالکل ٹھیک بنایا گیا تھا، اب نفرت اور قتل سے بھرا ہوا تھا۔ وہ خدا کے ابدی بیٹے کو تباہ کرنے پر تلا ہوا تھا، کیونکہ یسوع نے (یوحنا 44:8) میں ظاہر کیا کہ شیطان شروع سے ہی ایک قاتل تھا۔ اس احساس کی حقیقت کلوری کی صلیب پر ظاہر کی گئی تھی، جہاں شیطان یسوع کو ختم کرنے کی امید رکھتا تھا۔

اس نقصان کو کون سمجھ سکتا ہے جو خدا نے اپنے بیٹے لوسیفر کے لیے محسوس کیا ہے۔ ہمارے پاس داؤد اور ابی سلوم کی کہانی میں خدا کے دل کی گونج ہے۔

تب بادشاہ بہت پریشان ہوا، اور دروازے کے اوپر والے حجرے میں جا کر رونے لگا۔ اور جاتے وقت اُس نے کہا: ''اے میرے بیٹے ابی سلوم — میرے بیٹے، میرے بیٹے ابی سلوم — کاش میں تمہاری جگہ مر جاتا! اے ابی سلوم میرے بیٹے، میرے بیٹے! (2 سموئیل 33:18)

داؤد کا ایک خوبصورت بیٹا ابی سلوم اپنے باپ کو قتل کر کے اس کی سلطنت پر قبضہ کرنا چاہتا تھا لیکن داؤد کی فوج نے اس کے بیٹے کی فوجوں کو شکست دی اور ابی سلوم جنگ میں مارا گیا۔ فتح پر خوشی کے بجائے داؤد اپنے باغی بیٹے کے کھونے پر رویا۔ جب خاندان ٹوٹ جاتے ہیں تو کوئی فاتح نہیں ہوتا۔

یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ خدا کی بادشاہی میں ایک شخص کی شناخت اور قدر اس کے خالق خدا، ہمارے آسمانی باپ کے ساتھ ان کے تعلّق سے جڑی ہوئی ہے۔ جب لوسیفر اس رشتے سے باہر نکلا تو اس نے ذہنی اور جذباتی طور پر خودکشی کی اور تاریک جذبات کا ایک غیر متوقع سیلابی دروازہ کھول دیا۔ لوسیفر

کی بغاوت سے پہلے، اگر آپ نے اس سے پوچھا تھا-''تم کون ہو؟'' وہ پرسکون یقین اور اعتماد کے ساتھ کہتا،''میں خدا کا بیٹا ہوں، اور وہ مجھ سے محبّت کرتا ہے۔'' ایک بار لوسیفر نے اپنے والد کو مسترد کر دیا، اگر آپ نے اس سے یہی سوال پوچھا تھا،''تم لوسیفر کون ہو؟'' وہ کیا کہہ سکتا ہے؟ اس کی اب کوئی شناخت نہیں تھی، اس نے اسے تباہ کر دیا تھا۔ اس مقام سے آگے وہ اپنے لیے جو بھی شناخت پیدا کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اپنے آسمانی باپ کے ساتھ اپنے قریبی تعلّق کو توڑنے کی وجہ سے اس خالی پن اور نقصان کے احساس کو کبھی بھر نہیں سکے گا۔

کئی بار اس نے خواہش کی کہ وہ جو کھو چکا ہے اسے دوبارہ حاصل کر لے لیکن اس کا غرور اسے کبھی نہیں آنے دیتا۔ اس کے علاوہ، اندر کی گہرائیوں سے وہ کبھی یقین نہیں کرے گا کہ اس کی ڈھٹائی کی ناشکری اور کھلی بغاوت کے بعد اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔ لوسیفر، اب شیطان، جس کا مطلب ہے 'مخالف'، اکیلا کھڑا ہے۔ اسے پکڑنے والا کوئی نہیں، والدین کی طرف رجوع کرنے کے لیے کوئی نہیں، اور گھر بلانے کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ اب شیطان بے کاری کے تمام جذبات سے متحرک ہے: عدم تحفّظ، خوف، خالی پن، حسد، غرور، خود کو جواز، تکبّر، غصہ، غصہ اور قابو کرنے والی روح۔

شیطان نہیں جانتا تھا کہ اب کس راستے پر ہے۔ اسے نئے سرے سے وضاحت کرنی پڑی کہ وہ کون ہے اور کسی نہ کسی طرح اس خالی پن، اس بے کاری، اس بے وقعت کو جو اس نے اپنے اندر محسوس کیا۔ کسی بھی بچے کی طرح جو بے کار محسوس کرتا ہے، شیطان عدم تحفّظ، خوف، پاگل پن اور جس سے بھی اسے حاصل کر سکتا ہے منظوری کی اشد ضرورت کے تمام نشانات اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ توجہ چاہتا ہے، اور اس خالی پن کو پورا کرنے کے لیے، اس کی بگڑی ہوئی فطرت اس کی پوجا، پیار اور محبّت کی خواہش رکھتی ہے۔ درد، تنہائی اور بے کاری کو دور کرنے کے لیے کچھ بھی۔ یہ اداس حالت حیرت انگیز طور پر فرشتوں کا شہر نامی فلم کے ایک گانے میں جھلکتی ہے۔

☆☆☆

آیت نمبر1

اپنا سارا وقت اس دوسرے موقع کے انتظار میں گزاریں۔
ایک وقفے کے لیے جو اسے ٹھیک کردے گا۔
کافی اچھا محسوس کرنے کی ہمیشہ کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔
اور دن کے آخر میں یہ مشکل ہے۔
مجھے کچھ خلفشار یا خوبصورت ریلیز کی ضرورت ہے۔
یادیں میری رگوں سے ٹپکتی ہیں۔
مجھے خالی رہنے دو۔ اوہ اور بے وزن اور شاید
مجھے آج رات کچھ سکون ملے گا۔

آیت نمبر2

اتنی سیدھی لکیر سے تھک گئے، اور جہاں بھی آپ مڑتے ہیں۔
آپ کی پشت پر گدھ اور چور ہیں۔
طوفان موڑتا رہتا ہے، تم جھوٹ کی تعمیر کرتے رہو
کہ آپ اپنی کمی کو پورا کرتے ہیں۔
اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ایک آخری بار فرار
اس میٹھے پاگل پن پر یقین کرنا آسان ہے۔
اوہ یہ شاندار اداسی جو مجھے گھٹنوں تک لے آتی ہے۔

چونکہ شیطان نے رشتوں کو قدر کی بنیاد کے طور پر رد کر دیا تھا، اس لیے وہ کبھی بھی رشتوں کی بنیاد پر بادشاہت قائم نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے پاس ایک ہی آپشن بچا تھا۔ آپ کس سے تعلق رکھتے ہیں اس کے بجائے آپ کیا کرتے ہیں اس سے پہچانیں۔ یہ بادشاہی کبھی کام نہیں کر سکتی اگر ہر کوئی تسلیم کر لے کہ ساری زندگی، حکمت اور محبّت خُدا کی طرف سے آتی ہے۔ لہٰذا شیطان نے ''اندر کی طاقت'' کا اصول ایجاد کیا تاکہ خدا کو ایک ایسی قوت تک محدود کر دیا جائے جو ذاتی تعلق رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ ایک ایسی طاقت جسے

آپ اپنی مرضی سے استعمال اور غلط استعمال کر سکتے ہیں۔شیطان کی بادشاہی طاقت اور کارکردگی اور لذت کی تلاش کی بادشاہی ہے۔اس کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ کسی کے لیے ذمہ دار نہ رہو، اور صرف ان لوگوں کا خیال رکھیں جو آپ کے لیے مفید ہیں۔

یقیناً یہ بادشاہی برباد ہے، کیونکہ اس کو برقرار رکھنے والی قوتِ حیات ایک جاندار ہستی سے تعلّق رکھتی ہے اور ایک دن اس کو مسترد کرنے کا جرم ان لوگوں کی زندگی کو کچل دے گا جو اپنی شناخت کو خدا کے فرزند کے طور پر تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ برباد ہے کیونکہ اس شناخت کو مسترد کرنے سے ہونے والے درد اور نقصان کو کوئی بھی چیز دور نہیں کر سکتی۔ یہاں ہم کہاوت کی سچائی سیکھتے ہیں، ''شریر کے لیے کوئی آرام نہیں ہے۔''

اگر ہم اس تناظر میں باغِ عدن کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ باہر سے شیطان چالاک اور ہوشیار نظر آتا ہے کیونکہ وہ اپنے آسمان سے نکالے جانے کو نا کام بنانے کی کوشش کرتا ہے۔اس کے باوجود اندر سے خالی پن اور عدم تحفّظ سے بھرا ایک دل ہے جو ایک نئی شناخت بنانے اور نا امیدی کی بڑھتی ہوئی کھائی سے بچنے کے لیے جد و جہد کرتا ہے۔

☆☆☆

چھٹا باب

زمین پر دوزخ

یہ زندگی کے سب سے دل دہلا دینے والے تجربات میں سے ایک ہونا چاہیے۔ اس میں برسوں لگ سکتے ہیں، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے کسی کے ساتھ واقعی دوستی پیدا کر لی ہے۔ کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ آپ واقعی وقت گزارنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ آپ کا دوست قدرے عجیب وغریب حرکت کر رہا ہے۔ آپ اسے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بتاتے ہیں کہ آپ صرف چیزوں کا تصور کر رہے ہیں اور یہ کوئی حقیقی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ثبوت بڑھتے رہتے ہیں، اور آخر کار آپ اپنے دوست سے پوچھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ واضح پتھر کی دیوار سے گزرنے کی عمر کی طرح گزارنے کے بعد، آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور آپ کے دوست کو آپ کے خلاف متاثر کر رہا ہے، جس کی وجہ سے وہ آپ کے اعمال کی اس طرح تشریح کر رہا ہے جس سے آپ حیران رہ جاتے ہیں۔

یقیناً وجہ غالب آئے گی اور آپ اس غلط فہمی کو جلد دور کرتے ہیں، لیکن ایسا نہیں! جب آپ معقول وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ پر بے شرمی سے الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ پردہ پوشی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت کئی جذبات میں سے کوئی بھی آپ پر غالب آ سکتا ہے: تکلیف، درد، غصہ یا یہاں تک کہ تباہی کہ آپ کا دوست آپ سے ایک لفظ کہے بغیر کسی اور پر اتنی آسانی سے یقین کر سکتا ہے، آپ اپنا دفاع کرتے ہیں آپ کا غصہ یا خاموشی (جو بھی لاگو ہوتا ہے) آپ کے 'دوست' کو اشارہ کرتا ہے کہ وہ صحیح تھا اور جو کچھ آپ کے بارے میں کہا گیا تھا وہ سچ تھا۔ چوٹ میں توہین شامل کرنے کے بارے میں بات کریں!

ہو سکتا ہے کہ جب آپ ان آخری دو پیراگراف کو پڑھتے ہوں تو ایک دردناک یاد آ گئی ہو کیونکہ آپ اس منظر نامے کی حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں جو یہاں زمین پر وقت کے آغاز سے ہی بار بار دہرایا جاتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں اپنے لئے ایک ایسا واقعہ لکھتا اور یاد کرتا ہوں، میں رک جاتا ہوں اور ایک بار پھر پوچھتا ہوں، " کیوں؟"

مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اکثر کو ردّ کرنے کی وجہ کے اسی طرح کے نشانات ہیں، اور میرا اندازہ ہے کہ وہ ایک چھوٹے سے طریقے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد کر سکتے ہیں کہ آدم اور حوا کے علم کے درخت کا پھل کھانے کے بعد خدا نے کیسا محسوس کیا۔ یہ زندگی کے سب سے بڑے رازوں میں سے ایک ہے کہ اجنبی کے الفاظ بہترین دوستوں کو الگ کر سکتے ہیں۔

میں نے اکثر یہ تصور کیا ہے کہ خُدا اپنی بیٹی حوا کو قریب سے دیکھ رہا ہے جب وہ اپنے آپ کو باغ کے بیچ میں پاتی ہے، اچانک 'اجنبی' کے ساتھ بات چیت میں مصروف ہوتی ہے۔ اُس وقت کے بعد جب خُدا نے حوا کو اپنی محبّت کے بے شمار نشانات دکھائے تھے، کیا وہ اپنے آسمانی باپ کی سلامتی اور محبّت سے چمٹے گی یا سانپ کے ذریعے شیطان کے الفاظ کو قبول کرے گی؟ خدا نے کیوں مداخلت نہیں کی اور ایک فرشتہ بھیج کر ان کے تعلّقات کو منقطع نہیں کیا؟ میرا اندازہ ہے کہ اس مقام پر جواب دینے کے لیے بہت سے " کیوں" سوالات ہیں۔ جب کہ ہمارے پاس ان سب کو مخاطب کرنے کے لیے وقت یا جگہ نہیں ہے، اور درحقیقت ان میں سے کچھ کو اس وقت تک مکمّل طور پر مخاطب نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ہم اسے آمنے سامنے نہ دیکھیں، مرکزی جواب محبّت ہے۔

محبّت انتخاب کرنے کا استحقاق عطا کرتی ہے یہاں تک کہ جب انتخاب انتخاب دینے والے کو شدید نقصان پہنچائے۔ اگر خدا کو ہر بار مداخلت کرنے کی عادت ہوتی جب اس کے بچے غلط سمت میں جانے والے ہیں تو حقیقت میں ان کے پاس کوئی چارہ نہ ہوتا۔ یہی ہدایت اور اصلاح کا وقت ہے، لیکن ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب انتخاب دینے والے کی خاموشی اس کے کہے گئے تمام تاثرات "میں تم سے پیار کرتا ہوں" کی توثیق کر دیتی ہے، کیونکہ انتخاب کے بغیر محبّت ہرگز محبّت نہیں ہوتی۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے تمام والدین اپنے بچوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے کشتی کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر ہماری تمام تر ہدایات اور ہدایات کے بعد بھی ہمارے بچے ہمارے خلاف انتخاب کرتے ہیں، تو کیا ہم انہیں انکار کے درد سے خود کو بچانے کے لیے منع کرتے ہیں؟ یا کیا ہم خاموش رہتے ہیں اور غمگین رہتے ہیں، ان کو ہم مسترد کرنے کا اختیار دیتے ہیں؟ یہ کسی بھی والدین کے لیے ایک مشکل انتخاب ہے۔

خدا، محبّت کی طاقت میں ملبوس، خاموشی سے حوا کو دیکھتا ہے، اس کی پیاری بیٹی، اس کے پیارے بیٹے آدم کو تباہ کرنے کا آلہ بنتی ہے۔ اب تک خدا کے دل میں درد کی سطح نا قابل یقین ہونی چاہیے۔ کیا اپنی بیٹی کے کھو جانے پر خدا کے دل میں درد اسے آدم کو بچانے کے لیے مداخلت کرنے پر مجبور کرے گا؟ نہیں۔ وہ آدم کو اپنے لیے انتخاب کرنے کی اجازت دے گا۔ جب ہم ٹیسٹوں کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو براہِ کرم یہ مضحکہ خیز خیال نہ رکھیں کہ خُدا لا پرواہی سے امتحان کی کارروائی کو آسمان کی حفاظت سے دیکھ رہا ہے کہ آیا آدم اور حوا کو وہ کچھ ملا ہے جو آسمانی کلب کا حصہ بننے کے لیے ضروری ہے۔ خُدا کی آزمائش آدم اور حوا کی طرح کی جا رہی تھی۔ کیونکہ خُدا جانتا ہے کہ اگر آدم اور حوا گر جاتے ہیں، تو اُسے اُس عہد کو پکارنا چاہیے جو اس کے بیٹے یسوع مسیح کی زندگی دینے کے لیے دنیا کی تخلیق سے پہلے طے کیا گیا تھا۔ مسیح انہیں دکھائے گا کہ اس کا باپ واقعی کیسا ہے۔ وہ ان کا قصور اپنے اوپر لے گا اور اسے ان کی زندگی کی بجائے اپنی زندگی کو کچلنے دے گا۔ یہ سب خُدا کو پوری طرح معلوم تھا جب وہ خاموشی سے حوا کو دیکھتا رہا اور پھر آدم نے اس کے خلاف انتخاب کیا۔ اس خاموشی میں کیسی محبّت تھی۔ محبّت کا یہ مظاہرہ اس غلط خیال کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دے گا کہ خدا ہمارے اصل والدین کے ساتھ معاملہ کرنے میں خود غرضی سے متاثر ہوا تھا۔

ہم نے پہلے باب میں اس فلسفے پر بحث کی جس میں آدم اور حوا نے قبول کیا تھا جب انہوں نے اس درخت سے کھایا تھا اور ہم نے پچھلے باب میں جذبات کے المناک مرکب پر بحث کی تھی جس کی وجہ سے شیطان نے یہ تصور پیدا کیا کہ ہم خدا کے بغیر رہ سکتے ہیں اور اپنی شناخت بنا سکتے ہیں۔ جو کچھ ہم حاصل کرتے ہیں اس کے مالک ہیں۔ یہاں تک کہ جب آدم اور حوا کے پیٹ کا رس پھلوں کو ہضم کر رہا تھا، بے وقعتی اور جرم کا ایک بیمار بادل آہستہ آہستہ ان کے دماغوں پر چھایا ہوا تھا، اور خدا اور انسان کے درمیان اس پیارے، خوشگوار اور مسرت بھرے رشتے کو بند کر رہا تھا۔ ڈیوراسیل درخت کی لعنت نے اپنا مکروہ کام شروع کر دیا تھا اور تھوڑے ہی عرصے میں آدم اور حوا جرم اور خوف کی لپیٹ میں آ گئے۔ انہوں نے شیطان اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مل کر ذہنی اور جذباتی طور پر خودکشی کر لی تھی۔ وہ اپنی شناخت اور قدر کھو چکے تھے، اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے جو انہیں واپس لا سکے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کی رضا کے لیے بحال نہیں کر سکے۔ انہوں نے رشتہ توڑ دیا تھا اور صرف خدا ہی اسے بحال کر سکتا تھا۔ یہ حقیقت خود واضح ہے یہاں تک کہ ہم اپنے تجربے پر غور کرتے ہیں۔ اگر کوئی ہمارے ساتھ

تعلّقات کی خلاف ورزی کرتا ہے، تو اس تعلق کو بحال کرنے کا اختیار غیر مجرم فریق کے پاس ہے۔ توہین آمیز فریق نے تعلّقات میں کسی بھی اختیار کو تسلیم کر لیا ہوتا ہے۔

اس مقام پر یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہم نے دوسرے باب میں کیا دیکھا۔ خدا زندگی، حکمت اور خوشی کا ذریعہ ہے۔ آدم اور حوا نے اب اس جھوٹ پر یقین کر کے خود کو اس ماخذ سے الگ کر لیا ہے کہ وہ یہ سب کچھ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان کی استدلال کی طاقتوں کو اب بے لوث یا معروضی طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے ذہن شیطان کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہیں۔ ان میں شیطان کے کہنے والے جھوٹ کو بے نقاب کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ شیطان ان کو خدا کے کردار کے بارے میں جھوٹے نظریات سے بھرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی وقت شیطان آدم اور حوا کو بتاتا ہے کہ وہ برے ہیں۔ وہ ان سے کہتا ہے کہ وہ مرنے کے مستحق ہیں اور وہ بیکار افراد ہیں۔ شیطان اب بھی ہماری شناخت کے احساس کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے، اور وہ ہمیں خدا کے بارے میں جھوٹ اور اپنے بارے میں جھوٹ بول کر ایسا کرتا ہے۔ جب تک ہم خدا اور اپنے بارے میں جھوٹ پر یقین رکھتے ہیں، ہم کبھی بھی خدا سے صلح نہیں کر سکتے۔ خُدا کے ساتھ اپنے تعلّقات کو بحال کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اُس کے کردار کو صحیح معنوں میں جانیں جیسا کہ اُس کے بیٹے میں ظاہر ہوا ہے۔

اجنبی نے بہترین دوستوں کو الگ کر دیا ہے۔ خدا آتا ہے اور آدم اور حوا کو پکارتا ہے، لیکن وہ آواز جسے وہ کبھی کائنات میں سب سے پیاری مانتے تھے، اب انہیں خوف اور مایوسی میں چھپا کر بھیج دیتا ہے۔ شیطان کی پروگرامنگ نے اپنا کام کر دیا ہے!

ایک دن کام سے گھر آنے کا تصور کریں، خوشی سے اس خوش کن رسم کا انتظار کریں جو آپ نے اپنے بچے کے ساتھ تیار کی ہے۔ ہر دوپہر آپ کا بچہ سامنے کے دروازے سے "ڈیڈی، ڈیڈی" گاتا ہوا دوڑتا ہوا آتا ہے اور پھر اپنے آپ کو گلے لگا کر آپ کی بانہوں میں ڈال دیتا ہے۔ جب آپ گھر پہنچتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا پیارا بچہ آپ کو سلام کرنے نہیں آیا ہے۔ حیران ہو کر، آپ سامنے والے دروازے میں داخل ہوتے ہیں اور آپ کو دہشت کی یہ چیخ سنائی دیتی ہے جس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے

قدم چھپنے کے لیے باغ میں تیزی سے دوڑتے ہیں۔ کسی چیز نے رشتہ توڑ دیا ہے۔ جہاں محبّت تھی وہاں اب خوف ہے۔ کوئی حقیقی باپ اپنی آواز کے اشارے پر اپنے بچوں کے بھاگنے میں خوش نہیں ہوتا۔ یہ تکلیف دہ ہے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ گناہ ہمیں کائنات میں سب سے زیادہ پیار کرنے والے، فیاض، صبر کرنے والے، آزادی پسند شخص سے خوفزدہ کرسکتا ہے۔

خدا کو ایک بہت سنگین مخمصے کا سامنا ہے۔ اب وہ آدم اور حوا کے پاس کیسے آتا ہے کہ وہ دوسری آواز سن رہے ہیں؟ ہر لفظ جو خدا کہتا ہے اب اس کی تشریح ایک بری روشنی میں کی جاتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ قصوروار ہیں، لیکن اب ان کے پاس کوئی تحفّظ یا قابلیت نہیں ہے کہ وہ یہ مان لیں کہ وہ غلط ہیں، انہوں نے خدا کے بارے میں غلط نظریات کو قبول کرلیا، جو زندگی اور حکمت کا سر چشمہ ہے۔ جرم اور عدم تحفّظ کے جذبے سے قابو پا کر وہ منحرف ہوگئے ہیں۔ وہ ایمانداری سے استدلال کرنے کی طاقت کھو چکے ہیں۔

میں خدا کی محبّت پر حیران ہوں جو اس کے صبر میں ظاہر ہوتا ہے۔ خدا آدم کو پکارتا ہے، "تم کہاں ہو؟" اس لیے نہیں کہ وہ نہیں جانتا تھا بلکہ آدم کو اس مسئلے کا سامنا کرنے کی اجازت دینے کے لیے۔ تمہارا دماغ کہاں ہے آدم؟ تمہاری پہچان کو کیا ہوا ہے؟ جسمانی ہمیشہ روحانی کی نمائندگی کرتا ہے، اور آدم اور حوا کا جسمانی چھپنا واضح طور پر اس چھپے کو ظاہر کرتا ہے جو ان کے ذہنوں میں چل رہا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ پر فریب کا لبادہ اوڑھ لیا ہے تاکہ سچائی کا سامنا نہ کرنا پڑے جو بہت خوفناک لگتا ہے۔ خدا ان کی اس مسئلے کی تشخیص میں مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ ان کو بابرکت حل دے سکے۔

آدم نے سوال کا جواب خدا کو بتاتے ہوئے دیا کہ وہ ڈرتا تھا کیونکہ وہ ننگا تھا۔ یہ اعتراف (پیدائش 25:2) کی روشنی میں دلچسپ ہے۔ "وہ آدمی اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے، اور انہیں کوئی شرم محسوس نہیں ہوئی۔" پھل کھانے سے پہلے آدم ننگا تھا لیکن شرمندہ نہ تھا۔ یہاں کا اندازہ یہ ہے کہ آدم اب شرمندہ ہے۔ عبرانی لفظ (buwsh) کا بھی مطلب ہے الجھن اور مایوس۔ آدم الجھن، جرم اور مایوسی سے بھرا ہوا تھا۔ وہ اس بارے میں الجھن میں تھا کہ وہ کون ہے اور اس نے اپنے کیے پر جرم محسوس کیا۔ خدا اب آدم کے درد کی شدت پر انگلی رکھنا چاہتا ہے۔ "تمہیں کس نے کہا کہ تم ننگے ہو؟ کیا تم نے اس درخت کا پھل

کھایا ہے جسے میں نے تمہیں نہ کھانے کا حکم دیا تھا؟ خدا آدم سے نہیں پوچھتا، "تمہیں کیسے پتہ چلا کہ تم ننگے ہو؟" اس نے آدم سے پوچھا کہ تم سے کس نے کہا کہ تم ننگے ہو؟ خدا آدم کو اس جھوٹ کے اکسانے والے کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو اسے کہا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں ''تمہیں مجھ سے بھاگنے پر کون مجبور کر رہا ہے؟'' ''میرے اور تمہارے درمیان کون آیا ہے؟''

آدم کو براہ راست مخاطب کیا جاتا ہے، " کیا تم نے اس درخت کا پھل کھایا تھا جس کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھاؤ؟" یہ ایک سادہ سا سوال ہے جو سادہ ہاں یا ناں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اب جب کہ آدم کا ذہن خدا کو خود غرض اور انتقامی اور خود کو بیوقوف اور بیکار سمجھتا ہے، وہ اپنے ذہن میں 2+2 کو ایک ساتھ رکھتا ہے اور 64 حاصل کرتا ہے۔ آدم کا خیال ہے کہ اگر وہ ہاں کہتا ہے تو اسے سخت سزا دی جائے گی کیونکہ وہ اب جھوٹ بول رہا ہے۔ یقین ہے کہ خدا انتقام لینے والا ہے۔ اگر وہ نہیں کہتا ہے تو اسے یقین ہے کہ اسے دوبار سزا دی جائے گی، ایک بار درخت سے کھانے پر اور ایک بار جھوٹ بولنے پر۔ یہ مانتے ہوئے کہ باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، آدم اپنا دفاع اور جواز پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس نے الزام لگایا کہ جو عورت آپ نے مجھے دی، اس نے مجھے درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔ آدم واضح طور پر قصوروار ہے لیکن وہ حوا اور بالآخر خدا پر الزام لگاتا ہے۔ کیا آپ اس شخص پر حوا کے صدمے کا تصور کر سکتے ہیں جس نے کچھ ہی دیر پہلے اس سے جو بھی آئے گا اس کا سامنا کرنے کا عہد کیا تھا، لیکن پہلی ہی رکاوٹ پر وہ منہ کے بل گر پڑا! گناہ ایسی بہادر شخصیت پیدا نہیں کر سکتا جو دوسروں کی مدد اور مدد کے لیے خود کو بے لوث طور پر پیش کرے۔ اس کا نتیجہ ہمیشہ ہر آدمی اپنے لیے ہی ہوتا ہے۔

ہم یہاں جاری عمل کو نہیں چھوڑنا چاہتے۔ آدم کے ردعمل اس کے جرم اور عدم تحفّظ کی وجہ سے چل رہے ہیں، خدا کے کردار کے غلط تصور کے ساتھ مل کر، یہ سب ایک ساتھ مل کر بہت زیادہ فخر کے ساتھ ہلچل مچا رہے ہیں۔ اب جب کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے بچے کے طور پر نہیں دیکھ رہا ہے، اسے اس فلسفے کو اپنانا ہوگا، "اگر میں اپنے لیے کھڑا نہیں ہوا تو کوئی اور نہیں کرے گا!" وہ یہ سوچتا ہے کیونکہ اسے یقین ہے کہ اب اس کا کوئی باپ نہیں ہے۔ یہ ہے گناہ کا عظیم دِل توڑ نا خُدا آدم کو کیسے دکھاتا ہے کہ اُس کے پاس اپنے باپ

کی جھوٹی تصویر ہے اور وہ بیکار اور احمق نہیں ہے؟ آدم کو اپنی صورت حال کا صحیح اندازہ کیسے لگوایا جا سکتا ہے جب کہ وہ معروضی طور پر استدلال کرنے کی طاقت کھو چکا ہے؟ خدا ہی حقیقی حکمت کا واحد ذریعہ ہے اور آدم نے خود کو اس ذریعہ سے منقطع کر لیا ہے۔ اور یہاں تک کہ جب آدم استدلال کرتا ہے، تو اس کی وجہ جرم اور فخر کے مرکب سے کیسے آزاد ہو سکتی ہے جو سچائی سے مشابہہ کسی بھی چیز کو سختی سے رد کرتا ہے؟ آدم خدا کو یہ بتاتے ہوئے نہیں سنبھال سکتا کہ وہ غلط ہے، چاہے یہ اس کی اپنی محبّت میں کیا گیا ہو، کیونکہ اس کی عدم تحفّظ اس کی وجہ کو کنٹرول کرتی ہے۔

یہ میری مخلصانہ دعا ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ایک بار جب آدم اور حوا نے خود کو خدا سے الگ کر لیا تھا، تو وہ اس قدر نا امیدی سے کھو گئے تھے کہ وہ دوبارہ حاصل کرنے کے قریب تھے۔ وہ مکمّل طور پر شیطان کی روح کے قابو میں تھے۔ اُن کے دلوں میں وہ بیج ڈالے گئے جو بالآخر اُن کے بچوں کو یروشلم میں خُدا کے بیٹے کو قتل کرنے کے لیے بے چین صحبت میں شریر فرشتوں کے ساتھ شامل ہونے کے لیے لے جائیں گے۔ اگرچہ یہ مکمّل طور پر ظاہر نہیں ہوا تھا، ان کے دل خدا یا اس کی بادشاہی سے کوئی تعلّق نہیں چاہتے تھے۔ اس کو سمجھے بغیر وہ حقیقت میں اس سے نفرت کرتے تھے۔

اس موقع پر آپ کو یہ کہنے کا لالچ ہو سکتا ہے، "رکو، آپ اسے کچھ دور لے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ایک مسئلہ تھا، لیکن یہ کہنا کہ وہ خدا سے پوری طرح نفرت کرتے ہیں، چیزوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ہے۔ اس جواب میں میں کہوں گا کہ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام بھلائی اور محبّت اور حکمت خدا کی طرف سے آتی ہے۔ یہ انسان کے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ہم اس اہم نکتے کو بھول جائیں تو ہم اس کہانی کو سچائی سے نہیں پڑھ سکتے اور ہم خود کو بھی سچائی سے نہیں سمجھ پاتے۔ بائبل اس معاملے پر بہت واضح ہے۔ درج ذیل آیات ملاحظہ فرمائیں:

گنہگار ذہن خدا کے ساتھ جنگ میں ہے۔ یہ خدا کے قانون کو نہیں مانتا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔

(رومیوں 8:7)

کوئی راستباز نہیں، ایک بھی نہیں۔ کوئی سمجھنے والا نہیں، کوئی بھی نہیں جو خدا کو تلاش کرے۔ سب نے منہ موڑ لیا، سب مل کر بے کار ہو گئے۔ نیکی کرنے والا کوئی نہیں، ایک بھی نہیں۔

(رومیوں 3:10،11)

دل ہر چیز سے بڑھ کر دھوکے باز اور سخت شریر ہے۔ اسے کون جان سکتا ہے؟ (یرمیاہ 17:9)

بائبل اعلان کرتی ہے کہ ہمارے ذہن اپنی فطری حالت میں، خُدا سے نفرت یا جنگ میں ہے۔ اپنی فطری حالت میں، ہمارے ذہن باغی ہیں، وہ خدا کے احکام کے تابع نہیں ہیں، اور ہمارے ذہنوں کے لیے اس حالت سے آزاد ہونا ناممکن ہے۔ میں نے اپنے تجربے میں، اور بہت سے لوگوں کے تجربے میں پایا ہے جن کے ساتھ میں نے یہ بات شیئر کی ہے، کہ اس سچائی کے خلاف مزاحمت کا شدید جذبہ موجود ہے۔ اس حقیقت کے خلاف مزاحمت کا یہ جذبہ کہ انسانی فطرت خدا کے خلاف پوری طرح سے نفرت انگیز ہے، اس مزاحمت کی براہ راست بازگشت ہے جو آدم نے خدا کے خلاف ظاہر کی، جب اس نے اپنی ناکامی کی ذمہ داری قبول کرنے کے بجائے حوا اور خدا کو ٹھہرایا۔ آدم کی عدم تحفّظ ہماری وراثت ہے اور ہم سچائی کو اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر آپ خود کو اس خیال کی مخالفت کرتے ہوئے پاتے ہیں، تو اپنے آپ سے پوچھیں کہ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟ اگر آپ اپنے آپ میں محفوظ ہیں تو ان بیانات سے آپ کو کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ آدم کی عدم تحفّظ اور خالی پن ہماری میراث ہے۔ یہ وہ سب کچھ ہے جو وہ ہمیں دے سکتا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

اگر آپ اس حقیقت کو قبول کر سکتے ہیں کہ انسانی فطرت خدا سے دشمنی رکھتی ہے، تو آپ حقیقی علاج کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں بچانے کے لیے خدا کے منصوبے کے تناظر میں، یہ سمجھنے میں بے پناہ آزادی ہے کہ آپ کچھ بھی اچھا نہیں کر سکتے۔ آپ کوشش کرنا چھوڑ سکتے ہیں۔ جب آپ کی بری فطرت چھلانگ لگا کر کسی کو جذباتی یا جسمانی طور پر مارتی ہے تو آپ خود کو مارنا بند کر سکتے ہیں، لیکن میں اپنے آپ سے آگے بڑھ رہا ہوں۔ ہم اسے اگلے باب کے لیے رکھیں گے۔

آدم اور حوا کے پاس واپس آتے ہوئے، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان کے اور خدا کے درمیان حائل رکاوٹ کو توڑنا ایک بہت بڑا کام ہوگا۔ ان کی بازیابی، اور ان کے بچوں کی بازیابی کے لیے کئی چیزوں کی ضرورت ہوگی:

1۔ نسل انسانی کو ان کی مایوس کن صورت حال کو پہچاننے کی حکمت دینے کا ایک ذریعہ، اس کے ساتھ ان کے لیے انتخاب کی آزادی کی خلاف ورزی کیے بغیر صحیح سمت میں اثر انداز ہونے کا ایک طریقہ۔

2۔ انہیں یہ دکھانے کا ایک طریقہ کہ وہ خدا کے کردار اور بادشاہی کے بارے میں غلط تصور رکھتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح انہیں یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ واقعی ان سے محبّت کرتا ہے۔

3۔ ان کے جرم اور عدم تحفّظ کو دور کرنے اور خدا کے بچوں کے طور پر ان کی حقیقی شناخت اور قدر کو بحال کرنے کا ایک طریقہ۔

4۔ ان کے مقصد کے احساس، ان کے وجود کی وجہ یا ان کی تقدیر کا دوبارہ دعویٰ کرنے کا ایک طریقہ۔

5۔ مندرجہ بالا تمام وقت کی ضرورت ہے۔ آدم اور حوا نے اپنی جانیں ضائع کر دی تھیں، اس لیے انھیں انتخاب اور فیصلہ کرنے کے لیے وقت دینے کے لیے لائف سپورٹ سسٹم کی ضرورت تھی۔

6۔ یہ سب کرتے وقت خدا کو انصاف کا احساس برقرار رکھنا چاہیے۔ وہ ان کی بغاوت کو نظر انداز نہیں کر سکتا اور کہہ سکتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے۔ جب کہ خدا اپنی رحمت میں اپنی پسند کے مکمّل نتائج کو ان پر گرنے کی اجازت نہیں دیتا، آدم اور حوا کو اپنی پسند کے نتیجے کو سمجھنا چاہیے تاکہ وہ اپنے کیے کی غلطی کی تعریف کرنا شروع کر دیں۔

یہ ایک اہم نکتہ ہے جو ہمیں یہاں کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا حیرانی سے نہیں پکڑا گیا۔ باپ اور اُس کے بیٹے نے پہلے ہی طے کر رکھا تھا کہ اگر وہ اس مقام پر پہنچیں تو وہ کیا کریں گے۔ منصوبہ پہلے سے ہی موجود تھا - ایک ایسا منصوبہ جو اس مایوس کن صورتحال سے نمٹنے کے لیے کافی جامع تھا۔

☆☆☆

ساتواں باب

آسمانی زندگی

انسانی طور پر محبّت کی اعلی ترین شکل کی وضاحت کرنے کی کوشش میں، یونانیوں نے Admetusاور Alcestis کی کہانی تیار کی۔ پولوس رسول رومیوں کی کتاب میں اس کہانی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

کیونکہ ایک راست باز آدمی کے لیے شاید ہی کوئی مرے گا۔ پھر بھی شاید ایک اچھے آدمی کے لیےکوئی مرنے کی ہمت بھی کرسکتا ہے۔(رومیوں 7:5)

بادشاہ ایڈمیٹس اپنی مہمان نوازی اور انصاف کے لیے مشہور تھا، اوراس کی پوری سلطنت میں پیار کیا جاتا تھا۔ دیوتا اپالوکواس کے باپ مشتری نے ماؤنٹ اولمپس سے بھگا دیا تھا اور کہا تھا کہ اسے اپنی الوہیت کوایک طرف رکھنا چاہیےاور انسان بننا چاہیےاور غلام کےطور پر انسان کی خدمت کرنا چاہیے۔ جب وہ زمین پر آیا، بادشاہ ایڈمیٹس نے اسے ایک غریب بھکاری کےطور پر پایااور اس پر رحم کیا۔ اُس نے اُسے کھانا کھلایا اور اُسے اپنے ریوڑ کا چرواہا بنایا اور اُس کے ساتھ بیٹے جیسا سلوک کیا۔ 12 مہینوں کے بعد اپولو دوبارہ اپنی الٰہی حالت میں تبدیل ہوگیا اور مدد کرنے پر ایڈمیٹس کا شکریہ ادا کیا اور اس سے کہا کہ ’’اگر آپ کو مستقبل میں کبھی میری مدد کی ضرورت ہوتو مجھ سے پوچھیں‘‘۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد اپولو ایڈمیٹس کو یہ بتانے کے لیے واپس آیا کہ انڈرورلڈ کا دیوتا ہیڈیز جلد ہی اس پر دعویٰ کرنے آئے گا۔ اپولو نے کہا کہ اس نے اپنی اہلیہ پرسیفون، ہیڈز کی بیوی کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا کہ اگر اس کی جگہ کوئی مرتا پایا جائے تو اسے مرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ایڈمیٹس اپنے والدین کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ اس کی جگہ لینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا، "بیٹا ہم تم سے پیار کرتے ہیں، تم اچھے اور مہربان آدمی ہو، لیکن ہم اپنی زندگی سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ہم آپ کے لیے مر نہیں سکتے۔‘‘ بادشاہ نے اپنے پورے دائرے میں کسی ایسے شخص کو

تلاش کیا جو اس کے لیے جان دینے کو تیار ہو لیکن اسے کوئی نہ ملا۔ ایڈمیٹس نے اپنے آپ کو اپنی قسمت سے استعفیٰ دے دیا اور اسی لمحے اس کی بیوی السیسٹس نے اپولو کو پکارا، "اے پیارے اپالو، آپ نے میرے شوہر کو برکت دی ہے اور ہماری پوری مملکت میں اس کی شہرت اور قسمت میں دس گنا اضافہ کیا ہے۔ ایڈمیٹس ایک اچھا آدمی ہے، اور اس کے لوگوں کو اس کی اتنی ضرورت ہے، کہ وہ زندہ رہنے کا مستحق ہے! میں اس کے لیے مر جاؤں گی، تا کہ وہ زندہ رہے۔" اور اس نے کیا۔ تمام ملک اچھے بادشاہ کی نیک بیوی کے لیے رویا، جو اپنے لوگوں کی بہت پیاری تھی اور جو مر گئی تھی تا کہ اس کا بادشاہ زندہ رہے۔ جب وہ پرسیفون کے سامنے پیش ہوئی تو اسے اس پر ترس آیا، اور اسے بتایا کہ وہ ایک بار پھر اس وفاداری کے بدلے زندہ رہ سکتی ہے جو اس نے اپنے شوہر کے ساتھ دکھائی تھی۔ اور یوں ہوا کہ جیسے جیسے ایڈمیٹس اور السیسٹس کی عمر میں اضافہ ہوا، اسی طرح اپالو نے بھی انہیں ان کی وفاداری کا صلہ دیا، اور آخر کار جب ان کے بڑھاپے میں موت آئی تو وہ اس کے لیے تیار تھے۔

''یونانی فلسفیوں نے کہا،'' محبت کی سب سے بڑی شکل یہ ہے کہ آدمی دوستوں کے لیے اپنی جان دے دے! بہت سے لوگ اس کہانی کو یسوع کے الفاظ سے جوڑتے ہیں جہاں انہوں نے کہا:

اپنے دوستوں کے لیے جان دینے سے بڑھ کر محبّت اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ (یوحنا15:13)

پھر بھی یہ خدا کی محبّت کی بلندی کا اظہار نہیں ہے، بلکہ انسان کی محبّت کی حد کا اظہار ہے۔ پولوس رسول نے انسان کی محبّت کی حدوں کی اس انسانی کہانی کا مقابلہ کیا اور ہمیں بتایا:

(7) کسی راست باز کی خاطر بھی مشکل سے کوئی اپنی جان دے گا مگر شاید کسی نیک آدمی کیلئے کوئی اپنی جان تک دینے کی جرت کرے۔ (8) لیکن خدا اپنی محبّت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا (9) پس جب ہم اس کے خون کے باعث اب راستباز ٹھہرے تو اس کے وسیلہ سے غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے (10) کیونکہ جب باوجود دشمن ہونے کے خدا سے اس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اسکی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچیں گے۔ (رومیوں5:7-10)

خُدا نے اپنی محبّت کی گہرائی کو ظاہر کیا کہ اپنے بیٹے کو ہماری خطاؤں سے زخمی ہونے اور

ہماری بدکاریوں سے کچلنے کی اجازت دیتا ہے۔اس نے اپنے بیٹے کو اپنے دشمنوں کے لیے دے دیا، جو اس سے نفرت اور حقارت کرتے تھے، ان کے لیے اپنی عظیم محبّت اور شفقت سے۔ یہ انسانی نہیں بلکہ خدائی محبّت ہے۔

نسلِ انسانی کی تخلیق سے پہلے، باپ اور اُس کا بیٹا گہرے مکالمے میں تھے جسے بائبل امن کی نصیحت کہتی ہے۔اس وقت، منصوبہ بندی کی گئی تھی کہ اگر نسل انسانی نے ان کے خلاف انتخاب کیا تو کیا ہوگا؟ اب عمل کرنے کا وقت تھا۔خدا کی تکلیف کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔کیا وہ اپنے بیٹے کو آدم اور حوا کا متبادل بننے کی اجازت دے گا اور اپنی پسند کے نتائج ادا کرے گا؟ کیا وہ اپنے بیٹے کو ان کی بے کاری اور ناامیدی کو قبر میں لے جانے کی اجازت دے گا؟ کیا وہ اپنے بیٹے کو مکمّل طور پر شناخت کے نقصان اور اس کی فرزندی کو ختم کرنے کی اجازت دے گا جو اس کے دل سے یہ الفاظ نکال دے گا، "تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

جب میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں، میرا بیٹا میرے بالکل سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ میں مڑ کر اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ اس کے لیے میرے دل میں خوشی اور محبّت کا جذبہ ابھرتا ہے۔ پھر میں اپنے آپ کو خدا کی جگہ پر رکھنے کا تصور کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اور اپنے بیٹے کو لوگوں کے ایک گروہ کے لیے موت کی خودساختہ سزا لینے کی اجازت دیتا ہوں جو اب مجھ سے اور ہر اس چیز سے نفرت کرتے ہیں جس کے لیے میں کھڑا ہوں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ میرا دماغ صرف ان خیالات کو بند کرتا ہے۔ میں خود کو ان کے بارے میں سوچنے کی بھی اجازت نہیں دوں گا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا سوچنا بھی میرے لیے اتنا تکلیف دہ ہے کہ اس سے نمٹنا میرے لیے تباہ ہو جائے گا! میرے خیالات خدا اور اس کے مخمصے کی طرف لوٹتے ہیں اور میں بے حسی محسوس کرتا ہوں۔ میں اس کے ہونے کی اجازت دینے کے لیے اس کی شکر گزاری کا گہرا احساس محسوس کرتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو خدا کے دشمن ہوتے ہوئے، خدا کے بیٹے کی متبادل قربانی کے ذریعے زندگی کی پیشکش کر چکے ہیں۔ یہ خیال مجھے ہمیشہ اس کی بے پناہ محبّت اور قربانی کے لیے شکر گزاری میں اس کی عبادت کرنے اور صرف اس کی عبادت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

میں حیران ہوں کہ خدا کا بیٹا، جو بعد میں یسوع انسان بنا، ہمارے لیے ایسا کرنے کو تیار تھا۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا ابتدا سے آخر کو جانتا ہے، اور باپ نے یہ علم اپنے بیٹے کے ساتھ شیئر کیا۔ ایک بار

جب گناہ نے کائنات کو متاثر کیا، تو وہ بالکل جانتا تھا کہ یہ کہاں لے جائے گا۔ مسیح دیکھ سکتا تھا کہ جب وہ زمین پر آیا تو اس کا کیا انتظار تھا: رد، مار پیٹ، مذاق، نفرت، لعنت اور قسمیں، ننگا پن اور صلیب پر سیاہی، اربوں جانوں کی بے وقعتی اس پر ڈھیر ہوئی، اور سینکڑوں نسلوں کا جمع جرم اور دکھ۔ اُس نے یہ سب دیکھا اور پھر بھی خدا کا بیٹا کہتا ہے، ''میں تیری مرضی کے مطابق چلنا چاہتا ہوں، اے خدا، تیرا قانون میرے دل میں ہے۔'' خدا کا بیٹا ہچکچاتے ہوئے آنے پر راضی نہیں ہوا، بلکہ، اس نے ایسا کرنا چاہا۔ اس کا دل، اپنے باپ کے دل کی طرح، اپنے بچوں کو اس خوشی کی بھرپوری کے لیے بحال کرنے کے لیے تڑپتا ہے جو ان کا مقدر ہے۔ یہ کیسا خدا ہے؟ ہم اس کا موازنہ کس سے کریں اور اس کی تعریف کے لیے کون سے الفاظ کافی ہیں؟

ہم نے پچھلے باب میں نوٹ کیا تھا کہ آدم اور حوا کو زندگی کی مدد کے نظام اور غلطی سے سچائی کو پہچاننے کی صلاحیت کی ضرورت تھی۔ انہیں خدا کے بارے میں سچائی کو دیکھنے اور ان جھوٹوں کا پتہ لگانے، بے نقاب کرنے اور رد کرنے میں مدد کی ضرورت تھی جو شیطان ان سے کہہ رہا تھا۔ انہیں حقیقی روحانی شمال کو سمجھنے میں مدد کرنے کے لیے ایک اخلاقی کمپاس کی ضرورت تھی۔

یہ سب چیزیں دنیا کو خدا کے بیٹے کے تحفے کے ذریعے فراہم کی جائیں گی۔ یہ آدم اور حوا کو (پیدائش 15:3) میں بتایا گیا تھا۔ شیطان کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے خدا نے یہ فرمایا:

اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور اس کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا۔ وہ تیرا سر کچل دے گا اور تُو اُس کی ایڑی کو کچل دے گا۔ (پیدائش 15:3)

یہ آیت وعدہ اور امید سے بھری ہوئی ہے۔ خدا نے کہا کہ وہ شیطان اور عورت کے درمیان دشمنی ڈال دے گا۔ جب خُدا عورت کی بات کرتا ہے، تو وہ اُس سب کے بارے میں بات کر رہا ہے جو اُس سے نکلے گا، دوسرے لفظوں میں پورا انسانی خاندان۔ دشمنی کا مطلب ہے نفرت یا دشمن۔ خدا انسانی خاندان کے دل میں کچھ ڈال دے گا جو برائی سے نفرت کرتا ہے اور نیکی اور سچائی کی خواہش رکھتا ہے۔ صرف ایک ہی وجہ ہے کہ خُدا ایسا کیوں کر سکتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اُس کا بیٹا زمین پر رہتے ہوئے اپنی زندگی اور موت کے ذریعے انسانی خاندان میں صلح کرنے والا تھا۔ عورت کی نسل اور شیطان کی نسل یا اولاد کے درمیان موجود نفرت سے یہی مراد ہے۔ پولوس، رومیوں کی کتاب میں، مندرجہ ذیل آیت میں برائی کی اس نفرت کو فضل یا طاقت سے تعبیر کرتا ہے:

لیکن تحفہ ظلم کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایک آدمی کی خطا سے بہت سے لوگ مر گئے، تو خدا کا فضل اور وہ تحفہ جو ایک آدمی، یسوع مسیح کے فضل سے آیا، بہت سے لوگوں پر کتنا زیادہ ہوا! (رومیوں 15:5)۔

صحیح کو منتخب کرنے کی صلاحیت براہ راست اس دشمنی سے آتی ہے جو خدا نے اپنے بیٹے کے تحفے کے ذریعے ہمارے دلوں میں ڈالی ہے۔ یہی تحفہ زندگی کا انتہائی ضروری تحفہ بھی فراہم کرتا ہے۔ پولوس رومیوں کے اسی باب میں بھی اس حقیقت کا حوالہ دیتا ہے:

لہٰذا، جس طرح ایک آدمی کے جرم کا فیصلہ تمام آدمیوں کے لیے آیا، جس کے نتیجے میں سزا ہوئی، اسی طرح ایک آدمی کے نیک عمل کے ذریعے تمام آدمیوں کو مفت تحفہ آیا، جس کے نتیجے میں زندگی کا جواز پیدا ہوا۔ (رومیوں 18:5)۔

یہ ایک ناقابل یقین سچائی ہے جو امن اور خوشی لا سکتی ہے۔ مندرجہ بالا حقیقت کا مطلب ہے کہ ہر سانس جو آپ لیتے ہیں (چاہے آپ خدا کے بیٹے اور اس کی قربانی پر یقین رکھتے ہوں یا نہیں) براہ راست یسوع مسیح کی طرف سے آتی ہیں۔ یہ اس کی زندگی ہے جو آپ کے دل کو دھڑکاتی ہیں اور آپ کو سانس دیتی ہے اور آپ کو زندہ رکھتی ہے۔ وہ تمام افعال جنہیں ہم اپنی طرف سے غیر رضاکارانہ کہتے ہیں درحقیقت خدا کی طرف سے رضاکارانہ ہیں۔ وہ سچائی کا دل ہے جو کہتا ہے:

تاکہ وہ خُداوند کو ڈھونڈیں، اِس اُمید کے ساتھ کہ وہ اُس کو ڈھونڈیں اور اُسے پا لیں، حالانکہ وہ ہم میں سے ہر ایک سے دور نہیں ہے۔ کیونکہ اسی میں ہم رہتے ہیں اور حرکت کرتے ہیں اور ہمارا وجود ہے۔ (اعمال 17:27,28a)۔

خُدا ہم میں سے ہر ایک سے دور نہیں ہے کیونکہ ہم یسوع مسیح کی زندگی کے ذریعے اُس کی صلیب پر موت کے ذریعے ہمارے لیے اُس کی ثالثی کی وجہ سے برقرار ہیں۔ اگر آپ خدا سے دور محسوس کرتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ وہ آپ سے کبھی دور نہیں ہے۔ آپ کو صرف یہ جاننے کے لیے اپنی نبض کو محسوس کرنا ہوگا کہ اس نے آپ کو نہیں چھوڑا ہے۔

اس حقیقت میں اضافہ کریں کہ خدا ہمارے دلوں میں نیکی کرنے کی خواہش اور برائی کا مقابلہ کرنے کی خواہش ڈالتا ہے، تو واقعی ہمارے پاس شکر گزار ہونے کے لیے بہت کچھ ہے۔ ان اوقات کے بارے میں سوچیں جب آپ کو کچھ غلط کرنے کا لالچ دیا گیا اور پھر اس کے بارے میں بہتر سوچا اور ایسا نہیں کیا۔ یہ وہ تحفہ تھا جو خدا نے آپ کو دیا ہے، برائی کے خلاف دشمنی۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں، آپ کو یہ تحفہ یسوع کے ذریعے دیا جاتا ہے جب آپ اسے استعمال کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ ہمیں کلام پاک میں بتایا گیا ہے کہ خُدا بارش کو اچھے اور برے پر گرانے کے لیے کرتا ہے۔ ذرا سوچیے کہ شیطان نے کتنی بار کسی کے ذہن میں یہ خیال ڈالا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کچھ کرے یا آپ کا مال چھین لے اور خدا کی طرف سے ان کے دلوں میں ڈالی گئی برائی کے خلاف دشمنی نے انہیں ایسا نہ کرنے کی ترغیب دی۔ یقیناً ہمارے پاس اب بھی یہ اختیار ہے کہ ہم اس اشتعال کو رد کر دیں اور آگے بڑھیں اور برائی کا ارتکاب کریں، لیکن اگر یہ دشمنی نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی بھی اپنے ذہنوں میں موجود برے خیالات کو آگے بڑھانے سے باز نہیں آتا۔

ہمارے لیے یہ سب کرنے والا باپ کتنا ناقابل یقین ہے! ہم لوگ نسل کے طور پر کھو چکے تھے اور شیطان کی بری راہوں کے غلام تھے۔ ہم مکمّل طور پر اپنی مدد کرنے سے باہر تھے، مصائب اور مکمّل تباہی کا شکار تھے۔ لیکن ہمارے پیارے آسمانی باپ نے ہم سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا۔ اس نے ہمیں سب سے قیمتی چیز دی ہے جو اس کے پاس ہے — اس کا بیٹا۔ یسوع ہمیشہ کے لیے انسانی خاندان اور ہم میں سے ایک رہے گا۔ یہ ایک قربانی ہے جو باقی ابد تک مطالعہ اور مراقبہ کا مرکزی موضوع رہے گی۔

جیسا کہ آپ ان چیزوں کے بارے میں سوچتے ہیں، آپ ان تمام چیزوں کے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں جو خدا نے آپ کے لیے کیا ہے؟ اس کی روح اب آپ کو اس کو قبول کرنے اور اس کے بارے میں سچائی پر یقین کرنے کے لیے کھینچ رہی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ جان لیں کہ وہ آپ سے دل کی گہرائیوں سے محبّت کرتا ہے اور آپ کو واپس لانے کے لیے سب کچھ دیا ہے۔ میں اس قسم کی محبّت کا مقابلہ نہیں کر سکتا، یہ میرے لیے بہت زبردست ہے۔ تم کیسے ہو؟

☆☆☆

آٹھواں باب

دو مملکتوں کا موازنہ کرنا

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں یہ دو الگ الگ مملکتوں کا خلاصہ کرنا مددگار رہوگا جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ خدا کی ابدی بادشاہی اور شیطان کی بادشاہی، جو دونوں آدم اور حوا کو باغ عدن میں پیش کی گئی تھیں۔ اگر ہم ایک لمحے کے لیے سوچیں کہ بادشاہی کی تعریف کیا ہے، تو تین صفات ہیں جن پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے:

1۔ **حکومت:** ایک ایسا نظام جس کے ذریعے بادشاہی کی حکومت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جمہوریت یا آمریت۔

2۔ **کرنسی:** ایک قدر کا نظام جس کے ذریعے کسی مملکت کے شہری اپنے سامان کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔

3۔ **شہریت:** اس بات کا تعین کرنے کا ایک طریقہ کہ کوئی اس مملکت کا رکن کیسے بن سکتا ہے۔

ہم مندرجہ ذیل طریقے سے دونوں سلطنتوں کا موازنہ کر سکتے ہیں:

	خدا کی بادشاہی	شیطان کی بادشاہی
حکومت	خاندان	مضبوط
کرنسی	محبّت، رحم، مفت انتخاب، خدا پر ایمان	طاقت، اثاثہ، قوت پر بھروسہ، خود پر بھروسہ
شہریت	خدا کے بچے	کارکردگی، کارنامہ

خدا کی حکومت خاندانی نظام پر مبنی ہے۔ حکومت کا سربراہ باپ ہوتا ہے۔ قائد اور اس کے شہریوں کا رشتہ قریبی اور گہرا ہوتا ہے۔ دوسری طرف شیطان کی بادشاہی سب سے مضبوط ہونے کے

بارے میں ہے۔ جوسب سے زیادہ طاقتور ہیں وہ حکومت کرنے والے ہیں۔ جمہوریت میں بھی، جو اپنے پیغام کی تشہیر میں سب سے مضبوط اور ووٹروں کو قائل کرنے میں سب سے زیادہ مضبوط ہوں گے، وہ اقتدار پر چڑھ جائیں گے۔

خدا کی بادشاہی اپنے رشتوں کے زور پر تجارت کرتی ہے۔محبّت آسمان کی کرنسی ہے۔شہری اپنے باپ کی محبّت میں محفوظ ہیں اور انہیں اپنی قدر و قیمت ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بغیر کسی پوشیدہ ایجنڈے کے معصومانہ طور پر ایک دوسرے کی کمپنی سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔خدا کو جاننا سیکھنا سب سے بڑی خوشی اور آرزو ہے، اور چونکہ خدا کا علم اور حکمت اور کردار لامحدود ہے، اس لیے یہ خوشی کا پیشہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اس کے بارے میں سیکھنے کے لیے ہمیشہ کچھ نہ کچھ رہے گا۔ اس کے شہری اس کے بارے میں براہ راست یا ان چیزوں کے ذریعے سیکھتے ہیں جو اس نے بنائی ہیں۔ اس لیے ایک دوسرے کا مشاہدہ کرنا اور فطرت اور کائنات کا مطالعہ کرنا بھی اس مملکت میں رہنے کا ایک خوشگوار حصہ ہے۔ چونکہ یہ واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر چیز ہمارے باپ کی طرف سے آتی ہے، اس لیے تمام مخلوق خوشی سے شکرگزاری اور شکرگزاری کے ساتھ اس کی عبادت کرتی ہے۔

اس کے برعکس، شیطان کی بادشاہی اثاثوں میں تجارت کرتی ہے۔ قیمت اس سے آتی ہے جو ہم حاصل کرتے ہیں، لہٰذا قیمتی ہونے کے لیے اثاثوں کا جمع ہونا ضروری ہے۔ یہ اثاثے مادی، ذہنی یا رشتہ دار ہوسکتے ہیں۔گھر جتنا بڑا ہوگا، جتنی زیادہ چیزیں آپ کے پاس ہوں گی، اتنی ہی زیادہ قیمت آپ کے پاس ہوگی۔ تعلیم کی سطح جتنی اونچی ہوگی، آپ کی ملازمت کا مقام اُتنا اونچا ہوگا، آپ کے پاس اتنی ہی زیادہ قابلیت ہوگی۔ جن لوگوں کے ساتھ آپ وابستہ ہیں وہ بہت اہم ہیں کیونکہ ایک شخص آپ کے مقصد کے لیے ایک عظیم اثاثہ ہوسکتا ہے۔ شیطان کی بادشاہی کا خیال ہے کہ لوگوں کے اندر طاقت ہے، اس لیے دوسرے لوگوں پر قبضہ کرنا آپ کو زیادہ طاقتور بنا سکتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ تعلّقات ایسے اوزار بن جاتے ہیں جن سے ہم زیادہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ دوسرے لوگوں کو کنٹرول کرنے کی ضرورت کو بہت اہم بناتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو کنٹرول کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ اچھا اور دوستانہ ہونا ایک عام بات ہے۔ یہ سیلز مین لوگ ہر وقت استعمال کرتے ہیں۔ عظیم کام انجام دینے سے لوگوں کو آپ کی پیروی کرنے پر آمادہ کیا جا

سکتا ہے، اور جب یہ ناکام ہو جاتے ہیں تو آپ لوگوں کو کنٹرول کرنے اور ان کی وفاداری کو محفوظ بنانے کے لیے طاقت، بلیک میل اور دھمکی کا استعمال کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بہت سارے رشتے درد اور غم سے بھرے ہوئے ہیں، کیونکہ اکثر لوگ اپنی قدر و قیمت کو بڑھانے کے لیے آپس میں جڑ گئے ہیں۔

دوسرا تضاد جو ہم نے نوٹ کیا ہے وہ شہریت کا ہے۔ خدا کی بادشاہی میں آپ کو صرف خدا کا بچہ ہونے کی وجہ سے شہری سمجھا جاتا ہے۔ زندگی کے حالات یا مشکلات سے قطع نظر، یہ حقیقت کبھی نہیں بدلتی۔ آپ کی شہریت آپ کے والد کے طور پر خدا کے ساتھ آپ کے رشتے میں محفوظ ہے۔ شیطان کی بادشاہی میں آپ کو کرنے یا نہ کرنے سے شہری شمار کیا جاتا ہے۔ کامیابی اور سستی دونوں ہی آپ کو شہریت دیں گے جب تک آپ کارکردگی اور کام پر توجہ مرکوز رکھیں گے۔ اس بادشاہی میں آپ ہر صبح اٹھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس دن آپ کو اپنے بارے میں اچھا محسوس کرنے کے لیے کیا حاصل کرنا چاہیے۔ اگر لوگ آپ کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالتے ہیں تو آپ مایوس اور ناراض ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ دن کے اختتام پر پہنچتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے بہت کچھ حاصل نہیں کیا ہے، تو آپ خالی محسوس کرتے ہیں اور یا تو افسردہ ہو جاتے ہیں یا زیادہ پرعزم ہو جاتے ہیں۔ زندگی ایک چکر ہے جو غرور اور بے وقعتی کے گرد گھومتی ہے۔ جب آپ حاصل کرتے ہیں تو آپ فخر محسوس کرتے ہیں اور جب آپ ناکام ہو جاتے ہیں تو آپ کو بیکار محسوس ہوتا ہے۔ کامیابی اور ناکامی کے درمیان زندگی یا تو حاصل کرنے کے لیے پرجوش عزم ہے، یا اس کے برعکس خوف ہے کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ کھو جائے گا۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا چکر ہے جب تک کہ آپ مر نہیں جاتے یا بادشاہتیں تبدیل نہیں کر لیتے۔

شیطان کی بادشاہی میں جزباتی چکر

یہ چکراس یقین کا سادہ نتیجہ ہے کہ ہم اپنے اندر طاقت رکھتے ہیں۔اگر ہم خود طاقتور ہیں تو ہم کسی پر منحصر نہیں ہیں اور کسی سے قیمت حاصل نہیں کرتے ہیں۔ہمیں اپنی قیمت خود کاشت اور پیدا کرنی چاہیے۔ہر کامیابی ہماری توثیق کرتی ہے اور ہر ناکامی ہمیں عدم کے قریب لے جاتی ہے۔

مجھے اپنے دل کی کشمکش یاد ہے جب میں نے پہلی بار پریزنٹیشنز کرنا شروع کیں۔جب میں نے لوگوں کو بائبل کی سچائیوں کی طرف اشارہ کیا تو میں بہت خوش قسمت محسوس کرتا تھا،لیکن جب میں دروازے پر کھڑا ہوتا تھا کہ وہ لوگوں کو خوش آمدید کہنے کے لیے داخل ہوتے تھے تو میں خود چاہتا تھا کہ وہ مجھے بتائیں کہ میں نے اچھا کیا، اور جو کچھ میں نے کیا ہے اس کی توثیق کریں۔میں نے جتنی بہتر تبلیغ کی اتنی ہی زیادہ منظوری میرا دل چاہتا تھا۔میں جانتا تھا کہ اس طرح سوچنا غلط ہے،اس لیے تھوڑی دیر کے لیے جب لوگ مجھے کہتے کہ میں اچھا بول رہا ہوں،تو میں کہتا تھا کہ "خدا کا شکر ہے، میرا شکریہ نہ کرو"،لیکن یہ اکثر عجیب لگتا تھا اور بعض اوقات لوگوں کو لگا کہ میں انہیں دور کر رہا ہوں۔ .جب ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تمام اچھی چیزیں خُدا کی طرف سے آتی ہیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں اُس کے علاوہ اُس کی طرف سے ہماری قدر ہوتی ہے،تو پھر ہم کامیاب ہونے اور ناکام ہونے کے لیے آزاد ہوتے ہیں بغیر کسی فضول اور دوسروں سے توثیق کی ضرورت محسوس کرنے کے بارے میں۔

خدا کی بادشاہی میں جذباتی چکر

یہ یادرکھنا ضروری ہے کہ جب کہ خدا کی بادشاہی کے ارکان اپنی کامیابیوں سے اپنی قدر حاصل نہیں کرتے درحقیقت ان میں بہت کچھ حاصل کرنے کی صلاحیت ہے کیونکہ اگر وہ ناکام ہوجاتے ہیں تو انہیں بے کار ہونے کے خوف کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ وہ اب بھی پیارے ہیں، اب بھی خدا کے بچے ہیں چاہے وہ کامیاب ہوں یا ناکام۔ خدا کی بادشاہی آپ کو اپنی پوری صلاحیتوں کو حاصل کرنے کا بہترین طریقہ پیش کرتی ہے بغیر آپ کے تعلّقات کو ٹوٹ پھوٹ اور آپ کی قدر کو تباہ کیے بغیر۔

ہم نے مختصراً ان دونوں مملکتوں کی نوعیت کا خاکہ پیش کیا ہے۔ باقی کتاب میں ہم اس بات کا سراغ لگائیں گے کہ یہ سلطنتیں انسانی تاریخ کے دائرہ کار میں کیسے ترقی کرتی ہیں اور ان جدوجہدوں کا جن کا ہمیں اکثر دونوں کے درمیان رہتے ہوئے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دونوں بادشاہتیں آزادی کی پیشکش کرتی ہیں، دونوں بادشاہتیں بہت زیادہ وعدے کرتی ہیں، لیکن کون سی بادشاہی آپ کیلئے اہمیت اور قدر کا گہرا احساس چھوڑے گی جو غیر متزلزل ہو؟

☆☆☆

نواں باب

بابل کا دل

''ہم سے کہاں غلطی ہوئی؟'' ایک باپ کا دل شکستہ رونا جو اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے جدوجہد کر رہا تھا جس کا اسے اب سامنا ہے۔ ''ہماری خاندانی صورت حال اچھی رہی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم اس سے پیار کرتے ہیں'' باپ جاری رکھتا ہے کیونکہ وہ شدت سے اس بات کی وضاحت کی تلاش میں ہے کہ کیوں ان کے بیٹے کو منشیات کی اسمگلنگ، چوری اور قتل کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔

وہ دل شکستہ رونا اس سے کہیں زیادہ بار بولا گیا ہے جس کا ہم تصور کرنے کی ہمت نہیں کرتے ہیں۔ والدین ایک ایسے بچے کی شرمندگی اور اذیت کے ساتھ جی رہے ہیں جو بغاوت اور برائی کی زندگی میں گر گیا ہے۔ اس دل شکستہ رونے کا منبع ہمارے پہلے والدین اور ان کے پہلے بیٹے قائن کے المیے سے مل سکتا ہے۔ والدین کو پتہ چل جائے گا کہ آدم اور حوا نے کیا خوشی محسوس کی جب انہوں نے پہلی بار چھوٹے قائن کو اپنی بانہوں میں پکڑا۔ ان کی محبّت کا پھل اب ان کے پاس تھا کہ وہ پکڑے اور لطف اندوز ہوں۔ جیسے ہی حوا نے اپنے نئے قیمتی بنڈل کو گلے لگا لیا، اس نے پکارا، ''مجھے ایک آدمی ملا ہے، رب!'' حوا کا یقین تھا کہ قائن وہ وعدہ شدہ نسل ہو گا جس کا ذکر (پیدائش 15:3) میں کیا گیا ہے جو تمام قوموں کے لیے شفا اور برکت لائے گا۔ اوہ اگر صرف یہ سچ ہوتا، حوا کے لیے تلخ ستم ظریفی یہ تھی کہ قائن کی میراث لاکھوں لوگوں کے لیے مصیبت، تباہی اور موت لائے گی۔ قائن عبادت گزاروں کے اس طبقے کا سربراہ بن گیا جو اپنے روحانی تجربے کو اپنی شرائط پر چلاتا ہے۔ لوگوں کا یہ گروہ دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ بناتا ہے، لوگوں کا ایک گروہ جسے بائبل بعد میں بابل کا نام دے گی۔ اس باب میں ہم لوگوں کے اس گروپ کے پیچھے چلنے والی روح کا پتہ لگائیں گے اور اس کا آپ اور مجھ پر کیا اثر پڑتا ہے۔

''باپ، ہمیں اس غریب معصوم بھیڑ کو مارنے کی کیا ضرورت ہے؟'' ایک بھیڑ کے بچے کو ذبح کرنا انسانی خاندان کے سامنے مسیح کے تئیں ان کے فطری انسانی جذبات کی حقیقت اور اس طرح

توبہ کی ضرورت کو پیش کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔لہٰذا یہ اس قیمت کو ظاہر کرتا ہے جو خُدا ہماری حالت کو دیکھنے کے لیے ادا کرنے کے لیے تیار تھا، اور روح کی تصویر کشی کے ذریعے۔ ہماری نجات کے لیے کتنا ناقابل یقین تحفہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک رسم تھی جو قربانی کے وقت مسیح کے دکھوں کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ اس نے اس امید کی طرف بھی اشارہ کیا کہ جب مسیح زمین پر باپ کو ظاہر کرنے کے لیے آئے گا۔ اس نے پیچھے کی طرف اشارہ بھی کیا کہ عدن سے گرنے کے بعد سے انسانیت نے مسیح کے ساتھ کیا کیا ہے۔ یہ دونوں خُدا کی حیرت انگیز محبّت کی تسلّی بخش یاد دہانی تھی اور ساتھ ہی ساتھ انسانی ناشکری اور خودغرضی کی دردناک یاد دہانی تھی۔ اس خدمت میں حصہ لینے سے ہمیشہ ملے جلے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ معصوم بھیڑ کے چہرے کو گھورنا اور اس کی خاموش اذیت کو دیکھنا خودغرضی اور خود پسندی کی قیمت کو زبردستی گھر لے جانا۔ ان تمام لوگوں کے لیے جو خُدا کے حقیقی برّہ کے چہرے کو دیکھتے ہیں، اُمید ہمیشہ اُس روحانی اذیت کے ساتھ گھل مل جائے گی جو یہ سمجھنے کے ساتھ آتی ہے کہ انسانی فطرت مسیح کے ساتھ کیا کرتی ہے۔ صلیب کے بارے میں فطری انسانی ردعمل یا تو یہ ہے کہ انسانی ابتداء کو دوبارہ لکھنا اس بات سے انکار کر کے کہ اس طرح کا کوئی بھی زوال پہلی جگہ میں ہوا ہے، یا خدا پر موت کا مطالبہ کرنا ہے کہ وہ گناہ کے خلاف اپنے غصے کو پورا کرنے کے لیے چاہتا ہے۔ زیادہ تر معاملات میں صلیب کو روشنی سے اندھیرے میں تبدیل کیا جاتا ہے، یا اس سے بدتر امید کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جبکہ حقیقت میں ہیرا پھیری کی علامت پیش کرتا ہے جو بغاوت کا سبب بنتا ہے۔

کئی سالوں تک اپنے والدین کو بھیڑ کے بچے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھنے کے بعد اور ان کے آنسوؤں اور غم کو امید، صبر اور آنے والے بیج میں اعتماد کے ساتھ دیکھ کر، قائن نے فیصلہ کیا کہ وہ عاجزی اور توبہ کی ضرورت کو مزید برداشت نہیں کر سکتا۔ انسانی ناکامی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جسے مقتول بھیڑ کا بچہ بے نقاب کرتا ہے، قائن نے ایسے تحفے میں خدا کی عظیم محبّت کو یاد نہ کرنے کا انتخاب کیا۔ قائن کے لیے، بھیڑ کے بچے نے صرف اس کی عدم تحفّظ کو جنم دیا، پیدائشی حق کا ایک حصہ جو اسے اپنے باپ سے ملا تھا جس نے اسے شیطان سے حاصل کیا تھا۔ قائن کو بھیڑ کے بچے نے صرف یہ بتایا کہ وہ اپنے طور پر خُدا کے لیے ناقابلِ قبول تھا اور اُس کا طرزِ عمل خُدا کو ناپسند تھا۔ ظاہر ہے کہ شیطان نے قائن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی عبادت سے بھیڑ کے بچے کو ذبح ہونے سے ہٹانے کا جرات مندانہ قدم اٹھائے، اور اس طرح اپنے کاموں سے توبہ کی

ضرورت کو دور کر کے خُدا کے ساتھ اپنے تعلّق کو نئے سرے سے متعیّن کرے۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ قائن خُداوند کے لیے پھل کا نذرانہ لایا تھا۔ہمیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ قائن ایک کسان تھا جو اپنے کام کے حصے کے طور پر کھانا تیار کرتا تھا۔ ہابل کا نذرانہ اپنے ہاتھوں کے کاموں سے خدا کی عزت حاصل کرنے کی اس کی کوششوں کی علامت تھا۔ اس نے اپنے عبادت کے تجربے کو عاجزانہ ایمان سے ایک قابل فخر نمائش میں تبدیل کر دیا، گہرے بھروسے والے رشتے سے معاہدہ کی تسکین تک۔ ایسا مذہب اس حقیقت کو نظر انداز کرتا ہے کہ ہمارے پاس خدا کے ساتھ سودے بازی کی طاقت نہیں ہے۔ ہمارے پاس اپنی کوئی زندگی نہیں ہے کہ ہم اپنی شرائط پر خدا سے مل سکیں۔ افسوس قائن یہ بھول گیا۔ شیطان نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بھیڑ کے بچے کے ذریعے گناہ کی سزا سے خود کو رہائی دلائے گا، لیکن بھیڑ کے بچے کو ہٹانے سے قائن کا مذہب حقیقی خدا کے ساتھ ایمانی تعلّق سے بدل کر اس کے اپنے دیوتا کے لیے کی جانے والی رسومات کی کارکردگی پر مبنی سیٹ میں بدل گیا۔ اس شفٹ میں قائن نے ڈیوراسیل درخت کے زہر کو گلے لگا لیا، اس نے پیراگلائیڈر آف ورکس میں اڑان بھری اور جب اس نے ابتدا میں آزادی کے پرجوش احساس کا تجربہ کیا تو پیراگلائیڈر اپنی حد تک پہنچنے اور گرنے میں کچھ ہی دیر کی بات تھی۔

باب 5 میں ہم نے کچھ جذباتی نشانوں کو دیکھا جو خاندانی رشتوں کے ٹوٹنے سے آتے ہیں۔ یہاں ایک خلاصہ ہے:

- ☆ مسلسل منظوری کی تلاش میں۔
- ☆ خود بھی سختی سے فیصلہ کرنا۔
- ☆ ان حالات کے بارے میں اوور ریکٹ جن پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ یعنی وہ اکثر بہت کنٹرول کرنے والے ہوتے ہیں۔
- ☆ رشتوں میں پریشانی۔

جب قائن اسے بچانے کے لیے خُدا کے مقرر کردہ منصوبے سے ہٹ گیا، تو وہ خُدا سے دُور ہو گیا۔ اس کے خاندانی تعلّقات مکمّل طور پر ٹوٹ چکے تھے۔ اس فاصلے نے اس کی عدم تحفّظ کے شعلوں کو ہوا

دی۔ خدا کی روح اب اس کے خوف کو پرسکون نہیں کر سکتی تھی اور نہ ہی شیطان کے جھوٹ کی تردید میں مدد کر سکتی تھی۔ خالی پن میں اضافہ ہوا، اور شرم کا احساس کئی گنا بڑھ گیا۔ شیطان کی طرح، قائن خدا کے ساتھ اپنے ٹوٹے ہوئے رشتے کے اس احساس کو بدلنے کے لیے بیکار جدوجہد کرے گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس نے کتنی ہی کوشش کی وہ اس وقت تک خالی پن کے اس گہرے احساس کو دور نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ جذباتی طور پر خدا، اس کی بادشاہی اور اس کے منصوبے کے پاس واپس نہ آجائے۔

قائن کے ہنگامہ خیز جذبات جلد ہی پھوٹ پڑیں گے۔ یہ قربانی کے مقررہ وقت پر ہوا، جب قائن اور اس کا بھائی ہابل خدا کی عبادت کرنے آئے۔ خُدا نے ہابل کے برّے کی پیش کش کو آگ سے بھسم کر کے قبول کر لیا، لیکن اُس نے قائن کی قربانی کو اچھوت چھوڑ دیا۔ قائن کو غصے میں بھیجنے کے لیے بس اتنا ہی ضروری تھا۔ گناہ انتہائی غیر منطقی ہے۔ قائن ہدایات پر عمل نہیں کرتا ہے اور پھر جب اس کے یہ کام نہیں آتا ہے تو وہ بہت پریشان ہوتا ہے۔

سٹور پر جا کر ایک روٹی پکانے کے لیے تمام اجزاء حاصل کرنے کا تصور کریں۔ آپ اسٹور کیپر سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیسے کیا جاتا ہے، اور وہ آپ کو گھر لے جانے کے لیے فہرست دیتا ہے۔ سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے جب تک کہ آپ خمیر کی ایک بونہ لیں اور آپ فیصلہ کریں کہ روٹی اس کے بغیر بہتر ہوگی۔ آپ اسے تندور میں رکھ دیتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد آپ کے پاس ایک بہت ہی اداس روٹی ہے۔ اب، کیا یہ سمجھ میں آئے گا کہ غصے میں اُڑ کر دکاندار تک پہنچ جائیں اور روٹی بنانے میں آپ کی ناکامی پر اسے گالی دیں؟ مشکل سے! پھر بھی یہ بالکل وہی ہے جو قائن نے خدا کے ساتھ کیا۔

قائن واپسی کے نقطہ کے قریب ہے۔ شیطان کی بادشاہی کو قبول کرنے کے بعد جہاں اس کی قدر کا تعین اس کی کوششوں اور کارکردگی سے ہوتا ہے، اس کی رہنمائی اور اصلاح کی صلاحیت تیزی سے کم ہوتی جاتی ہے۔ قائن جانتا ہے کہ اس نے غلط کام کیا ہے، لیکن انسانی دماغ آسانی سے اپنے آپ کو دھوکہ دے سکتا ہے، اور عاجزی کے ساتھ خدا کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی بجائے وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ نرمی سے خُدا اُس کی مدد کرنے اور اُسے درست کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اُسے اپنے بیٹے کے وعدہ کردہ تحفے کی

طرف اشارہ کرتا ہے، لیکن قائن انتباہ پر دھیان نہیں دیتا۔ اس کے بغاوت کے جذبات بڑھتے ہیں اور تاریکی کی بادشاہی نے اپنا سب سے کامیاب انسانی تجربہ تقریباً مکمّل کرلیا ہے۔

اب تک قائن کے دل پر مکمّل طور پر ان جذباتی قوتوں کا غلبہ ہے جنہیں شیطان نے آسمان میں چھوڑا تھا۔ وہ خدا کی رضا چاہتا ہے لیکن اپنی شرائط پر۔ اس کی بے وقعتی کا احساس اس حد تک بڑھ گیا کہ وہ پھٹنے کو تیار تھا۔ وہ اپنی قبولیت اور قابلیت کی تڑپ کو پورا کرنے کے لیے اعلیٰ طاقتوں سے منظوری کی خواہش کی خوفناک صورت حال میں گرفتار ہے، اور ساتھ ہی اس حقیقت کو نظر انداز کرنا چاہتا ہے کہ وہ خدا کا مقروض ہے اور برّہ کے ذریعے اس کی محبّت بھری فراہمی کے لیے عاجزی کے ساتھ شکر گزار ہونا ہے۔ اب بھی ہابل کے سامنے 'عوامی طور پر ذلیل' ہونے کے بارے میں تڑپتے ہوئے، اس نے اس سے بحث شروع کر دی۔ ہابل قائن سے اس کی عبادت کے طریقے کے بارے میں اپیل کرتا ہے اور اسے خدا کے منصوبے پر واپس آنے کی ترغیب دیتا ہے۔ قائن کو یہی سب کچھ درکار تھا۔ اس کے اندر کوئی چیز اٹک گئی۔ اس کی بے وقعتی کے احساس نے اسے ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا جہاں اسے اب کوئی پرواہ نہیں تھی، اور اب وہ لمحہ آتا ہے، شیطان کو قابو پانے کے لیے مکمّل طور پر مفت داخلہ دیا جاتا ہے۔ جب شیطان قائن کو اپنے بھائی کے لیے شدید نفرت سے بھر دیتا ہے، خاندانی رشتے بھول جاتے ہیں، اور شیطان کی بادشاہی اب مکمّل طور پر اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے۔ سارا آسمان دیکھ رہا تھا کہ پہلا قتل ہوا، ایک مقدس اور قیمتی رشتے کی پہلی فنا ہوئی۔ تو ایسا ہوتا ہے جب خدا کے قوانین کی خلاف ورزی ہوتی ہے! آسمان ہانپتا ہے، اور یہاں تک کہ شیطان اور اُس کے فرشتوں نے بھی لمحہ بھر کی بے حسی کا تجربہ کیا ہوگا جب ہابل کی بے جان شکل نے زمین کو اپنے خون سے سرخ کر دیا تھا۔

شیطان اس واقعہ کی ہولناکی کو جھنجھوڑ دیتا ہے، اور اپنے غلام کو یقینی بنانے کے لیے اس نے قائن میں احساس جرم کو اتنا گہرا دبا دیا کہ وہ کبھی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ خدا اسے معاف کر سکتا ہے۔ یہ شیطان کا پاگل پن ہے، وہ اپنے راستے پر چلنے میں آزادی اور خوشی کا وعدہ کرتا ہے اور جب ہم حد سے تجاوز کرتے ہیں تو اس کی آواز بلند آواز سے خدا سے ہماری تباہی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ اس کی آواز ہے جو ہماری روح میں سرگوشی کرتی ہے کہ ہم بہت برے اور بدکار ہیں کہ خدا کو دوبارہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ اس کی آواز ہے جو ہمارے احساس جرم کو اس مقام تک بڑھاتی ہے جہاں ہم مرنا چاہتے ہیں۔ کتنے افسوس کی

بات ہے کہ اتنے خوبصورت فرشتے کو ایسے تباہ کن میں تبدیل کر دیا جائے۔ اب جب کہ قائن مکمّل طور پر لائن پر قدم رکھ چکا ہے، اس کے پاس اپنی روح کے لیے کوئی دفاع نہیں ہے اور شیطان اسے پکارنے پر مجبور کرتا ہے، ''میری بدکاری اس سے کہیں زیادہ ہے جس کی معافی ممکن نہیں۔'' یہ سب سے افسوس ناک الفاظ ہیں جن کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ خُدا قائن کے پاس آیا، اُسے کاٹ دینے کے لیے نہیں، بلکہ اُسے دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے لیے۔ اس نے قائن سے پوچھا کہ اس کا بھائی کہاں ہے، اس پر الزام لگانے کے لیے نہیں، بلکہ قائن کو توبہ کرنے اور خدا کی طرف لوٹنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے۔ افسوس کے ساتھ قائن نے وہ سوگوار الفاظ کہے، ''میری بدکاری اس سے کہیں زیادہ ہے جس کی معافی ممکن نہیں۔'' وہ خدا کے کلام کے بجائے شیطان کے جھوٹ پر یقین کرتا تھا۔ اس نے بویا تھا اور اب کاٹ رہا ہے۔

(پیدائش 4:11)، خُدا ایک لعنت کا اعلان کرتا ہے۔ لعنت کے آخری حصے میں، خُدا نے قائن سے کہا کہ وہ مفرور اور آوارہ ہوگا۔ یہ الفاظ اس شخص کی بات کرتے ہیں جو ہلتا اور لڑکھڑاتا ہے۔ یہ ایک ایسے آدمی کا احساس دلاتا ہے جس میں کوئی امید اور کوئی مستقبل نہیں ہے۔ یہ لعنت خُدا کی طرف سے کسی آسمانی عصا کے لہرانے سے لاگو نہیں کی گئی تھی، بلکہ یہ لعنت خُدا کی خاندانی بادشاہی کو مسترد کرنے میں موروثی تھی، جو کہ مباشرت کے رشتوں کو مسترد کرتی تھی۔ اس کی روح کو اذیت دی گئی تھی کیونکہ وہ قربت کے لیے پیدا کیا گیا تھا، لیکن اس کے دل نے ایک الگ راستہ چنا تھا - ہمیشہ محبّت کی آرزو رکھتا تھا لیکن ہمیشہ اپنے قریب آنے والوں کو پیچھے ہٹاتا تھا، قربت کا خواہاں تھا لیکن لوگوں کو اس کے دل کے خفیہ کمرے میں کبھی نہیں آنے دیتا تھا۔ جہاں اس کی فضولیت کا ٹھکانہ ہے، دوست رکھنے کی خواہش رکھتا ہے لیکن اپنے حریف سے ہمیشہ محتاط رہتا ہے۔ یہاں کہاوت کی سچائی ہے: "شریر کے لیے کوئی آرام نہیں ہے۔"

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ قائن خُداوند کے حضور سے نکل گیا۔ اب وہ اس احساس کے بغیر رہتا تھا کہ خدا اس کے قریب ہے۔ یہ مانتے ہوئے کہ اس کے گناہ نے اسے خُدا سے دور کر دیا تھا، اُس نے حقیقت میں خُدا کو اپنے سے دور کر دیا تھا۔ اب منظوری اور قابلیت کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت کے ساتھ، اس نے ایک شہر بنانا شروع کیا۔ وہ اپنے اردگرد لوگوں کو جمع کرتا اور ان کا رہنما ہوتا۔ وہ عظیم عمارتیں تعمیر کرے گا اور جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے اس سے اس کی قدر حاصل کرے گا۔ وہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں کے

کاموں سے گھیرے گا اور ہوش وحواس سے روک دے گا۔ وہ اپنے آپ کو اس مقام پر مصروف کر دیتا کہ اس کے پاس اپنی روح کی کیفیت کے بارے میں پوچھنے کا وقت ہی نہ ہوتا۔

اور یوں قائن زمین پر شیطان کی بادشاہت کے قیام کا ذریعہ بن گیا۔ اس کے ذریعے مردوں کی ایک نسل پروان چڑھی جس نے عدم تحفّظ اور بے وقعتی کی تمام علامات ظاہر کیں۔ وہ طاقت اور مقام کے متلاشی تھے، ایک کنٹرول کرنے والی روح کو تیار کرتے تھے جو کسی بھی حریف سے حسد کرتا تھا، آسمانوں اور زمین کو بنانے والے خدا کے علاوہ ایک شناخت کے لیے لامتناہی تعاقب میں تھا۔ جب تک شیطان انسانوں کو اپنے اندر قدر کی تلاش میں رکھ سکتا ہے نہ کہ عظیم رشتہ دار اور ذاتی خدا کے بازوؤں میں، وہ ان پر قابو رکھ سکتا ہے۔ اور اسی طرح اس نے کیا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ شیطان نے لوگوں کے ایک طبقے کو اپنے زیر تسلّط رکھا ہے، جوان کی ناکارہ، غیر محفوظ روحوں کو اپنے ساتھ جکڑ لیتا ہے اور دنیا پر حکومت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہم نے بابل کے دل کا مطالعہ کیا ہے، ایک اذیت زدہ دل جس کی شناخت اور اس کی قدر کی تلاش ہے، اس نے کارناموں کی منظوری حاصل کی، اور حالات سے ہیرا پھیری کرنے کی کوشش کی تاکہ اسے خطرہ نہ ہو۔ اگلے باب میں ہم اس دل کی نشوونما کی پیروی کریں گے جیسا کہ یہ انسانی تاریخ میں پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

دوسرا حصہ

ایک تقدیر

شناخت دوبارہ حاصل کی گئی

دسواں باب

ڈیورا سیل زنجیر کو توڑنا

ایک دوسرے کو پکڑ کر ایک طویل وقفہ ہوا۔ جذبات کی شدت گہرائی تک چلتی ہے، لیکن وہ دونوں جانتے تھے کہ وقت آ گیا ہے۔ ازل سے باپ اور بیٹے کا ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلّق رہا تھا، اور اب وہ میل جول جلد ہی تناؤ کا شکار ہو کر بالآخر ٹوٹنے والا تھا۔ خدا کا بیٹا اب اپنے انسانی بیٹوں اور بیٹیوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے مشن پر نکلا ہے۔ باپ اور بیٹا دونوں خطرات اور لاگت کو سمجھتے ہیں، لیکن محبّت انہیں آگے بڑھاتی ہے۔

ایک مختصر لمحے کے لیے، باپ اور بیٹا مستقبل کی طرف دیکھتے ہیں اور پیشن گوئی کی آنکھوں سے مشن کو سامنے آتے دیکھتے ہیں۔ طعنہ، رد، نفرت، تھوکنا، لاتیں مارنا، کوڑے اور ناخن سب کچھ اس وقت کے ایک خوفناک لمحے کے مقابلے میں بے رنگ ہو جاتا ہے جب آسمان اور زمین خاموش کھڑے ہوتے ہیں اور باپ اور بیٹے کی جدائی کو دیکھتے ہیں۔ بیٹا ہزاروں سال کے جرم، مصائب، بغاوت اور بے وقعتی کو اپنے اوپر لپیٹے ہوئے دیکھتا ہے اور گناہ کی وجہ سے باپ کے چھپے ہوئے چہرے کے احساس سے خود کو پتے کی طرح ہلتا اور پھٹا ہوا دیکھتا ہے۔ باپ اندھیرے میں اپنے بیٹے کے ساتھ ہے لیکن یہ بیٹا ہی ہے جو موت کی ہولناکیوں میں ہمارے ترک کرنے کے احساس کو لے جاتا ہے۔

گلے لگ جاتا ہے۔ باپ اسے اس تقدیر کے حوالے کیسے کر سکتا ہے؟ ایک گہری سطح پر وہ دونوں ناکامی کے امکان اور گناہ کی طاقت سے ابدی نقصان کے ساتھ کشتی لڑتے ہیں۔ خُدا کا بیٹا انسانی فطرت کو اپنے اوپر لے جائے گا اور اپنے سخت حریف شیطان کو اُس پر غالب آنے کا موقع فراہم کرے گا۔ کامیابی کی کوئی ضمانت نہیں تھی۔ وہ اتنے خطرناک خطرے کا سامنا کیسے کر سکتے ہیں؟ وہ اس طرح کے سانس لینے کے منصوبے کو کیسے تفریح کر سکتے ہیں؟ پھر بھی اگاپے محبت انہیں آگے بڑھاتی ہے۔
وہ طویل وقفہ جو لگتا ہے کہ ابدیت کی طرح آخر کار ختم ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں منصوبے کو انجام دینے کا عزم

کرتے ہیں۔ بیٹا آسمان کے کنارے پر قدم رکھتا ہے، اپنے باپ کے پیارے چہرے پر ایک آخری نظر ڈالتا ہے اور پھر وہ چلا جاتا ہے۔

باب 6 میں ہم نے اس طویل اور چیلنجنگ فہرست کو دیکھا جس کے ساتھ خدا کو نمٹنے کی ضرورت ہوگی اگر وہ زمین پر اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو بچانا چاہتا ہے۔ باب 9 میں ہم نے انسان کے دل میں شیطان کی بادشاہی کی ترقی کو دیکھا اور یہ کہ شیطان کس طرح ہماری بے کاری کے احساس کے ذریعے ہم پر حکمرانی کرتا ہے۔ اگر یسوع نے اس طاقت کو توڑنا تھا، تو اُسے اُس بے کاری کے احساس کو دور کرنا چاہیے۔ اسے خدا کے بچوں کے طور پر ہماری شناخت کے احساس کو دوبارہ جوڑنا ہوگا اور ڈیوراسیل درخت میں تصور کی گئی غلط شناخت پر قابو پانا ہوگا۔

شیطان کے دل کو پیشگوئی کے گہرے احساس نے اپنی گرفت میں لے لیا ہوگا جب اس نے فرشتوں کو چرواہوں کے لیے خوشی کا ترانہ گاتے ہوئے دیکھا کہ مسیحا آیا ہے۔ وہ چمکتا ہوا ستارہ جس نے عقلمندوں کو پست استقامت کی طرف رہنمائی کی تھی اس میں کوئی سکون نہیں ہوتا۔ آپ تصور کر سکتے ہیں جب اس نے اس عظیم شیر خوار بچے کو دیکھا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ لڑائی کے لیے ہے۔ وہ اس پرامن سکون کو توڑنے سے قاصر تھا جو اس بچے پر چھایا ہوا تھا، جو وہ ہمیشہ ہر پچھلے بچے کے ساتھ کرنے میں کامیاب رہا تھا۔ یہ ایک پہیلی تھی؛ بچہ گوشت اور خون سے بنا تھا لیکن اس بچے پر ایک گہرا سکون طاری ہو گیا تھا کہ وہ پریشان کرنے سے مکمّل طور پر قاصر تھا۔ شیطان جانتا تھا کہ وہ مصیبت میں ہے۔

یہ پریشان روح ہیرودیس کے دل پر ٹھہر گئی اور ہمیں اس ہنگامے کی ایک کھڑکی دی گئی جو تاریک روح کی دنیا کو ہلا دیتی ہے۔ ہیرودیس پر حکمرانی کرنے والے عدم تحفّظ کے گہرے احساس نے اسے آسمان کی بادشاہی کے خلاف شیطان کی 'صدمے اور خوف' کی مہم کے لیے آسان چارہ بنا دیا۔ اصلی مقابلہ شروع ہونے سے پہلے وہ اسے باہر لے جائے گا۔ لیکن شیر خوار بادشاہ کا پرامن اعتماد ضائع نہیں ہوا۔ پروویڈنس نے اس کے لیے فرار کا راستہ فراہم کیا تاکہ وہ اپنے باپ کے بارے میں سچائی کو ظاہر کرے، تاریکی کے حکمران کو بے نقاب کرے، اور انسانی جسم میں عدم

تحفّظ کی زنجیروں کو توڑ دے جس نے تباہ شدہ نسل انسانی کو غلام بنا رکھا تھا۔

یسوع مسیح کی زندگی کا خلاصہ درج ذیل الفاظ میں کیا جا سکتا ہے:

اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے۔ باپ نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، کیونکہ میں ہمیشہ وہ کام کرتا ہوں جس سے وہ خوش ہوتا ہے۔ (یوحنا 29:8)

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ شیطان نے کیا کیا، وہ وقار اور اعتماد کے اس احساس کو توڑ نہیں سکتا تھا۔ مسیح اپنی فرزندیت سے ایک مضبوطی کے ساتھ چمٹے رہے جس نے اندھیرے کے شہزادے کو بھی خوفزدہ کر دیا۔ شیطان مسیح کو گناہ کی طرف لے جانے کی اپنی فضول کوششوں پر مشتعل ہوا ہوگا۔ آخرکار، کوئی ایسا شخص جو شیطان کا مقابلہ کر سکے۔ ہر ایک شخص کے ساتھ چار ہزار سال کی کامیابی کے بعد، شیطان ایک انسانی روح کی چٹان کی دیوار سے ٹکرا جاتا ہے جسے خدا کے لیے اپنے فرزند ہونے پر یقین ہے۔ فرزندیت فتح کی کنجی تھی؛ فرزندیت اُس بے وقعتی کے دھارے کے خلاف سب سے یقینی قلعہ تھی جو نسلِ انسانی کو غرق کر رہی تھی، اور اِس لیے مسیح اور اُس کے حملہ آور کے درمیان تصادم کا مرکزی نقطہ فرزند ہونا چاہیے۔

ناصرت کا قصبہ جوش و خروش سے لبریز ہوتا ہے۔ بپتسمہ دینے والے کی خبر تیزی سے پھیلتی ہے۔ مسیحا کا پیش رو آ چکا تھا، اور جیسے ہی یہ پیغام کمتر بڑھئی کی دکان پر پہنچا، یسوع کو معلوم تھا کہ اس کے باپ کی تمجید کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اس نے اپنی چھینی اور آری رکھی، اپنی ماں کو گلے لگایا اور اردن کی طرف بڑھ گیا۔

یسوع کو اپنی فرزندیت پر یقین ہے، لیکن بیابان میں آنے والا تنازعہ اس کا امتحان لے گا جیسا کہ اس سے پہلے کسی آدمی کا امتحان نہیں لیا گیا تھا۔ انسانی مصیبت کے دروازے اس پر پھٹتے ہوئے بند کی طرح جاری کیے جائیں گے۔ یسوع کو انسانی بے کاری کی پوری قوت کا سامنا کرنا ہوگا اور ثابت قدم رہنا ہوگا۔ اگر وہ ثابت قدم رہ سکتا ہے تو پہلی بار کسی نے ڈیوراسیل کی زنجیریں توڑ دی ہوں گی۔ اس فتح کا

مال ان لوگوں کی میراث بن جائے گا جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

بیابان میں جنگ صلیب کے کام کی بنیاد تھی۔ معافی کا کیا فائدہ اگر انسان کی روح اپنے وجود کی زنجیریں نہیں توڑ سکتی؟ محبّت کے سب سے خوبصورت انکشاف کا کیا فائدہ ہے اگر کوئی مرد، عورت یا بچہ اس تحفے کو قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ ڈیوراسیل کی بے وقعتی پر سب سے پہلے قابو پانا ہوگا اور فتح کا سامان نسل انسانی کے ہاتھ میں دینا ہوگا تا کہ سب کو یہ طاقت دی جائے کہ وہ صلیب کے بے مثال تحفے کو قبول کرسکیں اور یہ یقین کرسکیں کہ خدا ان سے محبّت کرتا ہے اور معاف کرتا ہے۔

باپ جانتا ہے کہ کیا آنے والا ہے اور وہ جنگ کے لیے اپنے بیٹے کے ہاتھ کو مضبوط کرے گا، نہ کہ طاقتور نمائش سے، نہ کہ ہتھیاروں کے ساتھ فوج کے استعمال سے۔ ان میں سے کوئی بھی آنے والے دشمن سے نہیں ملے گا۔ خدا اپنا بہترین ہتھیار پیش کرتا ہے—وہ بااختیاریت جو ان کے ایک دوسرے سے تعلّق سے حاصل ہوتی ہے۔ جب یسوع پانی سے باہر آتا ہے، اور کبوتر نیچے آتا ہے، آسمان کھل جاتا ہے اور یسوع اپنے باپ کی آواز سنتا ہے، "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔" یہ الفاظ وہ تیز ترین تلوار ہیں جو باپ اپنے بیٹے کو جنگ کرنے کے لیے دے سکتا تھا۔ اپنے باپ کے کلام میں محفوظ، وہ دلی دشمن سے لڑے گا اور ہماری طرف سے گناہ کی بیڑیاں توڑ دے گا جسے ہم کبھی نہیں توڑ سکتے۔

اس بیان کی اہمیت اس سے کہیں زیادہ گہرائی تک جاتی ہے جس کا ہم زیادہ تر تصور کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا نسل انسانی کے ایک رکن کو قبول کرتا ہے ہم میں سے باقی لوگوں کے لیے ناقابل یقین امید فراہم کرتا ہے۔ یسوع کے ذریعے، خُدا ہم میں سے ہر ایک تک پہنچتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ ہم اُس کے پیارے بچے ہیں۔ اگر ہم کبھی بھی صلیب کا تحفہ قبول کرنے کی امید کرتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے وہ قیمتی الفاظ سننے چاہئیں، ''تم میرے پیارے بچے ہو جس سے میں خوش ہوں۔'' دشمن کی طرف سے تحفہ قبول کرنا ناممکن ہے یہ سوچے بغیر کہ آیا اس میں زہر لگا ہوا ہے یا اس میں ڈور جڑی ہوئی ہے، لیکن خاندان کے کسی پیارے فرد کی طرف سے تحفہ اس کے لیے قبول کیا جاسکتا ہے—ایک تحفہ، خالص اور سادہ۔ صلیب تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس پل کے اس پار کہ ہمارے بیٹے ہونے یا خدا کے لیے بیٹی ہونے کے پختہ

یقین کے کوئی دوسرا راستہ قانونیت یا گناہ کے لائسنس کی طرف لے جائے گا۔

آسمان سے ان الفاظ نے یقیناً شیطان کو غصہ دلایا ہوگا۔ کسی چیز کی یاد دہانی جو وہ تھا لیکن اب نہیں ہے—بیٹا! یہ اس کی بے کاری اور بے وقعتی کی یاد دہانی تھی۔ پھر بھی غرور آسانی سے نہیں مرتا، اور اس لیے شیطان بیابان میں یسوع پر اپنی آزمائشوں کی بیراج کو اتارنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

بائبل کا ریکارڈ کہتا ہے کہ یسوع ''شیطان کی طرف سے آزمائش میں آ کر چالیس دن تک بیابان میں رہا۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ تر لوگ چالیس دن کے لیے دس منٹ کے مسلسل فتنہ پر قابو پاتے ہیں! شیطان نے اسے درست کرنے کے لیے چار ہزار سال کی آزمائش کی مشق کی تھی اور آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یسوع کو جہنّم کے ہر ہتھیار کا نشان بنایا گیا تھا۔ اس کشمکش کی گہرائی کو کون سمجھ سکتا ہے؟ پوری کائنات نے اپنا اجتماعی سانس روک لیا جب شیطان نے خُدا کے بیٹے پر ضرب لگائی۔ جہاں تک ہمارا تعلّق ہے، ہم سو رہے تھے، یسوع کی طرف سے ہمیں آزاد کرنے کے لیے بنائے گئے بہادرانہ موقف سے ہم غافل تھے۔ اگر یسوع یہاں ناکام ہو جاتا تو ہم سب اپنی بے ہودگی کی زنجیروں سے کچل چکے ہوتے۔ صرف یسوع ہمارا واحد اندھیرے کو چھیدنے کی اُمید تھا۔

میں اس طرح کے ایک نقطہ پر پہنچ جاتا ہوں اور مجھے بس رک کر اس کے بارے میں سوچنا ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں؟ میرا دل صرف اس طاقتور شہزادے کی ہماری سنگین صورتحال میں ہماری مدد کرنے کے لئے پرعزم بے تحاشا کوششوں پر شکرگزار خوشی سے لبریز ہے۔ یہ بالکل ایک باپ یا ماں کی طرح ہے جو اپنے بچے کو بچانے کے لیے جلتے ہوئے گھر سے بھاگتا ہے۔ وہ تقریباً ذہنی طور پر شیطان کے ہاتھوں کچل چکا تھا، لیکن اس نے اپنی اولاد کو جانے نہیں دیا۔ یہ آدمی میرے اندر کی گہرائیوں سے چیخنے کا سبب بنتا ہے—" مجھے کسی چیز کے قابل ہونا چاہیے۔ کوئی بھی ایسا نہیں کرے گا جب تک کہ وہ واقعی پرواہ نہ کریں! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ محبّت مجھے اس طرح کھینچتی ہے کہ مجھے ناقابل تلافی لگتا ہے۔ میں اس کے خلاف مزاحمت کرتا ہوں، لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ پرعزم ہے!

جب یسوع اپنے سب سے کمزور موڑ پر ہوتا ہے – تھکا ہوا، بھوکا اور تنہا، وہ تمام چیزیں جو انسانیت کو سمجھوتہ کرنے پر مجبور کرتی ہیں – شیطان اس مسئلے کی جڑ پر آتا ہے۔ ''اگر تم خدا کے بیٹے ہو تو ان پتھروں سے کہو کہ وہ روٹی بن جائیں۔'' سوائے اولاد کے امتحان کے اور کیا ہوگا؟ یسوع کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ کب تک صحرا میں رہے گا۔ ریکارڈ یہ نہیں کہتا کہ اسے بتایا گیا تھا کہ چالیس دن میں یہ سب ختم ہو جائے گا۔ یسوع ابھی تک وہاں سے باہر تھا، اور کوئی کوے اسے کھانا کھلانے نہیں آئے تھے، کوئی من آسمان سے نہیں گرا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آسمان سے آنے والی آواز کے بارے میں غلط ہو گیا ہو؟ ''تمہارا باپ نہیں چاہے گا کہ تم اس حالت میں رہو۔ اس کے بارے میں کچھ کرو،" شیطان نے سرگوشی کی۔

شیطان اپنے کلام میں یسوع کے ایمان کو توڑنے کی کوشش کرنے کے لیے بھوک کا ذریعہ استعمال کر رہا تھا۔ چالیس دن پہلے، خدا نے کہا تھا کہ ''یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔'' اگر یسوع پتھر کو روٹی میں بدل دیتا ہے تو وہ خدا کے کلام پر شک کر رہا ہوتا، اور یہ شک اس کی شناخت کو الجھا دینے کے لیے کافی ہوتا۔ اس سے آگے یسوع سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی شناخت ثابت کرنے کے لیے کچھ کرے۔ یسوع سے پوچھتے ہوئے کہ وہ پتھروں کو روٹی میں تبدیل کرنے کے لئے ثابت کرے کہ وہ شیطان کی بادشاہی میں براہ راست دروازے کی کارکردگی اور کامیابی کی طرف سے شناخت ہے۔

ہم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنی قابلیت کو ثابت کرنے کیلئے اس جال میں نہیں پھنستے ؟ آپ کو بتا تا چلوں کہ ہم اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کیلئے کیا کچھ کھو دیتے ہیں صرف ترقی حاصل کرنے کیلئے ہم اپنی نیند، آرام، دعا کا وقت، بائبل کا مطالعہ آفس میں دیر تک ٹھہرتے اور خاندان کے اہم وقت سے محروم رہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ بہت سے معاملات میں ہم حالات کا مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ ''اگر ہم خدا کے بیٹے یا بیٹی ہیں تو یہ ثابت کرنے کیلئے ہمیں کوئی عظیم کام سرانجام دینا چاہئے۔''

کیا آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ صبح اٹھتے ہیں اور آپ غور کرنے اور خدا کے ساتھ رہنے کے لیے کچھ وقت گزارنا چاہتے ہیں کہ آپ کا سر ان تمام چیزوں سے بھرنے لگتا ہے جو اس دن کرنے کی ضرورت ہے، جب تک کہ آپ اسے نہیں کر سکتے ؟ اب آپ صرف پانچ منٹ کی دعا کے ساتھ سمجھوتہ کرتے

ہیں اور پھر آپ دن میں کام کرنے کیلئے چلے جاتے ہیں۔ کیا آپ کے ساتھ ایسا ہوتا ہے؟ کیوں؟ اگر آپ دن کے اختتام پر پہنچتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ نے بہت کچھ حاصل نہیں کیا ہے، تو کیا آپ اب بھی مطمئن اور خوش ہیں، یا آپ مایوس اور تھوڑا سا افسردہ محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ بیمار بستر پر پڑے ''وقت ضائع کرنے'' پر مشتعل ہو جاتے ہیں، کیا آپ اپنے کام کرنے کی فہرست سے چیزوں کو عبور کر سکتے ہیں؟ یہ تمام چیزیں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ بغیر کسی استثناء کے ہم سب اپنے کاموں سے اپنی شناخت اور قابلیت کو ثابت کرنے کے لیے شیطان کی آزمائشوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس حقیقت کی وجہ سے کہ ہم اندر کی گہرائیوں سے اس عدم تحفّظ کے عنصر کو لے جاتے ہیں جو آدم اور حوا کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے، ہم اپنے آپ کو ڈھانپنے کے لئے روحانی اور ذہنی انجیر کے پتے بنانے کی ضرورت کے لئے آسان ہدف ہیں۔ غیر محفوظ شخص ہمیشہ اپنی شناخت کے چیلنج کا جواب دے گا، جبکہ ایک محفوظ شخص پریشان بھی نہیں ہوگا۔ یہ مجھے اس وقت کی یاد دلاتا ہے جب میں اپنے دوست کے ساتھ چل رہا تھا جس کے پاس روٹ ویلر تھا۔ ہم ایک پڑوسی کی جگہ سے گزرے جہاں ایک بہت چھوٹا کتا تھا۔ چھوٹا کتا روٹ ویلر کی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور بھونک رہا تھا اور ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔ روٹ ویلر نے چھوٹے کتے کو دیکھنے کے لیے اپنا سر بھی نہیں گھمایا۔ مجھے ایسا لگا جیسے چھوٹا کتا کہہ رہا ہے، ''اوہ مسٹر روٹ ویلر'' میں آپ کو لے جاؤں گا اور اپنے مالک کو ثابت کروں گا کہ میں آپ جیسے بڑے کتے کو مار سکتا ہوں، لیکن روٹ ویلر کو یقین تھا کہ وہ کون ہے اور کون نہیں۔ اس سے اس کی قدر میں کیا اضافہ ہوا؟

یہی وجہ ہے کہ یسوع کو آزمائش کے بیابان میں داخل ہونا پڑا۔ انسانی خاندان کو ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو یہ ظاہر کر سکے کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ خدا کا بچہ ہے کیونکہ خدا نے یہ کہا ہے، بجائے اس کے کہ اس نے اپنے کیے سے ثابت کیا ہو۔ دُنیا کو ایک داؤد کی ضرورت تھی جو بظاہر ناقابلِ تسخیر جاتی جولیت کا مقابلہ کرے جو ہمیں ہمارے گناہوں سے جکڑ لیتا ہے اور ہمیں شیطان کا غلام بنا دیتا ہے۔ درحقیقت بیابان میں مسیح کی آزمائش کی کہانی داؤد اور جاتی جولیت کی کہانی سے بہت سی مماثلت رکھتی ہے۔

1۔ شیطان، ایک روحانی وجود کے طور پر، یسوع پر بہت سے فائدے رکھتا تھا جو انسانی فطرت سے بوجھل تھا۔(1 سموئیل 33:17)

2۔ یسوع نے پوری نسل انسانی کی نمائندگی کی اور مسیح کی فتح کا مطلب ہمارے لیے آزادی ہے، جس طرح شیطان نے تمام برائی کی قوتوں کی نمائندگی کی اور اس کی فتح کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہمیشہ تاریکی کی طاقتوں کے غلام رہیں گے۔(1 سموئیل 9:17)

3۔ یسوع بیابان میں 40 دن تک شیطان کے طعنوں اور فتنوں کا سامنا کرتے رہے جس طرح جولیت نے اسرائیل کو 40 دن تک طعنہ دیا۔(1 سموئیل 16:17)

4۔ شیطان/جاتی جولیت اپنی طاقت میں آیا لیکن یسوع/داؤد اپنے باپ کو ظاہر کرنے اور اس کو بے نقاب کرنے کے لئے خداوند کے نام پر آیا اس نے زندہ خدا کی فوج کی مخالفت کی تھی۔(1 سموئیل 17: 45)

5۔ یسوع نے جو ہتھیار استعمال کیے وہ دنیاوی معیارات کے لحاظ سے کمزور لگ رہے تھے—اسے خدا کے الفاظ پر بھروسہ تھا اور اس نے ان الفاظ کو شیطان کے دماغ کو بے نقاب کرنے کے لیے درستگی کے ساتھ استعمال کیا۔

مماثلتیں قابل ذکر ہیں۔ میں اپنے آپ کو ان اسرائیلی فوجیوں میں سے ایک کے طور پر رکھ سکتا ہوں جو پہاڑی پر کھڑے جاتی جولیت کو میرے خدا، میرے مذہب اور ذاتی طور پر میری توہین کرتے ہوئے سن رہے ہیں۔ ''تمہارا خدا کہاں ہے؟ اگر وہ اتنا مضبوط ہے تو تم مجھ سے کیوں نہیں لڑو گے؟ تم کمزور اور بیکار ہو اور اپنے خدا کے لیے شرمندہ ہو؟'' چالیس دن تک اس قسم کی گالیاں سننا واقعی افسردہ ہو جائے گا۔ ذرا اس کے سائز کو دیکھو! اس کا زرہ سورج کی روشنی میں چمکتا ہے جب اس کی راکشسی آواز پوری وادی میں توہین کرتی ہے۔ صورتحال ناامید نظر آتی ہے، اور یہ غلامی سے استعفیٰ دینے کا ڈوبتا ہوا احساس ہے۔ کیا آج کوئی مختلف ہے؟ ہمیں اپنی نااہلیوں اور کمزوریوں کے بارے میں شیطان کے طعنے ملتے ہیں۔ اس کے فتنے بہت مضبوط اور زبردست لگتے ہیں، اور ہم بار بار ان کی طرف آتے ہیں، اور غلامی سے استعفی دینے کا وہ ڈوبتا ہوا احساس ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی ہیں جو تبلیغ کرتے ہیں کہ ہماری غلامی کبھی ختم نہیں ہو سکتی اور یہ گناہ ہمیشہ ہم سے بہتر ہو گا۔ افسوس کہ ہم گناہ کی غلامی کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ داؤد کا بیٹا ہمارے کیمپ میں ہے، اور اس نے ہمیں شیطان کی زنجیروں سے نجات دلائی ہے۔ فتنہ کے بیابان میں اس

کی فتح پورے انسانی خاندان کی فتح ہے۔ آپ یہ سوچنے کا انتخاب کر سکتے ہیں کہ آپ کو ابھی بھی اپنے جاتی جولیت کا سامنا کرنا پڑے گا، یا آپ پہاڑی پر خوف کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں جب یسوع آپ کے فتنہ کا سر توڑ دیتا ہے۔ اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ کو پہلے ہی یسوع کی وجہ سے فتح حاصل ہوئی ہے، بجائے اس امید کے کہ وہ آپ کو نجات دے گا، تو آپ نے ایمان کی جڑ کو پایا ہے۔

میں بہت خوش ہوں کہ ابنِ داؤد نے مجھے بے کار کی طاقت سے آزاد کر دیا ہے۔ اس نے میری سرکشی اور غرور کے دل کو نکال دیا ہے۔ اس نے میرے پاؤں خدا کے بچے کے طور پر پہچانے جانے کی ٹھوس چٹان پر رکھے ہیں۔ اس نے ذاتی طور پر میرے لیے شکوک وشبہات کا سامنا کیا ہے اور ہمارے باپ کے کلام پر ایمان کے ذریعے ان پر قابو پالیا ہے۔ خدا کے بیٹے اور بیٹیو میرے ساتھ گاؤ اور خوشی مناؤ۔ یسوع مسیح نے ڈیوراسیل کی زنجیریں توڑ دی ہیں اور ہمیں محبّت میں قبول کیا ہے۔

☆☆☆

گیارہواں باب

آسمان کے دروازے کھولنا

روشنی کا ایک پھوڑا اندھیرے کو پھاڑ کر اشارہ کرتا ہے کہ صبح آ گئی ہے۔ یہ کام شروع کرنے کا وقت بھی بتاتا ہے۔ نبض تیز ہو جاتی ہے، سانس گھٹ جاتی ہے، کیونکہ سفر کی تیاری کی جاتی ہے۔ جیسے ہی وہ صبح کی طرف نکلتے ہیں، ابراہام کا ذہن یادوں سے بھر جاتا ہے۔ اسے پہلی بار اضحاق کو پکڑنا اور خوشی کا وہ بے پناہ احساس یاد ہے جو اتنے طویل انتظار کے بعد رہا ہوا تھا۔ چھوٹے اضحاق کے والد کے بستر پر چھلانگ لگانے اور لیٹے ہونے کی یادیں جب اس نے آدم اور حوا، نوح اور بہت سے دوسرے لوگوں کی کہانیاں غور سے سنیں، اس کے کندھوں پر سیسے کے بڑے وزن کی طرح لٹکی ہوئی ہیں جب وہ اپنے سامنے کام پر غور کر رہا ہے، جیسا کہ خدا نے کہا تھا:

''اب اپنے بیٹے، اپنے اکلوتے بیٹے اضحاق کو لے کر، جس سے تم پیار کرتے ہو، اور موریاہ کی سرزمین پر جاؤ، اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پر بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر چڑھاؤ جس کے بارے میں میں تمہیں بتاؤں گا۔'' (پیدائش 2:22)

خدا بول چکا تھا اور ابراہام نے حکم کی تعمیل کے لیے اپنی پوری طاقت کو طلب کر لیا ہے۔ کوئی وضاحت نہیں، کوئی وجہ نہیں دی گئی، بس حکم ہے۔ ان سالوں کے دوران جب ابراہام خدا کے ساتھ چل رہا تھا، اس نے سیکھا تھا کہ اس کے حکموں کی مخالفت نہ کریں۔ اسے یقین تھا کہ خدا بہتر جانتا ہے اور اس کی پیروی کرنے کا واحد محفوظ راستہ ہے۔ لیکن راستہ مشکل تھا، ناقابل تصور مشکل!

کون سمجھ سکتا ہے کہ ابراہام کے ذہن میں جو جدوجہد چل رہی ہے؟ خوشی سے وہ اپنے بیٹے کی بجائے قربانی کا انتخاب کرے گا۔ اپنے بیٹے کو اس کے انجام سے بچانے کے لیے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ ابراہام اضحاق سے اپنے درد کو چھپانے کی جدوجہد میں سخت سانس لے رہا تھا۔ یہ ایک ڈراؤنا خواب ہے جو جلد ہی دور ہو جائے گا۔ حقیقت اس وقت گھر کر دیتی ہے جب اضحاق نے سوال کیا، ''ابا، ہمارے پاس لکڑی اور آگ ہے، لیکن قربانی کہاں ہے؟'' ایک تیر ابراہام کے دل پر لگا۔ وہ کیا جواب دے گا؟ ایک تیز دعا حکمت کے لیے خُدا کے پاس

چڑھتی ہے اور پھر ابراہام نے جواب دیا، ''خدا میرے بیٹے کیقربانی دے گا۔

پہاڑ کی چوٹی پر، ابراہام دردناک طریقے سے اضحاق پر خدا کے حکم کے بارے میں اپنی سمجھ کو ظاہر کرتا ہے۔ اضحاق ایک نوجوان ہے اور اپنے والد کو آسانی سے زیر کر سکتا تھا اور اس کے لیے بھاگ سکتا تھا، لیکن اضحاق نے فرمانبرداری کا نظم سیکھ لیا ہے اور اپنی خواہشات کو اپنے والد کی حکمت کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ سارا آسمان دیکھ رہا ہے جب ابراہام اپنے بیٹے، اپنے قیمتی بیٹے کو اس آخری لمحے کے لیے تیار کر رہا ہے۔ انسانی عقل اب ایمان کے خلاف دلائل کی ایک بیٹری کھولتی ہے، لیکنا براہام طوفانی ہواؤں میں دیودار کی طرح کھڑا ہے، جھکتا ہے لیکن اس سے کی گئی درخواست کو سمجھنے کے لئے اپنے عزم کو پورا نہیں کرتا ہے۔

سب کچھ تیار ہے اور ابراہام نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔ درد اس کے دل کو چیرتا ہے اور اس کی طاقت ناکام ہونے لگتی ہے، لیکن وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ دعا کرتے ہوئے اس نے چاقو پھینکنے کا ارادہ کیا جس سے اس کے سب سے قیمتی بیٹے کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اسی وقت ایک آواز سنائی دیتی ہے۔ ''ابراہام! بچے پر ہاتھ مت رکھو، اب میں جان گیا ہوں کہ تم خدا سے ڈرتے ہو۔''

جیسا کہ میں اس کہانی پر غور کرتا ہوں، میں مدد نہیں کر سکتا لیکن اپنے آپ کو ابراہام کے جوتے میں اور اپنے بیٹے کو اضحاق کے جوتے میں رکھنے کی کوشش کر سکتا ہوں۔ میں اس کے تناؤ کو سمجھتا ہوں جو اس نے محسوس کیا تھا، لیکن تصویر فوری طور پر روک دی گئی ہے۔ اندر کی کوئی چیز اوپر تک پہنچ جاتی ہے اور تصویر کو مکمّل ہونے سے روکتی ہے۔ جذباتی طور پر میرا دماغ ایسے منظر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

صلیب پر یسوع کی ہولناکی اور قربانی کو سمجھنے کے لیے ہمیں باپ اور بیٹے کے درمیان تعلّق کی گہرائی کو جھانکنے کی ضرورت ہے۔ ان کی بادشاہی کا جوہر ان کے درمیان نمونہ ہے۔ زندگی کے بارے میں ان کے نقطہ نظر کا دانا اس محبّت سے ظاہر ہوتا ہے جو وہ ایک دوسرے سے رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس رشتہ کو صلیب میں شامل نہیں کرتے ہیں تو ہم واقعی اس نکتے کو کھو چکے ہیں۔

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اِس قدر محبّت کی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔(یوحنا3:16)

ایک قیمتی رشتہ منقطع ہونا سب سے زیادہ تباہ کن چیز ہے جس کا ایک شخص تجربہ کر سکتا ہے۔جن سے ہم پیار کرتے ہیں ان سے الگ ہونے کا خیال ایک خوف ہے جو ہر انسانی روح کے دل میں چھایا ہوا ہے۔میں نے محسوس کیا کہ صرف ایک ہفتے کے لیے اپنے خاندان سے دور رہنے کے بعد، میرا دل ان لوگوں کے ساتھ رہنے کی خواہش رکھتا ہے جن سے میں پیار کرتا ہوں۔اس دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کے لیے میں اپنے خاندان کے ساتھ اپنے تعلّقات کا سودا کروں۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں سوچنا بھی تکلیف دہ ہے، اور پھر بھی جب ہم خُدا کے دل میں جھانکتے ہیں، جیسا کہ بائبل میں ظاہر کیا گیا ہے، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خُدا ہمارا باپ اور اُس کا بیٹا ایک دوسرے کے ساتھ اپنے رشتے کو منقطع کرنے پر راضی تھے، بس آپ اور میں۔ آسمان کے دروازوں سے گزریں اور ہمارے خالق اور اس کے بیٹے کے ساتھ دوبارہ مل جائیں۔

کوئی جواب دے سکتا ہے،''ہاں، لیکن یسوع جانتا تھا کہ وہ دوبارہ جی اُٹھے گا اور اپنے باپ کے ساتھ مل جائے گا، اس لیے یہ اتنا برا نہیں تھا۔'' اگر آپ نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے، تو میرا مشورہ ہے کہ آپ یسوع سے پوچھیں کہ جب وہ چیخا''میرے خدا، میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' جب ایک باغی دنیا کا قصور اس پر مسلّط کیا گیا اور اس کے باپ کی محبّت خدا کے ہمارے گناہوں کی معافی میں ہمارے انسانی بے اعتنائی کی وجہ سے چھائی ہوئی تھی، یسوع نے اس محبّت بھرے چہرے کو اندھیرے میں تلاش کیا جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی خوشی رہا، لیکن گناہ چھپا گیا۔اس کے باپ کا چہرہ اس طرح کہ اس نے خود سے بالکل الگ محسوس کیا۔اس کی امید نگل گئی، موت ہی اس کا انتظار کر رہی تھی۔اس نے محسوس کیا کہ وہ جس سے محبّت کرتا تھا اس سے ہمیشہ کے لیے الگ ہو جائے گا اور اس نے پکارا،''میرے خدا، میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟''بس ایک منٹ کے لیے اس کے بارے میں سوچو۔یہ حیرت انگیز ہے!

خُدا نے اپنے بیٹے کو نہیں چھوڑا، لیکن یسوع پر ہمارے گناہوں کا بوجھ اُس کو محسوس کرنے کا باعث بنتا ہے جو گناہ کی وجہ سے گنہگار محسوس کرتے ہیں۔ نویں باب میں ہم قائن کے بارے میں پڑھتے ہیں جس نے پکارا، ''میری بدکاری اس سے کہیں زیادہ ہے جس کی معافی ممکن نہیں۔'' مسیح نے اسے ہمارے لیے صلیب پر اٹھایا۔ ہمارے گناہ ہمیں یہ محسوس کروانے کا باعث بنتے ہیں کہ خُدا ہمارے خلاف ہے اور درحقیقت ہمارے گناہوں کے لیے ہمیں مار ڈالنا چاہتا ہے، لیکن خُدا نے ہم سے محبّت کی اور اپنے بیٹے کو ہمارے لیے اس تجربے سے گزرنے کی اجازت دی تاکہ ہمیں یقین ہو کہ ہمیں معاف کیا جا سکتا ہے۔

یہ سب سوال پیدا کرتا ہے، خدا اپنے اور ہمارے درمیان حائل رکاوٹوں کو توڑنے کے بارے میں کتنا سنجیدہ ہے؟ ابراہام اور اضحاق کی کہانی میں ہم خدا اور اس کے بیٹے کی تصویر دیکھتے ہیں۔ ہمارے لیے، ابراہام کے ساتھ، یہ سوچنا فطری ہے کہ خدا ابراہام سے اپنے بیٹے کو قتل کروانا چاہتا تھا۔ خدا نے ابراہام کو کہا کہ وہ اپنے بیٹے کو پیش کرے، اور ابراہام نے اس کا مطلب اسے مارنا سمجھا کیونکہ یہ گناہ کے انصاف کے بارے میں ہمارے انسانی تصور کی عکاسی کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا نے ابراہام کو روکا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ اس کی خواہش نہیں تھی، پھر بھی اس عمل میں ابراہام نے ایک ایسا ایمان ظاہر کیا جو اپنی تمام پیاری امیدوں کو خدا کے حوالے کرنے کے لیے تیار تھا۔ جب خدا نے ابراہام کو ایک متبادل کے طور پر مینڈھا فراہم کیا، تو ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے انصاف کے بارے میں انسان کے تصور کا متبادل فراہم کیا۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو اُس سے الگ ہونے کی اجازت دی تاکہ ہم یقین کر لیں کہ ہمارے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔

اس خوفناک دن کے زلزلے اور اندھیرے میں جب ہمارے گناہوں کی وجہ سے اب تک کی سب سے بڑی محبت منقطع ہو گئی ہے، میں نے باپ کی فریاد سنی، ''میرے بیٹے، میرے بیٹے، میں تمہیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟ میں تمہیں کیسے جانے دوں؟'' یہ یہاں جہنّم ہے۔ باپ اور بیٹے دونوں نے ہماری طرف سے اپنے تعلّقات کو توڑنے میں جہنّم کا تجربہ کیا ہے۔ انہوں نے وہ قیمت ادا کی جو ہم سمجھ رہے تھے کہ ادا کرنا پڑے گی۔ جہنّم کا جوہر اور کیا ہو سکتا ہے مگر اس کے بالکل

برعکس محبّت کرنے والا گہرا تعلّق خدا کی بادشاہت ہے۔

تو اس کا ہمارے لیے کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ خدا کے بیٹے نے ہماری طرف سے الٰہی محبّت سے علیحدگی کی ہولناکی کا مزہ چکھا ہے، تاکہ ہمیں اس کا تجربہ نہ کرنا پڑے۔ ''موت کہاں ہے تیرا ڈنک، کہاں ہے تیری فتح؟'' اب کوئی بھی چیز ہمیں خُدا کی محبّت سے الگ نہیں کر سکتی کیونکہ یسوع اور اُس کے باپ نے ہمارے لیے کیا کیا کیا ہے۔ قربانی اور نذرانے کی خُدا کی طرف سے ضرورت نہیں تھی، لیکن ہمیں یہ جاننے کے لیے کہ ہمیں معاف کیا جا سکتا ہے خُدا نے حتمی قیمت ادا کی۔

آسمان کا دروازہ ہمارے لیے کھلتا ہے کیونکہ خُدا کے بیٹے نے اپنے دروازے کو کھولا اور جہنّم کے وزن کا تجربہ کیا۔ ہمیں کبھی بھی وہاں داخل ہونے اور رونے اور دانت پیسنے کا تجربہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جو یسوع نے ہمارے لیے جو کچھ کیا ہے اسے مسترد کرتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے خود کو الٰہی محبّت سے الگ کر لیتے ہیں۔

ہمارے لیے اب جو چیلنج باقی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے ذہنوں میں اس سفر کو ایک ایسی حالت سے طے کریں جہاں ہم خود کو بیکار، منحرف اور پرعزم محسوس کرتے ہیں، (جو ہم کرتے ہیں اس سے ایک شناخت بناتے ہیں) واپس زندگی کے منبع کی طرف جانا، جہاں محبّت ہمارا انتظار کرتی ہے اور ہم جان لیں کہ ہم اس کے پیارے بچے ہیں۔ اگرچہ یسوع نے ہمارے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے ہیں، ہمیں ڈیوراسیل کی بادشاہی سے خدا کی بادشاہی میں شناخت کے ذریعے کامیابی سے بیٹے اور بیٹیاں بنایا ۔ یا دوسرے لفظوں میں ایمان سے نجات کی طرف سفر کروایا۔ اس کتاب کا بقیہ حصہ ایمان سے نجات کے سفر کے چیلنجز اور مراعات کیلئے وقف ہے۔

☆☆☆

تیسرا حصہ

بیٹے کی طرف

واپسی کا سفر

بارہواں باب

ڈیوراسیل کے ذریعے تقویت یافتہ زندگی

امید کی ہوا کمرے میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں آڈیٹوریم میں اپنے ساتھی طالب علموں کے ساتھ بیٹھا ہوں اور ایک جانا پہچانا نام سننے کو ترس رہا ہوں۔ میں نے اس سال اپنی پڑھائی میں سخت محنت کی تھی اور جب میں نے اپنے آپ کو بتایا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، خواہش اندر سے گہری ہوتی جا رہی تھی۔

اسکول مختلف طلباء کو ان کی سال بھر کی کامیابیوں پر ایوارڈز دے رہا تھا۔ اس ایونٹ کے دوران، میں ایک بہت ہی دلچسپ چھوٹا سا دماغی کھیل کھیلتا ہوں۔ ’’آپ نے اس سال بہت محنت کی ہے، آپ یہ اگلا ایوارڈ حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔ نہیں، کوئی اور اسے جیت لے گا۔۔۔ لیکن آپ کے پاس ایک موقع ہے۔‘‘ جیسے ہی وہ لمحہ آتا ہے جب نام پڑھنا ہوتا ہے، میرا دل توقع سے تیز دھڑکنے لگتا ہے اور پھر میں نام سنتا ہوں۔ یہ میرا نہیں بلکہ میرے دوستوں میں سے ایک ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں یہ دلچسپ ہو جاتا ہے۔ باہر، میں اپنے دوست اور ان کی کامیابی کے لیے تالیاں بجا رہا ہوں، لیکن اندر سے ایک بالکل مختلف منظر نامہ چل رہا ہے: ’’اسے یہ کیوں ملا؟ میں نے اس سے زیادہ محنت کی، میں یقین نہیں کر سکتا کہ وہ اسے دیں گے۔ آہ، مجھے لگتا ہے کہ میں جانتا ہوں کیوں۔ وہ اساتذہ میں سے ایک سے تعلّق رکھتا ہے، اور اسی وجہ سے انہوں نے اسے اٹھایا۔ نتیجہ جوڑ توڑ کیا گیا! یہ وہ نہیں ہے جو آپ جانتے ہیں، یہ وہ ہے جسے آپ جانتے ہیں۔‘‘ ہر وقت میں تالیاں بجا رہا ہوں اور مسکرا رہا ہوں اور مطمئن ظاہر ہونے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میرے سر پر بادل جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اگلے چند گھنٹوں کے لیے میں تھوڑا افسردہ اور تھوڑا سا غصہ محسوس کر رہا ہوں۔ یہ زندگی کا صرف ایک اور دن ہے جو ڈیوراسیل کے ذریعے تقویت یافتہ ہے۔

ایک بچے کو یہ کام کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی کہ اگر وہ قدر اور مقبولیت حاصل کرنا چاہتا ہے، تو انہیں برابری میں سب سے پہلے ہونا چاہیے۔ موازنہ کی دنیا میں خوش آمدید۔ کیا آپ کبھی اپنے بچوں میں سے کسی کو ان کی سالگرہ کے لیے کچھ اور ان کے بہن بھائی کے لیے اور خریدنے کے جال میں پھنسے ہیں؟ عام

طور پر ایسا لگتا ہے کہ سارا جہنّم ٹوٹ پڑا اور آپ کا محروم بچہ آنسوؤں اور چیخوں اور بعض اوقات یہاں تک کہ غصے میں یہ الفاظ کہتا ہے، ''یہ مناسب نہیں ہے''۔ پھر پارک میں ''مجھے دیکھو' مقابلہ ہے۔ آپ سلائیڈ پر اپنے بچوں میں سے ایک کو دیکھ رہے ہیں اور جب وہ نیچے کھسکتے ہیں تو آپ مسکراتے ہیں۔ آپ کے پیچھے ایک آواز آتی ہے، ''مجھے دیکھو'' اور آپ اپنے دوسرے بچے کو جھولے پر جھولتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ آپ اپنا دھیان کسی اور چیز کی طرف مبذول کراتے ہیں اور آپ کا بچہ نوٹس کرتا ہے اور چیختا ہے، ''مجھے دیکھو' اور پھر آپ کو مشین گن فائر کی طرح ''واچ میز' کی پوری تار سے ٹکرایا جاتا ہے، ہر ایک "مجھے دیکھو" حجم اور شدت میں بڑھتا ہے۔ پھر آپ دوپہر کے کھانے پر بیٹھتے ہیں اور جیسے ہی آپ خوش ہونے والے ہیں، آپ کو یہ پیاری سی دھن سنائی دیتی ہے، "اس کے پاس مجھ سے زیادہ ہے، منصفانہ نہیں، میں مزید چاہتا ہوں۔'' یہ ڈیوراسیل کے ذریعے چلنے والی زندگی کا جوہر ہے۔ جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے جاتے ہیں ہم کچھ زیادہ بہتر بننے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن موازنہ اور توجہ کی تلاش انسانی وجود کا مرکز رہتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ زیادہ تر اسکولی نصاب موازنہ اور توجہ کے حصول کی اس ضرورت کو سمجھتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں کے ایک گروپ کے ساتھ گھر کے ماحول کے پیار سے دور رہنا ڈیوراسیل کے اصولوں کو سرایت کرنے کے لیے بہترین ثقافت فراہم کرتا ہے۔ اگلے بارہ سال ایک یا زیادہ شعبوں میں مقابلی طور پر سبقت حاصل کرنے کی دوڑ ہوں گے اور اس طرح ایک روشن اور خوشگوار مستقبل کو محفوظ بنائیں گے۔ زیادہ تر ثقافتیں زیادہ ذہین کے حق میں نظر آتی ہیں۔ مقابلی ذہانت ایک اثاثہ ہے جو آپ کو بہت دور لے جائے گی۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ جن بچوں میں عام طور پر علم کو برقرار رکھنے اور دوبارہ علم پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ اپنے ہاتھوں سے زیادہ تحفہ دینے والے بچے کے مقابلہ میں زیادہ کیوں نوازے جاتے ہیں جو اپنے ہاتھوں سے زیادہ تحفے میں ہوتا ہے؟ کیا آپ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کا تصور کر سکتے ہیں کیونکہ آپ واقعی باغ کی دیکھ بھال کرنا یا کار کے انجن کو ٹھیک کرنا جانتے ہیں؟ ان مہارتوں کے حامل لوگوں کے لیے جگہیں موجود ہیں، لیکن خوش قسمتی تعلیم کو ڈھیر میں سب سے اوپر رکھتی ہے۔

سال بہ سال بچے اپنے رپورٹ کارڈ گھر لاتے ہیں، اور وہ اس رپورٹ کارڈ کی بنیاد پر اپنے بارے میں ایک تاثر پیدا کرتے ہیں۔ میں نے بہت سے حالات کا تجربہ کیا ہے جہاں ایک شخص کو ان

کے ہاتھوں سے تحفہ دیا گیا تھا لیکن تعلیمی طور پر جدوجہد کی گئی تھی۔ نتیجے کے طور پر، آپ اکثر انہیں تبصروں کے ساتھ خود کو محدود کرتے ہوئے پاتے ہیں جیسے ''یہ مجھ سے باہر ہے'' یا ''میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا تھا'' یا صریح ''میں اس کے لیے بہت گونگا ہوں۔''

لیکن کبھی نہ ڈریں کامیابی کے اور بھی طریقے ہیں۔ ہر اسکول کے نظام میں کھیلوں کا پروگرام ہوتا ہے جو بچوں کو ایتھلیٹک مقابلی گائیڈ تیار کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ بچے اتھلیٹک مہارت کو تیار کرنے میں ہزاروں گھنٹے صرف کریں گے جو امید ہے کہ ایک دن ان کے لیے وہ طاقت اور شان لائے گی جس کے لیے وہ ترستے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ کھیل صرف ایک کھیل ہے نا؟ یہ ان تمام انگلش فٹ بال شائقین کو بتائیں جو ورلڈ کپ کے دوران یورپ کی سڑکوں پر ہنگامہ برپا کرتے ہیں۔ اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی پیاری کرکٹ ٹیم کو ورلڈ کپ ہارتے دیکھ رہا تھا؟ نتیجے کے طور پر اسے دل کا دورہ پڑا اور کھیل ختم ہونے سے پہلے ہی اس کی موت ہوگئی۔ اور ایسا کیوں ہے کہ چمڑے کے ٹکڑے کو دو لاٹھیوں کے درمیان لات مارنے کی کوشش کرنے پر مختلف کھلاڑیوں کو سالانہ لاکھوں ڈالر ادا کیے جا سکتے ہیں؟ کھیل ایک سنجیدہ کاروبار ہے کیونکہ یہ کامیابی اور قدر حاصل کرنے اور تمام توجہ حاصل کرنے کا ایک آسان ذریعہ فراہم کرتا ہے جس کی ایک شخص خواہش کر سکتا ہے۔ یہ ڈیوراسیل کو کھانا کھلانے اور اس یقین کو ختم کرنے کے لیے بہترین نظاموں میں سے ایک ہے کہ ہمیں کامیابی کی بجائے رشتے سے اہمیت دی جا سکتی ہے۔

کھیل کے بارے میں ایک سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ اعلیٰ سطح پر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں، اگر آپ دوسرے نمبر پر آتے ہیں تو کسی کو آپ کا نام یاد نہیں آئے گا۔ کھونے کا جذباتی صدمہ تباہ کن ہو سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک فٹ بال کھلاڑی کو پنالٹی شوٹ آؤٹ میں گول کرنے کی ناکام کوشش کی وجہ سے بچے کی طرح روتے ہوئے زمین پر گرتے ہوئے دیکھا تھا جس نے اس کی ٹیم کی انعامی ٹرافی کھو دی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے کوچ کو میدان سے باہر اس کی مدد کرتے ہوئے دیکھا اور سوچا کہ وہ اس لمحے کتنا قابل قدر محسوس کرتا ہے۔ لیکن یقیناً یہ صرف ایک کھیل ہے۔ ہاں، لیکن یہ ایک ایسا کھیل ہے جو قدر اور مقبولیت کے لیے زندگی اور موت کی کشمکش ہے۔

ہم کئی دوسرے دیوتاؤں کی فہرست بنا سکتے ہیں جن سے ہمیں امید ہے کہ وہ ہم پر احسان کریں گے اور ہمیں وہ کامیابی اور خوشی دیں گے جس کی ہم خواہش رکھتے ہیں۔ جسمانی خوبصورتی کا دائرہ کٹے ہوئے گلے کی دنیا جہاں آپ کے گال کی ہڈیوں کی ساخت یا آپ کے سینے کے سائز کی بنیاد پر شہرت جیتی یا ہاری جا سکتی ہے۔ آپ کتنی نوجوان خواتین کو جانتے ہیں جو راتوں رات سونے کے لیے روتی ہیں کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ وہ گریڈ نہیں کر پا رہی ہیں؟ ہم نے حال ہی میں وہم نامی ایک مسئلہ میں تیزی سے اضافہ دیکھا ہے جو بنیادی طور پر خواتین کو خود کو بھوکا رہنے پر مجبور کرتا ہے، تا کہ وہ ایک ناممکن حد تک چھوٹی شخصیت تک پہنچ سکیں۔

دولت کی تخلیق، ملازمت کی حیثیت یا یہاں تک کہ مضافاتی حیثیت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے وائٹ کالر کارپوریٹ دنیا میں کچھ سالوں سے کام کیا ہے اور پیکنگ آرڈر کا مشاہدہ کرنا کافی دلچسپ ہے۔ آپ کسی شخص کے دفتری فرنیچر کی قسم اور معیار سے اس کی پوزیشن بتا سکتے ہیں۔ ٹاپ باس کے پاس اپنے دفتر کے لیے ایک علیحدہ کمرہ ہے جس کی کھڑکی سے نیچے کی گلیوں کا نظارہ ہے۔ اس کے پاس چمڑے کی اونچی پشت والی کرسی ہے جس میں بازو ہیں۔ اس کے پاس لکڑی کی بڑی میز ہے جس پر جدید ترین کمپیوٹر ہے۔ اگلے آدمی کا اپنا دفتر بھی ہے، لیکن اس کی کھڑکی کا منظر اتنا اچھا نہیں ہے اور اس کی کرسی اتنی دلچسپ نہیں ہے اور اس کا کمپیوٹر اتنا تیز نہیں ہے۔ اس سے اگلے آدمی نے ابھی اپنا دفتر تقسیم کیا ہے اور اس کی کرسی پر بازو ہی نہیں ہے۔ اوہ، اور اس کے پاس ہینڈز فری فون نہیں ہے، اور وہ کھڑکی سے باہر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جب آپ اس کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہنستے ہیں، لیکن کارپوریٹ دنیا میں یہ بہت سنجیدہ کاروبار ہے۔ آفس فرنیچر آپ کے ساتھیوں کے ساتھ موثر موازنہ کا ایک اہم حصہ ہے۔

ڈیوراسیل کی دنیا میں مقابلی مواقع کی فہرست لامتناہی ہے، لیکن عام طور پر وہ چند بنیادی زمروں میں سے ایک میں آتے ہیں۔

1۔ تعلیم کی سطح
2۔ ایتھلیٹک صلاحیت
3۔ موسیقی/فنکارانہ صلاحیت
4۔ ملازمت کی حیثیت/ آمدنی کی سطح
5۔ جسمانی ظاہری شکل
6۔ جائیدادیں/اثاثے
7۔ قومیت

یہ وہ دیوتا ہیں جن کی دنیا پرستش کرتی ہے اور امیدیں ان کے حق میں رکھتی ہے۔ وہ ٹاسک ماسٹرز پر زور دیتے ہیں اور عام طور پر مکمّل جمع کرانے کا مطالبہ کرتے ہیں اگر آپ کو امید ہے کہ ان کی طرف سے آپکو پسند کیا جائے گا تو وہ عام طور پر خاندان اور دوستوں کی قربانی کا مطالبہ کریں گے اور اگر آپ خوش قسمت ہیں، تو آپ کے پاس اپنی شان وشوکت کا لمحہ ہوسکتا ہے اس سے پہلے کہ آپ بےکار ہو جائیں۔ ہم سب ڈیوراسیل کی طاقت کے ذریعے ان دیوتاؤں کے غلام بن جاتے ہیں، اور یہ وہ دیوتا ہیں جن سے آسمانوں اور زمین کو بنانے والا خدا ہمیں بچانا چاہتا ہے۔

☆☆☆

تیرہواں باب

آسمانی سیڑھی

دن چھوٹے اور ٹھنڈے ہوتے جا رہے تھے۔موسم سرما اپنے راستے پر تھا . یہ لکڑی کے ڈھیر کو بنانے کا وقت تھا جس سے آگ حاصل کی جا سکے تا کہ اس کاٹنے والی سردی سے بچا جا سکے جو جلد ہی خوشگوار اور چھوٹی وادی پر اترنے والی تھی۔گھر کا آدمی لکڑیاں کاٹنے میں مصروف تھا اس نے جاسوسی کرتے ہوئے جوتوں کا ایک چھوٹا جوڑا نکالا۔اس نے اوپر دیکھا تو ایک نوجوان لڑکا اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا۔''میرے ڈیڈی اس سے زیادہ تیزی سے لکڑی کاٹ سکتے ہیں۔'' ''کیا واقعی؟''اس آدمی نے لڑکے کی دلیری پر خوش ہو کر جواب دیا۔''وہ ضرور کر سکتا ہے! میرے بابا کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ وہ وہاں سب سے بہتر ہے۔'' ''ٹھیک ہے آپ کو ایسا ڈیڈی حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔''

میرے بچپن کی سادگی ایسی تھی۔ یہ وہ دن تھے جب ممی اور ڈیڈی کوئی غلط کام نہیں کر سکتے تھے اور تصور کیے جانے والے انتہائی خوفناک لوگ تھے۔ کچھ طریقوں سے اس سادہ حالت میں رہنا اچھا ہوتا،لیکن ایسا نہیں تھا۔اسکول میں ایک مختصر وقت کے بعد میں نے موازنہ کے مستقل دور میں ایڈجسٹ ہونا شروع کیا،بچوں کی اس چھوٹی سی کمیونٹی میں اپنی جگہ تلاش کرنے کی کوشش میں جس کے ساتھ میں نے اپنے تعلیمی تجربے کا اشتراک کیا۔ پرائمری اسکول کے دنوں میں موازنہ کی سطح اتنی شدید نہیں تھی،اور میرا ابتدائی اسکول کا بہت زیادہ تجربہ مجھے دلکش یادوں کے ساتھ یاد ہے۔ بہت ساری دستکاری،کھیل اور سرگرمیاں تھیں عام طور پر یہ بہت مزے تھے۔لیکن ایسے اوقات بھی تھے جب مستقبل کو آگے لایا گیا تھا اور اب میں ڈیورا سیل بادشاہی کے کڑوے ذائقے کا تجربہ کروں گا۔

جب میں سات سال کا تھا تو میرا خاندان ایک نئی جگہ پر چلا گیا اور میں جلد ہی بچوں کے ایک نئے گروپ میں جانے کا احساس کر رہا تھا۔ میں نے جلدی سے دوست بنائے لیکن کچھ گندے ساتھیوں کا بھی سامنا ہوا۔میں بچپن میں کافی مظبوط تھا اور چند پتلے بچوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اس حقیقت سے کچھ مائلیج حاصل کریں گے کہ میں ان سے قدرے بہتر پیڈڈ تھا۔

’’Fatso‘‘ ’’Fat Albert‘‘ اور’’Slob‘‘ کچھ ایسے نام ہیں جو مجھے یاد ہیں۔ یہ ایک خوفناک تجربہ تھا جس کا ہم میں سے بہت سے لوگوں نے بچپن میں سامنا کیا ہے۔ یہ دن بہ دن ہوتا رہا۔ جانوں کا دشمن ان لڑکوں کو استعمال کر کے میری قدر کو تباہ کر رہا تھا۔ ایک صبح اسکول جاتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا کہ بہت ہو گیا۔ ’’امی، میں گاڑی سے باہر نہیں نکل رہا ہوں۔ میں اسکول نہیں جا رہا ہوں۔‘‘ ’’یقیناً تم میرے لڑکے ہو۔‘‘ ’’نہیں میں نہیں!‘‘ جیسے ہی ہم اندر گئے، میں نے دیکھا کہ وہ خطرناک جوڑا اپنے شکار پر حملہ کرنے کے لیے گدھ کی طرح دیکھ رہا ہے۔ ماں نے دروازہ کھولا اور مجھے ہٹانے کی کوشش کی۔ اگلے چند منٹ کافی شدید تھے۔ میں نے لات ماری، احتجاج کیا، چیخا، اور اپنی کرسی سے لپٹ گیا۔ کیا یہ صرف ایک عام، برے برتاؤ والے لڑکے کا معاملہ تھا؟ ہوسکتا ہے، لیکن جب ایک شخص کے طور پر میری شناخت کا احساس کم ہو رہا تھا، میں خود کو بچانے کے لیے کچھ مایوس کن اقدامات کرنے جا رہا تھا۔ مجھے حقیقت میں یاد نہیں کہ آگے کیا ہوا لیکن مجھے یاد ہے کہ غنڈہ گردی بند ہوگئی۔ یہاں ایک حقیقی ذائقہ تھا جو آگے ہے۔

بچوں میں ظاہر ہونے والا ظلم شیطان کی مقابلی بادشاہت کے عملی اصولوں کا خام، بے لگام نتیجہ ہے۔ ہم اکثر بچوں کی طرف سے دکھائی جانے والے ڈھٹائی سے خودغرضی اور ناشکری سے حیران رہ سکتے ہیں۔ کیا ہم قدرتی طور پر ان خصلتوں سے بڑھتے ہیں؟ نہیں جیسا کہ ہم نے سیکھا ہے کہ کوئی بھی اس بادشاہی کو ابن داؤد کی مدد کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ جیسے جیسے ہم بڑے ہو جاتے ہیں ہم صرف زیادہ چالاک اور بہتر ہو جاتے ہیں۔

جب میں ہائی اسکول کے وسط تک پہنچا تھا تب تک میں اچھی طرح سے پروگرام کر چکا تھا۔ میں تعلیم کے دیوتا، کھیل کے دیوتا اور جسمانی شکل کے دیوتا کی عبادت کرنا سیکھ رہا تھا۔ میں پیسے کے دیوتا کی عبادت کرنا چاہتا تھا لیکن میرے پاس نوکری نہیں تھی! میرے آس پاس کی ہر چیز مجھے بتا رہی تھی کہ مجھے پہلے کچھ بننے کی کوشش کرنی ہے۔ میں نے سیکھا کہ صرف جیتنے والوں کو ہی قبول کیا جاتا ہے، اور ہارنے والوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ میں کئی بار اسکول میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے میں جو کچھ سیکھ رہا تھا اس کے مواد سے لطف اندوز ہونے کی بجائے اول مقام حاصل کرنے کے امکان سے زیادہ حوصلہ افزائی کرتا تھا۔ میں ٹیلی ویژن پر ایسی فلمیں دیکھتا جس سے اس یقین کو تقویت ملے۔ سرکردہ مرد اداکاروں کو کچھ عظیم

کارنامے انجام دینے کے طور پر پیش کیا گیا جس سے کچھ نوجوان خواتین کا دل پگھل جائے گا۔ اس نے مجھے سکھایا کہ رشتہ ایک ایسی چیز ہے جو آپ نے حاصل کیا ہے اور یہ کہ نوجوان خاتون ایک دوست سے زیادہ انعام کی طرح ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ آپ اسے اس طرح بیان کریں، یہ سب شعوری سطح پر ہو رہا تھا۔

یہ خواب دیکھنے کا وقت تھا۔ میں اکثر اپنے بستر پر لیٹتا اور خواب دیکھتا کہ کرکٹ میچ میں آسٹریلیا کے لیے جیتنے والے رنز بناؤں، یا فائنل گول کروں، یا زندگی اور اعضاء کو خطرے میں ڈال کر پریشانی میں مبتلا کسی نوجوان لڑکی کو بچا سکوں۔ ان خوابوں نے میرے ویلیو سسٹم کے تانے بانے کو تشکیل دیا۔

میں نے جتنے زیادہ خواب دیکھے، اتنا ہی زیادہ پرعزم ہوا کہ میں ان مقاصد کو حاصل کروں۔ مشکل حصہ یہ ہے کہ میں ان مقاصد کو میں حاصل نہیں کر سکا۔ مجھے دوسرے لوگوں کو مارنا پڑا۔ میں اپنے دوستوں کو چاہتا تھا لیکن میں اپنے خوابوں کو پہلے چاہتا تھا۔ جب میرے خوابوں کو خطرہ نہ ہو تو میں سول بن سکوں۔ لیکن جب مجھے احساس ہوا کہ میرے خوابوں کو چیلنج کیا جا رہا ہے، یہ جنگ تھی!

میں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے سخت محنت کی۔ میں نے کھیل اور اپنی تعلیم میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ٹھیک ہے تین میں سے دو برا نہیں ہے۔ پھر میں دوسرے مرحلے میں داخل ہونے لگا۔ ایک بار جب میں چوٹی پر پہنچ گیا تو مجھے کوشش کرنی تھی اور وہیں ٹھہرنا تھا۔ ایک مسلسل میرے کندھے کو دیکھ رہا تھا اور میری قیمتی پوزیشن کی حفاظت کر رہا تھا۔ پھر شہرت کی توقع۔ ایک بار جب میں نے ایک ساکھ بنائی تھی، اگر میں نے برا کیا تو کیا ہوگا؟ یہ خوفناک ہوگا، اس لیے میں پھسلنے کے لیے اور بھی پرعزم ہو گیا۔

یہ لڑائی کچھ دیر تک جاری رہی یہاں تک کہ میں نے محسوس کرنا شروع کر دیا کہ میرا تمام مقاصد تک پہنچنا تقریباً ناممکن ہوگا۔ یہ غصے کے پھٹنے کی وجہ سے! مجھے لگتا ہے کہ مجھے دھوکہ

محسوس ہوا ہوگا۔ میں نے اپنے آقاؤں کی خوب خدمت کی تھی، اور اب وہ میرا مذاق اڑا رہے تھے۔ مجھے ایک ایسے نظام میں تربیت دی گئی تھی جو مجھے کبھی بھی قابل قدر احساس نہیں دے سکتا تھا اور اس لیے میں ناراض تھا۔

بہت سے لوگ اس اتار چڑھاؤ اور تباہی کو سمجھنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں جو اکثر نوجوانوں کی طرف سے دکھائی جاتی ہے اور ان میں سے اکثر خودکشی کیوں کرتے ہیں یا شراب نوشی اور منشیات کا سہارا لیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کیونکہ انہیں احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے خوابوں کو ان طریقوں سے کبھی حاصل نہیں کر پائیں گے جو انہیں سکھائے گئے ہیں۔ وہ دوسروں کی نظروں میں کبھی عظیم نہیں ہوں گے، اور اس لیے وہ خود کو تباہ کر دیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میں ایک دن باسکٹ بال کھیل رہا تھا۔ کھیل آخر پر تھا اور دباؤ جاری تھا۔ جس آدمی کو میں نشان زد کر رہا تھا اس نے اچانک ہوپ کے لیے ایک ڈرائیو کی، اور جب اس نے گیند اٹھائی تو میں اس کے اندر پہنچا اور اسے صاف طور پر اس کے ہاتھ سے جھٹک دیا۔ میری بے اعتباری پر میں نے ریفری کی سیٹی اور لفظ "فول!" سنا۔ میں جانتا تھا کہ میں نے اسے چھوا نہیں تھا، اور اچانک یہ غصہ میرے اندر بھر گیا؛ غصہ یہ کہ اس گھٹیا نظام جس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا دنیا نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ میں ریفری کے پاس گیا اور اس کے چہرے سے دو انچ دور کھڑا ہوا اور آواز کو صرف ایک فحش ڈیسیبل کی سطح تک بڑھا دیا۔ میرے اندر کچھ چھڑ گیا اور میں پیچھے نہیں رہ رہا تھا۔ مجھے فوری طور پر کھیل کے میدان سے نکال دیا گیا اور مقابلے پر پابندی لگا دی گئی۔ جیسے ہی میں چلا گیا، مجھے یقین ہے کہ خدا نے مجھ سے بات کی۔ میں نے اپنے آپ سے پوچھا، "یار تمہیں کیا ہوا ہے؟ آپ واقعی اسے وہاں کھو چکے ہیں آپ کنٹرول کھو رہے ہیں!" یہ پہلی بار تھا جب میں نے واقعی میں اپنے آپ کو دیکھا اور سوال کیا کہ میں کس سمت جا رہا ہوں۔ خدا مجھے کسی بہتر چیز کی تلاش کے لیے کھینچ رہا تھا۔ میں نے محسوس کرنا شروع کیا کہ ایک بہتر طریقہ ہونا چاہئے۔

میری جان کے دشمن نے بھی اس بات کو بھانپ لیا اور اپنے آپ کو ثابت کرنے کی کوشش میں مجھے گہرائی میں لے جانے کی کوشش کی، سگریٹ نوشی کی طرح جس کو یہ احساس ہو کہ اس کے چھوڑنے کا وقت آ گیا ہے اور وہ دوگنا سگریٹ پینے لگتا ہے۔ میں نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا جیسے ہی میرے خواب ختم ہو گئے، اور میں کافی موڈی ہو گیا۔ ایک دن میری والدہ میرے کمرے میں آئیں اور اس افسوسناک حالت کی شکایت کرنے لگیں۔ آئیے صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ سے زیادہ کم تھا جیسا کہ زیادہ تر نوعمر لڑکوں کے کمرے میں ہوتا ہے۔ مجھے غصہ آ گیا کہ وہ میری جگہ میں آئی ہیں اور مجھے ادھر ادھر کرنے کا حکم دے رہی ہیں۔ میں نے اپنی سانسوں کے نیچے انتخابی الفاظ کا ایک سلسلہ اڑنے دیا اور ان سے کہا کہ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔

یہ مختلف طریقوں کو دیکھنا دلچسپ ہے جن سے خدا ایک شخص تک پہنچ سکتا ہے۔ میرے بہت سے دوستوں نے اپنی ماؤں کا تذکرہ نہایت ہتک آمیز زبان سے کیا۔ کسی نہ کسی طرح میرے والد مجھے اپنے والدین کے احترام کا احساس سکھانے میں کامیاب ہو گئے، اور میں نے عہد کیا کہ میں اپنی ماں کے بارے میں اس طرح کبھی نہیں بولوں گا جیسا کہ میرے کچھ دوستوں نے کیا تھا۔ جب میں نے اپنی ماں کے بارے میں یہ الفاظ کہے تو ایسا لگتا تھا جیسے میرے پاس عزت کا آخری ٹکڑا چھن گیا ہو۔ میں چونک گیا کہ میں ایسی باتیں کروں گا، اور میرا ڈپریشن مزید گہرا ہو گیا۔ میں مزید پرواہ نہ کرنے کے مقام پر پہنچ رہا تھا، اور یہ بہت خطرناک جگہ ہے۔ مجھے یہ حقیقی احساس تھا کہ میں ایک دوراہے پر آ گیا ہوں۔ چوڑے راستے نے مجھے اس کی شراب، عورتوں اور گانوں سے بھرے جمائیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ دوسری طرف تنگ راستہ تھا جیسا کہ بائبل نے بیان کیا ہے۔ کیا میں اس مذہب کی پیروی کروں گا جو میرے والدین نے مجھے سکھایا تھا یا میں ایک دھڑکتے ہوئے دوملکیت کی طرح وسیع راستے پر چلوں گا؟ میں مزید مسیحی ہونے کا بہانہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب یہ بات میرے لیے واضح ہو گئی تھی کہ میں مسیحی نہیں تھا اور واقعی کبھی نہیں تھا، حالانکہ میری پرورش ایک مسیحی ماحول میں ہوئی تھی۔ یہ یا تو مسیح تھا یا شیطان۔ شکر ہے، میں نے بائبل کے حقیقی یسوع کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔

میں نے فیصلہ کیا کہ میں ایک کتاب پڑھوں گا جو ہمارے گھر میں کئی سالوں سے موجود تھی۔ اسے مسیح کی طرف قدم کہا جاتا تھا۔ اب وہ ٹائٹل میری ضروریات کے لیے بالکل درست لگ رہا تھا۔ میں نے اسے ڈھونڈنے کے لیے بھوک اور مایوسی کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ مجھے آسمان کی سیڑھی کی تلاش کرنی تھی، کیونکہ میں شیطان کی بادشاہی کو مزید سنبھال نہیں سکتا تھا۔

کتاب کے شروع میں مصنّف نے وضاحت کی ہے کہ یسوع ان جھوٹوں کو دور کرنے کے لیے آیا تھا جو انسانی نسل نے خدا کے بارے میں قبول کیے تھے، اور وہ کیسے یہ ظاہر کرنے کے لیے آیا تھا کہ خدا واقعی ہم سے محبّت کرتا ہے۔ میں نے یہ الفاظ ایسے پیے جیسے گرمی کی بارش میں خشک زمین۔ مصنّف نے مجھے گتسمنی کے باغ میں یسوع کے بارے میں سوچنے اور صلیب تک اس کی پیروی کرنے کی دعوت دی۔

جب میں ان مناظر کا تصور کر رہا تھا، اچانک مجھے ایسا لگا جیسے میں واقعتاً کھڑا ہو کر اسے دیکھ رہا ہوں۔ صلیب پر تصویر بہت حقیقی لگ رہی تھی، اور مجھے یہ مضبوط تاثر ملا کہ وہ وہاں لٹکا ہوا تھا کیونکہ وہ مجھ سے پیار کرتا تھا اور شیطان کی بادشاہی سے بچنے کے لیے میری اشد ضرورت کو سمجھتا تھا۔ مجھے یہ خیال آیا کہ میں اپنے بہترین دوست کے طور پر اس پر بھروسہ کر سکتا ہوں اور وہ مجھے آسمانی بادشاہی کی طرف رہنمائی کرے گا۔ جب میں نے اسے وہاں دیکھا، تو میں نے شکر گزاری کے اس بے پناہ احساس کو محسوس کیا کہ وہ مجھے بچانے کے لیے تیار تھا اور میں نے احساس جرم، اضطراب، افسردگی اور خوف کا بوجھ محسوس کیا جسے میں نے برسوں سے اٹھا رکھا تھا، بس میری پیٹھ پیچھے ہٹ گئی تھی۔ ایک سکون میرے دل میں داخل ہوا جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا، اور پھر میں خوشی سے رونے لگا۔ ابنِ داؤد نے میرے اندھیرے کو توڑ کر دن کی روشنی سے چھید دیا۔

☆☆☆

چودھواں باب

ایک دیوتا ، مختلف نام

کمرہ سرگرمی، ہنسی، موسیقی، اور جوانی کے جوش وخروش سے زندہ تھا۔ کمرے کے سامنے کی طرف دو بڑے اسپیکر تھے جو جدید ترین راک بینڈز سے موسیقی کو آواز دے رہے تھے۔ میں نے اپنے دوستوں کے ایک گروپ کے ساتھ جشن منانے کے لیے ایک پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔ کم ازکم میں نے کوشش کی تھی۔ میں جا کر کمرے کے ایک کونے میں بیٹھ گیا جہاں ایک متحرک نوجوان تازہ ترین فلموں میں سے ایک کا منظر بیان کر رہا تھا۔ میں بیٹھ گیا اور ماحول میں بھیگنے کی کوشش کی، لیکن کچھ ٹھیک نہیں تھا۔ میں اٹھا اور پیچھے سے باہر آنگن میں گیا اور کچھ نوجوان 'رومیوز' کے ساتھ شامل ہو گئے جوان کے خوابوں کی خواتین کو قید کرنے کے اپنے تازہ کارناموں پر بات کر رہا تھا۔ نہیں، میں نے صرف اس سے لطف اندوز نہیں کیا . لڑکا، میرے ساتھ کیا غلط ہے؟ موسیقی میرے اعصاب پر سوار ہونے لگی تھی، اور میں نے کمرے میں نظر ڈالی اور ویڈیو میں ایک منظر دیکھا جو چل رہا تھا جو مجھے بہت ناگوار لگا۔ اس خیال نے مجھے ایک مال بردار ٹرین کی طرح مارا، مجھے اس چیز سے نفرت ہے!

میرا دماغ ممکنہ منظرناموں کے ساتھ تیز ہو گیا۔ اب تک یہ میری تفریح کی تعریف تھی، اور اب میں اسے مزید نہیں چاہتا تھا۔ کسی چیز نے میرے دل کو پکڑ لیا تھا اور اس سے لطف اندوز ہونا ناممکن بنا دیا تھا۔ پاتال سے کہیں گھناؤنا خیال آیا کہ میری مزے کی زندگی ختم ہو گئی ہے اور میں مزید کبھی لطف اندوز نہیں ہو سکوں گا۔ میں گھر کے سامنے والے لان کی طرف بھاگا اور اپنی مٹّھی ہوا میں ہلا کر پکارا، ''تم نے میری زندگی برباد کر دی!''

یہ یسوع کے ساتھ میرے 'دمشق سڑک کے تجربے' کے چند ہفتوں بعد تھا۔ میری جان اس کے سر پر بدل گئی۔ میں نے اپنی زندگی میں اتنا سکون کبھی محسوس نہیں کیا تھا، اور بائبل ابھی زندہ ہونے لگی تھی۔ میں یہ سب پی رہا تھا اور ایسی آزادی کا تجربہ کر رہا تھا جس کے بارے میں میں پہلے کبھی نہیں جانتا تھا۔ جب

یسوع میری زندگی میں آیا، تبدیلیاں فوری تھیں۔ اچانک، مجھے معلوم ہوا کہ میری کچھ زبان نامناسب تھی، میرے کچھ لطیفے کافی بیہودہ تھے، اور یہ کہ میرے طرز زندگی کے کچھ پہلو اس نئی سمت سے مطابقت نہیں رکھتے تھے جس کی طرف میں اب جا رہا ہوں۔ میں نئی سلطنت کے سفر پر تھا۔ یہ بالکل پردیس جانے اور زبان اور رسم ورواج کو شروع سے سیکھنے جیسا تھا۔ میں سیکھنا چاہتا تھا کیونکہ میں اس بادشاہی کے رب سے پیار کرتا تھا، لیکن میری تعلیم ایک مختلف ریاست میں ہوئی تھی، اور اسے ایڈجسٹ ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔

اس پارٹی کی رات تک مجھے احساس نہیں ہوا تھا کہ ایک تبدیلی کتنی بنیاد پرست ہو رہی ہے۔ چونکہ یسوع نے اپنی محبّت سے میرے دل کو پکڑ لیا تھا، اس لیے جب اس نے پکارا تو میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکا۔ تو پارٹی کی رات جب میں وہی کر رہا تھا جو میں نے سوچا کہ ٹھیک ہے؛ میں سمجھ سکتا تھا کہ وہ مجھے اس قسم کی زندگی سے دور بلا رہا ہے۔ چونکہ میں اور کچھ نہیں جانتا تھا، اس لیے میں ڈر گیا کہ اس کی جگہ اور کچھ اتنا اچھا نہیں ہوگا۔ نامعلوم سے ڈرنا اتنا آسان ہے یہاں تک کہ جب ہم جانتے ہیں کہ یہ صحیح ہے۔ شکر ہے کہ میں نے بھروسہ کرنے کا انتخاب کیا کہ یسوع میرا خیال رکھے گا، اور یہ میرے احساسات سے بہتر تھا کہ اس پر بھروسہ کیا جائے۔

جب میں نے یسوع کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول کیا، میں صرف ہفتوں تک تیرتا رہا۔ میں نے اس سے ایک خاص قربت محسوس کی جو آج تک میرے ساتھ ہے۔ یسوع نے میرے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے تھے، لیکن اب وہ میری مدد کرے گا کہ ڈیورا سیل کے بیجوں کو ختم کردوں۔ اس نے زندگی کے اس فلسفے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں میری مدد کرنا شروع کی جس نے میری کارکردگی اور کامیابی کو میرے ویلیو سسٹم کا مرکز بنا دیا تھا۔ یہ ایک ایسا سفر ہے جو آدم کے ہر بچے کو طے کرنا ہے۔ اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی نگاہیں صلیب کی روشنی پر جمائے رکھیں اور عاجزی کے ساتھ نئی بادشاہی کے اصولوں میں اپنے نجات دہندہ کے قدموں پر چلیں۔

میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ دعائیہ اجتماع میں شرکت کرنا شروع کر دی۔ اس پہلی رات

جب ہم ایک ساتھ گھٹنے ٹیکتے تھے تو میں نے اپنے اردگرد خدا کی میٹھی روح کو محسوس کیا، لیکن میری پرانی زندگی سے ایک اور روح تھی جو مجھے پریشان کر رہی تھی۔ جب ہم دائرے کے اردگرد دعا کر رہے تھے تو مجھے ایک خیال آیا: "میں اس طرح دعا نہیں کر سکتا جیسے یہ لوگ دعا کر سکتے ہیں، یہ بہت فصیح ہیں۔" میرا دماغ اس خیال میں بند نظر آیا اور جیسے جیسے دعا کا دائرہ میرے قریب آیا میرا دل تیزی سے دوڑنے لگا۔ جلد ہی میں اسپاٹ لائٹ میں ہوں گا اور ہر کوئی میری بات سن رہا ہوگا۔ لیکن ایک منٹ انتظار کرو۔ یہ یسوع کے بارے میں ایک دعائیہ میٹنگ تھی، میرے نہیں!

یہ ہے ڈیوراسیل کی لعنت۔ اگرچہ میں نے اپنا دل یسوع کو دے دیا تھا اور اس کی پیروی کرنے کی کوشش کر رہا تھا، میری پرانی زندگی کے اصول اب بھی تیار تھے اور مجھے اپنے آپ کو ہر چیز کا مرکز بنانے کے لیے، دعا میں میری کارکردگی اور دعا میں خدا کے ساتھ میرے تعلّق میں مسئلہ بنانے کیلئے تیار تھے۔

جب میں نے پہلی بار بائبل کا مطالعہ کرنا شروع کیا تو میں اکثر ناقص محسوس کرتا تھا اگرچہ میری پرورش ایک مسیحی ماحول میں ہوئی تھی میں نے محسوس کیا کہ بائبل کے لحاظ سے میں نے کنڈرگارٹن سے گریجویشن نہیں کی تھی۔ مجھے جو کچھ سکھایا جاتا تھا اسے سننا مجھے اچھا لگتا تھا لیکن میرے دماغ کے پیچھے کچھ مجھے گھور رہا تھا اور کہتا تھا، ''وہ ان آیات کو اتنی آسانی سے کیسے دیکھ سکتے ہیں، میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔'' میں صحیح کتاب اور آیت کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا، اور میں نے صرف دعا کی کہ میں آخری نہ رہوں اس لیے سب میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ کتنا شرمناک! دوسروں کے ساتھ اپنے آپ کا موازنہ کرنے میں مجھے جو تربیت ملی تھی وہ میرے نئے مسیحی سفر میں سامنے آنے لگی۔ روحِ مسیح کے لیے میری زبان اور طرزِ زندگی کے بارے میں مجھے مجرم ٹھہرانا کافی آسان تھا، لیکن مجھے یہ سمجھنے میں وقت لگے گا کہ ڈیوراسیل کے خیموں کی جڑیں کتنی گہری ہیں۔

جیسا کہ میں نے اپنا سفر جاری رکھا مجھے بائبل کے لیے گہری محبّت پیدا ہوئی۔ یہ میرے ہیرو کے بارے میں جاننے کا ایک بہترین طریقہ تھا جس نے میرے لیے اپنی جان دی۔ مجھے صرف یسوع کے بارے میں مطالعہ کرنا پسند تھا اور یہ ایک ایسی نعمت تھی، لیکن میری پرانی زندگی چھپی ہوئی تھی، مجھے

پھنسانے کے لیے تیار تھی۔ میں نے محسوس کرنا شروع کیا کہ میرے آس پاس کے لوگوں کو بائبل کی چیزوں کے بارے میں میرے مقابلے میں بہت کم علم تھا۔ میرے بڑھتے ہوئے بائبل کے علم نے مجھے بولنے کا زیادہ اعتماد دیا اور جلد ہی میں بائبل کے مطالعہ میں چھوٹے گروپوں اور پھر بڑے گروپوں کو لینے لگا۔ ایک بار پھر، یہ میرے اور میرے آس پاس کے لوگوں کے لیے ایک ایسی نعمت تھی، لیکن میں آہستہ آہستہ، مستقل طور پر تعلّقات کی قدر کی بجائے کارکردگی کے اعتبار سے قدر کے پلیٹ فارم پر واپس جا رہا تھا۔ یہ آہستہ آہستہ اور غیر محسوس طور پر ہوتا ہے، لیکن ایسا ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لیے، ہمارے وہی دیوتا ہیں لیکن مختلف نام ہیں۔

اگر آپ نیچے دی گئی جدول کو دیکھیں تو آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بائبل پر یقین کرنا مشکل لیکن دنیا کی طرح زندگی گزارنا کتنا آسان ہے۔ میرا مطلب جنگلی طرز زندگی گزارنا نہیں ہے، میرا مطلب یہ ہے کہ آپ جو کرتے ہیں اس سے قدر حاصل کرتے ہیں۔

دنیا میں	چرچ میں
تعلیم	بائبل کا علم
ایتھلیٹک قابلیت	عوامی بولنے کی صلاحیت
فنکارانہ قابلیت	موسیقی کی وزارت
جاب سٹیٹس	چرچ آفس
املاک	روحانی تحائف
جسمانی ظاہریت	چرچ فیشن پریڈ
قومیت	اعتدال پسند / آزاد خیال

ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لیے یسوع کے ساتھ ہماری سیر ڈیو را سیل کی کپٹی طاقت کے ذریعے ہائی جیک کر لی گئی ہے۔ جیسا کہ میں آج چرچ کے ارد گرد دیکھتا ہوں میں دیکھ سکتا ہوں کہ جن

دیوتاؤں سے ہم نے دنیا میں فرار ہونے کی کوشش کی تھی وہ ہمیں چرچ میں مل گئے ہیں۔ انہوں نے نور کا لباس زیب تن کیا ہے اور ہم نے انہیں اچھے دوست بنا لیا ہے۔ ناگزیر نتیجہ چرچ میں غصہ، تلخی اور لڑائی ہے۔ چرچ میں پرہیزگار نظر آنا بہت آسان ہے، لیکن چرچ کے دوسری طرف بیٹھے ہوئے اس شخص کا کیا ہوگا جو آپ سے بات نہیں کرے گا کیونکہ آپ نے ان کے بارے میں ان کی پیٹھ پیچھے کچھ کہا تھا اور یہ بات ان تک پہنچ گئی؟ اس پیانو بجانے والی کے بارے میں کیا خیال ہے جو دوسرے چرچ گئی کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ اس کا بجانا غیر معیاری تھا؟ نظریاتی پولیس کے بارے میں کیا خیال ہے جو چرچ میں گھومتے پھرتے ان لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جو ان کی آرتھوڈوکس کی تعریف کو قبول نہیں کرتے ہیں، تا کہ وہ انہیں چرچ سے نکال دیں۔ ان 'ترقی پسندوں' کے بارے میں کیا خیال ہے جو عبادت کمیٹی کو ہائی جیک کرنا چاہتے ہیں اور اپنی عبادت کے نئے انداز کو سب پر مسلّط کرنا چاہتے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے بہت برا ہے جو اسے پسند نہیں کرتے؟ فہرست لامتناہی ہے اور ہماری جانوں کا عظیم دشمن جانتا ہے کہ جب تک وہ ہمیں اس دھن پر رقص کرواتا رہے گا، تب تک ہم بنیادی طور پر اس کی بادشاہی کے تابع ہیں۔

اس بات کا سب سے مضبوط ثبوت کہ ہم اب بھی شیطان کی بادشاہی کے اصولوں سے معذور ہیں، کلیسیا میں اعلیٰ سطح کا اختلاف اور مسیحی محبّت کی کمی ہے۔ اگر ہم اپنے رشتوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح خدا اپنا خیال کرتا ہے، تو چرچ میں بہت زیادہ محبّت ہوگی اور بہت زیادہ خیال ہوگا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔

یہ بہت دلچسپ ہے کہ ہمارے ذاتی تجربے میں دنیا سے چرچ میں دیوتاؤں کی یہ لطیف منتقلی چرچ کے کارپوریٹ تجربے میں بھی ہوئی ہے۔ چوتھی صدی میں جب شہنشاہ قسطنطین نے مسیحت کو 'قبول' کیا تو مسیحی کلیسا میں بہت ساری تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ایک نکتہ جو خاص طور پر دلچسپ ہے وہ یہ ہے کہ بت پرست دیوتاؤں کے بہت سے مجسمے جو کہ پینتھیون میں تھے مسیحی چرچ میں منتقل کر دیے گئے تھے اور نام تبدیل کر کے موسیٰ، داؤد اور پطرس جیسے بائبل کے کرداروں میں رکھے گئے تھے۔ ایک ہی معبود، مختلف نام! اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ اسے کس طرح تیار کرتے ہیں، یہ اب بھی کافر ہے، اور آج ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟ کارپوریٹ چرچ پر اس کے رسولی سچائی سے ارتداد کے لیے حملہ کرنا ایک چیز ہے۔ ہماری اپنی

زندگیوں میں انہی اصولوں کو کام پر دیکھنا دوسری بات ہے۔ آئیے اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس سے پہلے کہ ہم اپنے بھائی کی آنکھ سے شہتیر ہٹانے کی کوشش کریں ہم اپنی آنکھ میں شہتیر سے نمٹ لیں۔

مسیح کے سب سے پرجوش پیروکاروں۔ اس کے شاگردوں کے سفر کا مطالعہ کرنا دلچسپ ہے۔ اقتدار اور عہدے کا مسئلہ اکثر سر اٹھا رہا تھا۔ آئیے کلام پاک کے چند اقتباسات پر غور کریں:

اُس وقت شاگرد یسوع کے پاس آئے اور کہا، ''آسمان کی بادشاہی میں سب سے بڑا کون ہے؟ (متی 1:18)

ایک وجہ ہے اور صرف ایک وجہ ہے کہ شاگرد یہ سوال کیوں پوچھ رہے تھے - خودی۔ شاگرد یسوع کو مسیحا، مسیح مانتے تھے۔ وہ اس پر اپنے ایمان کے بارے میں پرجوش تھے۔ کچھ اس کے لیے مرنے کے لیے بھی تیار تھے، لیکن جس طرح جب میں دعا کرنے کی تیاری کر رہا تھا اور میرا دماغ اپنے تعلّق سے دعا میں اپنی کارکردگی کی طرف چلا گیا، شاگرد مسیح کے ساتھ اپنے تعلّق سے اس کی نئی بادشاہی میں اپنے مقام پر منتقل ہو گئے۔

تب زبدی کے بیٹے یعقوب اور یوحنا اُس کے پاس آئے اور کہا، ''اُستاد، ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگیں آپ ہمارے لیے کریں۔ (36) اس نے ان سے کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے کروں؟ (37) اُنھوں نے اُس سے کہا، ہمیں عطا کر کہ ہم تیرے جلال میں ایک تیرے دہنے اور دوسرا تیرے بائیں طرف بیٹھیں۔ (مرقس 10:35-37)

مقام اور مرتبے کے دیوتا نے بادشاہی کے نئے اصولوں کو اس قدر حاوی کر لیا تھا کہ یعقوب اور یوحنا سیکھ رہے تھے، کہ انھوں نے مسیح سے پوچھا کہ کیا وہ اس کی بادشاہی میں اس کے بائیں اور دائیں ہاتھ بیٹھ سکتے ہیں۔ شکر ہے کہ یسوع پرانے بادشاہی اصولوں کو چھوڑنے میں ان کی مسلسل ناکامی سے کبھی نہیں تھکے۔ وہ سمجھ گیا کہ ہمیں یہ دیکھنے میں وقت لگتا ہے کہ شیطان کی بادشاہت کے اصول واقعی کتنے گہرے ہیں۔ ہمیں درپیش مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم پرانے اصولوں کو اختیار کرنے دیتے ہیں تو درج ذیل ہوتا ہے:

اور جب دسوں نے یہ سنا تو وہ یعقوب اور یوحنا سے بہت ناراض ہوئے۔(مرقس10 :41)

جب ہم بادشاہی کے پرانے اصولوں کو ہم پر حکمرانی کرنے دیتے ہیں، تو ہمیشہ جھگڑا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ یعقوب اور یوحنا نے جو کچھ کیا اس نے دوسرے شاگردوں کو ناراض کر دیا۔ کیوں؟ کیونکہ وہ ایک پیغام بھیج رہے تھے، "ہم تم سے بہتر ہیں۔" ہوسکتا ہے کہ وہ ایسا کرنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں لیکن یہ تقریباً ہمیشہ نتیجہ ہوتا ہے۔ یسوع نے اس موقع پر انکی سمجھ کو بڑھانے کی کوشش کی کہ کس طرح خدا کی بادشاہی اس سے مختلف ہے جس میں وہ بڑے ہوئے تھے۔ انہیں مختلف سوچنا سیکھنا ہوگا۔

لیکن یسوع نے ان کو اپنے پاس بلایا اور ان سے کہا، "تم جانتے ہو کہ جو غیر قوموں پر حاکم سمجھے جاتے ہیں وہ ان پر حکومت کرتے ہیں، اور ان کے بڑے ان پر حکومت کرتے ہیں۔ (43) تُم میں ایسا نہ ہو۔ لیکن جو کوئی تم میں سے بڑا بننا چاہے وہ تمہارا خادم ہو۔ (44) اور تم میں سے جو پہلا ہونا چاہے وہ سب کا غلام ہو۔ (45) کیونکہ ابنِ آدم بھی خدمت کے لیے نہیں آیا بلکہ خدمت کرنے اور اپنی جان بہتوں کے لیے فدیہ دینے کے لیے آیا ہے۔ (مرقس10 :42-45)

یہ الفاظ ہمیشہ ہمارے کانوں میں گونجتے رہے! اگر آپ خدا کی بادشاہی میں عظیم بننا چاہتے ہیں تو دوسروں کو جوڑ توڑ اور کنٹرول کرنے کی بجائے ان کی خدمت کرنے سے لطف اندوز ہونا سیکھیں۔ یسوع ہمیں بتاتا ہے کہ کافر (غیر قومیں) اسے دوسروں پر مسلّط کرتے ہیں اور اپنے اختیار کو استعمال کرنے اور یہ ظاہر کرنے میں لطف اندوز ہوتے ہیں کہ مالک کون ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ، یہی روح اکثر چرچ پر حکمرانی کرتی ہے جس میں مختلف ارکان چرچ پر اپنی مرضی اور اختیار مسلّط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صلیب کے دو ہزار سال بعد اور ہم میں سے بہت سے لوگ اب بھی بنیادی باتوں کو نہیں سمجھتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ ہماری جان کے دشمن ہمیں اپنے پرانے طرزِ فکر کی طرف کھینچنا اتنا آسان کیوں سمجھتے ہیں؟ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، یہ ہمارا گہرا عدم تحفّظ کا احساس ہے جو شیطان کے لیے ہمیں اپنے آپ کو ثابت کرنے کے لیے آزمانا آسان بناتا ہے۔ جب تک ہم یہ یاد نہیں رکھتے کہ ہم اپنی قدر کیسے حاصل کرتے ہیں ہم یہ ثابت کرنے کے لیے پتھر کو روٹی میں تبدیل کرنے کی کوشش کے خلاف مزاحمت کرنا

ناممکن محسوس کریں گے کہ ہم اہم ہیں۔

ڈیوراسیل کے اس اصول کے بارے میں مجھے ایک ایسی چیز بہت تشویشناک لگتی ہے جو سختی سے ہم سے چمٹی ہوئی ہے۔ یسوع بہترین استاد تھے جو اس دنیا نے کبھی دیکھے ہیں۔ اس نے تین سال سے زیادہ شاگردوں کے ساتھ گزارے، انہیں آسمان کی بادشاہی کے بارے میں جتنا ہوسکتا تھا سکھایا، اور اس سب کے بعد بھی ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی مصلوب ہونے والی رات کو بھی شاگرد پرانی زندگی کے اصولوں پر قابو پا رہے تھے۔

اسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا، یہ کہتے ہوئے ''یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے، جو تمہارے لیے بہایا جاتا ہے۔ (21) لیکن دیکھ میرے دغا دینے والے کا ہاتھ میز پر میرے ساتھ ہے۔ (22) اور بیشک ابنِ آدم جاتا ہے جیسا کہ اُس نے طے ہے۔ لیکن افسوس اُس آدمی پر جس سے اُسے پکڑوایا جاتا ہے۔ (23) پھر وہ آپس میں پوچھنے لگے کہ ان میں سے کون ہے جو یہ کام کرے گا؟ (24) اب ان میں یہ جھگڑا بھی ہوا کہ ان میں سے کس کو بڑا سمجھا جائے۔ (لوقا22:20-24)

کائنات نے محبّت کے سب سے بڑے مظاہرے کے موقع پر، یسوعکے قریب ترین لوگ، جو اس کی بادشاہی کو کسی اور سے زیادہ جانتے تھے، اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ ان میں سے کون بڑا ہے۔ اُس وقت یسوع نے جس دکھ کا تجربہ کیا وہ یقیناً بہت زیادہ تھا! کیا ہم میں سے وہ لوگ جو یسوع کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہی غلطیوں کو دہرا رہے ہیں جیسے کہ شاگرد، یسوع کے پرجوش پیروکار، پھر بھی آپس میں جھگڑ رہے ہیں کہ سب سے بڑا کون ہے؟

دنیا میں ڈیوراسیل کے اصولوں کے زیرِ کنٹرول ہونے سے صرف ایک چیز بدتر ہے۔ یہ چرچ میں ان کی طرف سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ خدا ہماری مدد کرے کہ ہم ان خود پسندانہ اصوصلوں سے آماد ہو جائیں تا کہ ہم اس کی بادشاہی کی پوری خوشی کا تجربہ کرسکیں۔!

☆☆☆

پندرھواں باب

آپ کیسے پڑھتے ہیں؟

آج ایک خاص دن ہونے والا ہے۔ آپ ان ممکنہ امکانات پر جوش وخروش سے بھرپور ہیں۔ ایک بڑی مینوفیکچرنگ کمپنی کا سربراہ ایک خاص ڈیزائن میں دلچسپی رکھتا ہے جس پر آپ نے کام کیا ہے اور وہ اس کی تیاری اور اسے پوری دنیا میں برآمد کرنے پر سنجیدگی سے غور کررہا ہے۔ آپ ایک اچھے چھوٹے مقامی رریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لیے ملنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ پہلے کبھی نہ ملنے کے بعد، آپ گھبراکر اس شخص کو پہچاننے کی کوشش کررہے ہیں جو آپ کے خواب کو حقیقت میں بدلنے والا ہے۔ آخر کار وہ آتا ہے اور آپ نے اس کے ساتھ ہاتھ ملایا، اور پھر آپ دونوں ریسٹورنٹ میں چلے گئے اور اپنی جگہ تلاش کرتے ہیں۔ جاننے کے لیے، آپ کا ڈائننگ پارٹنر آپ سے آپ کے خاندان کے بارے میں اور آپ کہاں رہتے ہیں اور آپ کے بچے اسکول میں کیا پڑھ رہے ہیں کے بارے میں کچھ پوچھتا ہے۔ سب کچھ اچھی طرح سے چل رہا ہے سوائے اس حقیقت کے کہ آپ کے بالکل پیچھے ایک لڑکا ہے جس نے اپنے سوپ کو چپڑ چپڑ کر کے کھانے کا ایک حقیقی فن تیار کیا ہے۔ پہلے تو آپ اسے برداشت کرتے ہیں، لیکن تھوڑی دیر بعد یہ تھوڑا سا پریشان کن ہوجاتا ہے۔ ''کچھ لوگوں کو کچھ آداب سیکھنے کی ضرورت ہے'' جو آپ اپنے آپ سے سوچتے ہیں، لیکن اسے ختم کردیں تاکہ آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ کے ممکنہ کاروباری پارٹنر کے ساتھ بات چیت اچھی چل رہی ہے، اور آپ اپنے ڈیزائن کے کچھ اضافی فوائد کے بارے میں بات کرنے کے درمیان ہی ہیں جب اچانک آپ کے پیچھے والا آدمی آپ کے ٹیبل پر موجود کٹلری کو تقریباً جھنجھوڑ دینے والا ایک ہولناک ڈکار لیتا ہے۔ سب کی نظریں اچانک اس غیر معمولی فرد پر جمی ہوئی ہیں جس کے بارے میں ایسا لگتا ہے کہ اس کو کوئی آداب نہیں ہے۔ کمرہ ہنسی مذاق کی آوازوں اور خوف اور نفرت کے ساتھ مل کر ہلکی سی ہنسی سے بھر جاتا ہے۔ آخر کار ریسٹورنٹ کا مالک باہر آتا ہے اور اس آدمی کو وہاں سے جانے کو کہتا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ ایسی قسموں کو ریسٹورنٹ میں خوش آمدید نہیں ہے۔

واقعی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اگر یہی آدمی چینی ثقافت کی عکاسی کرنے والے کسی ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہوتا تو کوئی پلکیں نہیں جھپکتا۔ درحقیقت میزبان مایوس ہوسکتے ہیں اگر آپ نے یہ

اشارے نہ کیے ہوں۔ چینی ثقافت میں بھی اگر آپ کسی ایسے شخص سے ہاتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے آپ پہلے نہیں ملے تھے یا رات کے کھانے پر خاندانی مسائل کے بارے میں بات کرتے ہیں تو آپ کو کافی بدتمیز سمجھا جائے گا۔

یہ حیرت انگیز ہے کہ آپ کس ثقافت یا عالمی نقطہ نظر سے آتے ہیں یہ بات پر منحصر ہے کہ ایک ہی اعمال کی مکمّل طور پر مختلف طریقوں سے تشریح کیسے کی جاسکتی ہے۔ یہ حقیقت مختلف نہیں ہے جب ہم خدا کی بادشاہی بمقابلہ شیطان کی بادشاہی کی دو مختلف ثقافتوں کو دیکھتے ہیں۔

مسیحی عقیدے کی ایک بنیاد ہے، یسوع مسیح، اور پھر بھی جب ہم یسوع کا نام لینے والے گروہوں کی کثرت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم یہ جان کر حیران رہ جاتے ہیں کہ ایک بنیاد پر بہت سے تضادات ہو سکتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی میں سفر میں ثقافت کی منتقلی اور عالمی نقطہ نظر کی منتقلی شامل ہے۔ اپنے آخری باب میں ہم نے اس مشکل کو بیان کیا ہے جس کا ہمیں اکثر آسمان کی راہوں میں سوچنے سیکھنے میں کرنا پڑتا ہے۔

مسیحی واک کی سب سے بڑی مشکلات اس بات کے گرد گھومتی ہیں کہ ہم خدا کے کلام، بائبل تک کیسے پہنچتے ہیں۔ ہم دنیا سے باہر آتے ہیں جہاں ہمیں کامیابی اور مقام حاصل کرنا ہے، لیکن جب ہم خدا کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں تو یہ بالکل ضروری ہے کہ ہم اپنی رائے کو تسلیم کریں اور خدا کی روح ہمیں خدا کے کلام کو پڑھنے کا طریقہ سکھانے دے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر ایسا نہیں ہوتا ہے، اور مسیحی عقیدے اور تاریخ میں پائے جانے والے بہت سے تضادات، بدعتیں اور تنازعات براہ راست بائبل کو آسمان کے فریم ورک کے بجائے ڈیوراسیل کے فریم ورک کے ساتھ پڑھنے سے آتے ہیں، جو جائز اور قریبی تعلّقات پر مرکوز ہے۔

یسوع نے (لوقا 10) میں ایک وکیل کے ساتھ اپنی بحث میں اس نکتے کو اٹھایا ہے۔ وکیل نے یسوع سے پوچھا، "ابدی زندگی کا وارث ہونے کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے؟" یسوع نے جواب دیا، "شریعت میں کیا لکھا ہے؟" گہرے مسئلے تک جانے کے لیے وہ پوچھتا ہے، ’’تم اسے کیسے پڑھتے ہو؟‘‘

یسوع یہ نہیں پوچھتا کہ تم کیا پڑھتے ہو؟ وہ پوچھتا ہے کہ آپ کیسے پڑھتے ہیں، یا آپ جو پڑھتے ہیں اس کی تشریح کیسے کرتے ہیں؟ یہ ہر اس شخص کے لیے اہم سوال ہے جو زمینی ڈیوراسیل سے آسمانی رشتوں تک کا سفر طے کرنا چاہتا ہے- آپ کیسے پڑھتے ہیں؟

ابدی زندگی سے متعلّق جو سوال وکیل نے یسوع سے پوچھا وہ مسیحی واک کے سب سے اہم سوالات میں سے ایک ہے۔ آپ جس مقام پر فائز ہیں اور جن لوگوں کے ساتھ آپ گھل مل جاتے ہیں وہ اس دنیا میں آپ کی قدر کا ایک مضبوط اشارہ ہے۔ اس کے برعکس، آسمان کی بادشاہی میں ہر شخص خدا کا بچہ ہے اور عزت اور وقار کے لائق ہے۔ جب ہم بحث کی پیروی کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وکیل صحیفے کی تشریح بعد کی بجائے پہلے سے کرنا چاہتا ہے۔ اُس نے یسوع کو یہ کہتے ہوئے درست جواب دیا، "خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے پیار کرو اور اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرو۔" یسوع حقیقت میں کہتا ہے، "بالکل، یہ کرو اور جیو،" لیکن وکیل جو اس میں شامل تھا اس کے مکمّل مضمرات کو سمجھتے ہوئے یہ پوچھ کر معنی کو موڑنے کی کوشش کرتا ہے، "میرا پڑوسی کون ہے؟" کلام کا مفہوم سادہ ہے لیکن ڈیوراسیل کے زیر اثر انسانی دل ایسا کام کرتا ہے کہ اسے سمجھنا مشکل ہے، کیونکہ وہ پرانے کو چھوڑنے اور نئے کو مکمّل طور پر قبول کرنے کو تیار نہیں ہے۔ یہاں بہت سارے بے جان مسیحوں کی وجہ ہے، وہ مسیح کی بادشاہی پر یقین رکھتے ہیں لیکن شیطان کی بادشاہی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور نتیجہ کنفیوژن، مایوسی اور برائی ہے۔

پورا مسیحی عقیدہ نجات کے مسئلے پر الجھا ہوا ہے کیونکہ بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ ایک مسیحی جو فضل سے بااختیار ہے وہ دس احکام کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ تاہم، ہم میں سے بہت سے لوگ ڈیوراسیل کے تناظر میں دس احکام سے رجوع کرتے ہیں۔ ہم نجات کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ان کو انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ دس احکام کو اس وعدہ شدہ رشتے کی وضاحت کے طور پر دیکھیں جو خدا اور اس کے بچوں کے درمیان واقع ہوگا۔

اس کے برعکس، اور عام طور پر، ہمارے پاس ایک پوری بھیڑ ہے جو قانون کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناممکنات کو دیکھتی ہے، لیکن ایمانی رشتے میں داخل ہونے کی بجائے، وہ خدا کے احکام کی پابندی کو ناممکن قرار دیتے ہیں اور اس وجہ سے وہ کبھی بھی فتح کی آزادی سے لطف اندوز نہیں ہوتے۔ چاہے آپ پرفارم کرنا چاہتے ہیں یا پرفارم کرنا نہیں چاہتے، مسئلہ اب بھی تعلّق کی بجائے کارکردگی کا ہے۔ ان گروہوں

میں سے کوئی بھی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اس کے ساتھ ایمان پر مبنی تعلّق کے تناظر میں دس احکام کو قبول نہ کریں جو ہمارے لیے مر گیا ہے۔

مسیحیوں کے گروپ کے لیے جو مخالف کارکردگی کا موقف اور مسیحی واک میں فتح کے ناممکنات کو اپناتے ہیں، جلد ہی یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ جس دیوتا کی عبادت کرتے ہیں وہ بھی انجام دینے سے قاصر ہے۔ اس رجحان کو تسلیم کرنے کی دنیاوی خواہش کے ساتھ جوڑیں اور ایسے مسیحی علماء، اساتذہ اور مومنین کو تلاش کرنا کوئی تعجّب کی بات نہیں ہے جو چھ لفظی دنوں میں دنیا کو تخلیق کرنے کی خدا کی صلاحیت کو مسترد کرتے ہیں۔ جس طرح وکیل جواب دیتا ہے کہ اسے اپنے پڑوسی سے پیار کرنا ہے لیکن پھر سوال کرتا ہے کہ میرا پڑوسی کون ہے؟ آج بہت سے علماء کہتے ہیں، "ہاں ہم چھ دن کی تخلیق پر یقین رکھتے ہیں، لیکن وہ کس قسم کے دن ہیں؟" بدی ہمیشہ صحیفوں کو اپنے آپ کے مطابق کرنے کا راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مسیح میں ایمان لانا اور پھر بھی دنیا کے مطابق زندگی گزارنا۔ شیاطین بھی مسیح پر ایمان رکھتے ہیں اور اس دنیا کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

ایک بار جب کوئی شخص ایک ایسے خدا پر یقین کھو بیٹھتا ہے جو ایک نیا دل بنا سکتا ہے اور اس نے کلام پاک کے سادہ بیانات کے بارے میں چالاک سوالات پوچھنا سیکھ لیا ہے، تو پھر مرد کے رد کے ساتھ ساتھ ہم جنس پرستی کو ایک مسیحی اصول کے طور پر قبول کرنا بہت آسان ہے۔ اور خواتین کے کردار، گھر اور چرچ میں، جو بائبل واضح طور پر ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ یہ تصور آسمان کی بادشاہی کے لیے اجنبی ہے۔ قدر ہمیشہ رشتے سے ہوتی ہے پوزیشن سے نہیں۔

ہم بائبل میں پڑھنے کے بعد تعلیم کی فہرست بنا سکتے ہیں جسے طاقت، عہدے اور کارکردگی کے اصولوں کے مطابق موڑ دیا گیا ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ نکتہ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اگر ہم یسوع کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم کوشش کریں گے۔ کتاب کی تشریح اس کی بادشاہی کے اصولوں کے مطابق کریں نہ کہ اس بادشاہی کے مطابق جس سے ہم سب آئے ہیں۔

☆☆☆

سولہواں باب

اب کوئی غلام نہیں

یہ ان خاص اوقات میں سے ایک تھا۔ میں اور میرا چھ سالہ بیٹا گاڑی میں ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ہم ایک گہری اور بامعنی بات چیت کر رہے تھے، اچھی طرح سے، میرے قیمتی بیٹے کا تجربہ اس کی اجازت دیتا ہے ۔ میں اس کے دماغ میں پہیوں کو طریقہ سے مڑتے دیکھ سکتا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ کسی گہری چیز کے دہانے پر تھا، اور پھر وہ باہر آ گیا۔ ''آپ جانتے ہیں والد صاحب، مجھے لگتا ہے کہ اگر آپ کبھی باس ہوتے اور میں کبھی باس ہوتا تو معاملات بہت بہتر ہوتے۔'' ''اچھا بیٹا، یہ یقیناً ایک دلچسپ تجویز ہے۔'' میں نے گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ خاموشی کا ایک لمحہ تھا کیونکہ میں ایک اچھی وجہ کے بارے میں سوچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کی تجویز کیوں غلط تھی، اور اگر میں ایک کے بارے میں نہیں سوچ سکا تو ہم دونوں مصیبت میں پڑ سکتے ہیں۔ ''ٹھیک ہے، یہ بالکل نہیں ہے کہ بائبل ہمیں یہ کیسے بتاتی ہے، بیٹا'' ''لیکن آپ کو ہر وقت مجھے یہ بتانے کی کیا ضرورت ہے؟'' ''اچھا بیٹا، یسوع نے مجھ سے کہا ہے کہ میں تمہیں سکھاؤں کہ اس کے لیے ایک مضبوط جوان کیسے بننا ہے، اور کیونکہ وہ میرا باس ہے، مجھے لگتا ہے کہ میں وہی کرتا جو وہ مجھے کرنے کو کہتا ہے۔''

والدین ایک حقیقی سیکھنے کا منحنی خطوط ہے۔ ''بیٹا کھانا کھاتے وقت بیٹھ جاؤ۔'' اوہ، منصفانہ نہیں!'' پیاری، پلیز اپنے کھلونے اٹھاؤ اور رکھ دو۔'' ''اوہ ماں، میں باہر جا کر کھیلنا چاہتا ہوں۔'' ''بیٹا سونے کا وقت ہو گیا ہے۔'' رونا، چیخنا، چیخنا، ''لیکن آپ اب سونے نہیں جا رہے ہیں۔ مجھے کیوں کرنا پڑے گا؟''

یہ تمام اصول وضوابط ! آپ سوچیں گے کہ والدین ہر وقت پریشان ہوتے ہیں۔ بچے یہ کیوں نہیں سمجھ سکتے کہ آپ چاہتے ہیں کہ وہ خاموش بیٹھیں اور میز پر آہستگی سے کھائیں تا کہ ان کا ہاضمہ خراب نہ ہو؟ یا یہ کہ آپ چاہتے ہیں کہ وہ صاف ستھرا رہنا سیکھیں تا کہ وہ بڑے ہونے پر منظّم اور زیادہ موثر ہونا سیکھیں؟ اور بچے اس بات کی تعریف کیوں نہیں کرتے

کہ آپ انہیں کافی نیند لینے سے بیمار ہونے سے روکنا چاہتے ہیں؟ کیوں؟ کیونکہ وہ زندگی کے نقصانات اور خطرات کونہیں جانتے۔

پولوس رسول مسیحی زندگی میں ہمارے سفر کی وضاحت کرنے کے لیے یہ مشابہت اختیار کرتا ہے۔

اب میں کہتا ہوں کہ وارث، جب تک وہ بچہ ہے، کسی بندے سے بالکل مختلف نہیں ہے، حالانکہ وہ سب کا مالک ہے۔(گلتیوں 1:4)

پولوس اپنے والدین کے ساتھ ایک بچے کے تعلّقات کو اس طرح بیان کرتا ہے جو ایک نوکر کے اپنے مالک سے مختلف نہیں ہے۔ باپ کو اپنے بیٹے کو مملکت خداداد کے اصولوں کے مطابق تربیت دینی چاہیے، لیکن بیٹا اپنی ڈیورا سیل فطرت کے ساتھ اس ساری تربیت کی وجہ نہیں سمجھتا۔ بہت سے اسباق جو اس کے والد اسے سکھائیں گے وہ اس کی فطرت کے خلاف ہیں اور اکثر وہ محنتی ہوتے ہیں جو کہ خادم ہونے سے مختلف نہیں ہوتے ۔لڑکا آسانی سے سوچ سکتا ہے، "میرے والد مجھے بہت سے کام کرنے سے کیوں روکتے ہیں جو میں چاہتا ہوں؟ میں ایک غلام کی طرح محسوس کرتا ہوں۔ ’’بیٹا، یہ کرو، بیٹا، ایسا مت کرو، یہ مناسب نہیں لگتا!‘‘

یہ صورت حال ہمارے ساتھ خُدا کے معاملات کو بالکل ٹھیک بیان کرتی ہے کیونکہ وہ ہمیں خُدا کی بادشاہی کے لیے تیار کرنا چاہتا ہے۔ بہت سے لوگ خُدا کے تقاضوں کو سختی سے دیکھتے ہیں اور اکثر سوال کرتے ہیں، ’’خدا نے میرے ساتھ ایسا کیوں ہونے دیا یا مسیحی زندگی اتنی پابندیاں کیوں لگاتی ہے؟‘‘ بہت سے ایسے بھی ہیں جو چرچ میں شامل ہوتے ہیں جو بچوں کی طرح رہنے اور صرف خادم بننے پر مطمئن نظر آتے ہیں، مسیحی زندگی کے فرائض انجام دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ انہیں ان کی کوششوں کا صلہ ملے گا، ایسے لوگوں کو جذبات میں گھرے ہونے کا خطرہ ہے۔

پولوس ہمیں بتاتا ہے کہ ہم زندگی کی بہت سی الجھنوں اور ہمارے ساتھ خُدا کے برتاؤ کے بارے میں سوالات سے کیسے آزاد ہو سکتے ہیں۔ جب ہم صحیح معنوں میں یہ سمجھ لیتے ہیں کہ خدا ہمارا باپ ہے اور وہ ہمیں اپنی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے تیار کر رہا ہے اور وہ ہم سے شدید محبّت کرتا ہے، تب خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ معنی خیز ہونے لگتا ہے۔ قواعد وضوابط کو اب ہمیں تفریح سے روکنے کے لیے پابندیوں اور حدود کے طور پر نہیں دیکھتے۔ اس کی بجائے وہ آزادی کے دروازے بن جاتے ہیں جو ہمارے لیے خُدا کی شفقت اور خُدا کے فرزندوں کے طور پر اپنی مکمّل میراث حاصل کرنے کے لیے اُس کی تڑپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ پولوس اس کی وضاحت اس طرح کرتا ہے

اور مسیح کے آنے سے پہلے ہمارے ساتھ ایسا ہی تھا۔ ہم بچوں کی طرح تھے۔ ہم اس دنیا کے بنیادی روحانی اصولوں کے غلام تھے۔ (4) لیکن جب صحیح وقت آیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو ایک عورت سے پیدا ہوا، شریعت کے تابع۔ (5) خدا نے اسے ہمارے لیے آزادی خریدنے کے لیے بھیجا جو شریعت کے غلام تھے، تاکہ وہ ہمیں اپنے بچوں کی طرح گود لے۔ (6) اور چونکہ ہم اُس کے فرزند ہیں، اِس لیے خُدا نے اپنے بیٹے کی روح کو ہمارے دلوں میں بھیجا ہے، اور ہمیں ''ابّا، باپ'' کو پکارنے پر آمادہ کیا ہے۔ (7) اب آپ غلام نہیں بلکہ خدا کے اپنے بچے ہیں۔ اور چونکہ تم اس کے بچے ہو اس لیے خدا نے تمہیں اپنا وارث بنایا ہے۔ (گلتیوں 4:3-8)

یہ کلام پاک کے چند خوبصورت ترین الفاظ ہیں۔ جیسا کہ ہم خدا کے بچوں کے طور پر اپنے گود لینے کو محفوظ بنانے میں یسوع کی قربانی کو تسلیم کرتے ہیں، ہم شیطان کی بادشاہی کی غلامی سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ہم ڈیورا اسیل کے ظلم سے آزاد ہو گئے ہیں اور ہم مضبوط اور عظیم خدا کے بیٹوں اور بیٹیوں کے طور پر کھڑے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ یسوع کی وجہ سے ہم ہمیشہ اس کے پیارے بچے رہیں گے۔ کیا آپ کے دل میں خدا کی روح نے پکارا ہے ''ابا/باپ'' ''ڈیڈی، ڈیڈی؟'' کیا آپ اُس کی محبّت میں اتنا محفوظ محسوس کرتے ہیں کہ آپ اُس کی بانہوں میں دوڑ سکتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ آپ کا نہ صرف استقبال ہے بلکہ اُس کی طرف سے گہری خواہش ہے؟ کیا آپ اپنے باپ کی بچکانہ عبادت کی طرف لوٹ گئے ہیں جو کہ جب وہ قریب ہوتا ہے تو چمکتا ہے؟ جب تک آپ اس آزادی کا تجربہ نہیں کر

لیتے، آپ ہمیشہ ایک ایسے شخص رہیں گے جو اس غیر یقینی صورتحال کے ساتھ رہتا ہے کہ کل آپ کو آپ کی علیحدگی کی تنخواہ جاری کردی جائے گی۔

خدا کے بچوں کے طور پر، ہماری میراث یقینی ہے۔ ہم دلیری سے اس کے پاس آسکتے ہیں اور اپنی درخواستیں کر سکتے ہیں۔ ہم اعتماد کے ساتھ یقین کر سکتے ہیں کہ وہ جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے۔ زندگی میں جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے وہ ہمیں خدا کی بادشاہی کی اقدار کی گہرائی سے سمجھنے اور ڈیوراسیل کی غلامی کو توڑنے میں مدد کرتا ہے۔

آپ کو چھٹے باب میں یاد ہوگا کہ ہم نے اس ناقابل یقین کام پر بات کی تھی جس کا سامنا خدا کو نسل انسانی کو اپنی محبّت بھری آغوش میں واپس لانے کی کوشش میں کرنا پڑا۔ یہاں ایک بار پھر پوائنٹس ہیں:

1۔ نسل انسانی کو ان کی مایوس کن صورتحال کو صحیح معنوں میں پہچاننے کی حکمت دینے کا ایک ذریعہ، اس کے ساتھ ان کے لیے انتخاب کی آزادی کی خلاف ورزی کیے بغیر صحیح سمت میں متاثر ہونے کا ایک طریقہ۔
2۔ ان کو یہ دکھانے کا ایک طریقہ کہ وہ اس کے کردار اور بادشاہی کے بارے میں غلط تصور رکھتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح انہیں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ واقعی ان سے محبّت کرتا ہے۔
3۔ ان کے جرم اور عدم تحفّظ کو دور کرنے کا ایک طریقہ، خدا کے بچوں کے طور پر ان کی حقیقی شناخت اور قدر کو بحال کرنا۔
4۔ ان کے مقصد کے احساس، ان کے وجود کی وجہ، یا ان کی تقدیر کا دوبارہ دعوی کرنے کا ایک طریقہ۔
5۔ مندرجہ بالا تمام وقت کی ضرورت ہے۔ آدم اور حوا نے اپنی زندگی کو ضائع کر دیا تھا، اس لیے انھیں انتخاب اور فیصلہ کرنے کے لیے وقت دینے کے لیے لائف سپورٹ سسٹم کی ضرورت تھی۔
6۔ یہ سب کرتے وقت خدا کو انصاف کا احساس برقرار رکھنا چاہیے۔ وہ ان کی بغاوت کو نظر انداز نہیں کر سکتا اور کہہ سکتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے۔ جب کہ خدا اپنی رحمت میں اپنی پسند کے مکمّل نتائج کو ان پر گرنے کی اجازت نہیں دیتا، آدم اور حوا کو اپنی پسند کے نتیجے کو سمجھنا چاہیے تا کہ وہ اپنے کیے کی غلطی کو سمجھنا شروع کریں۔

اپنی وزارت، موت اور قیامت میں یسوع کے کام نے تمام چھ چیلنجوں کا حل فراہم کیا ہے۔ مسیح کی صلیب کی طاقت کو کون سمجھ سکتا ہے؟ یہ ہمارے غلط کاموں کو دور کرنے سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔ یہ بہت، بہت گہرا ہے۔

کیا آپ ابھی گھٹنے ٹیک کر صلیب کی طرف نہیں دیکھیں گے اور ڈیوراسیل سے اپنی نجات نہیں دیکھیں گے؟ کیا آپ آسمان سے آواز سن سکتے ہیں کہ آپ اس کے پیارے بچے ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے؟ کیا آپ اپنے تمام قصور، ناراضگی، غرور اور تلخی کا بوجھ اُس پر نہیں ڈالیں گے؟ بس اس خوشی کی بھرپوری کو ابھی آپ کی روح میں سیلاب آنے دیں۔ آپ یہ کر سکتے ہیں کیونکہ پہلے آپ کے پاس ڈیوراسیل سے فرار ہونے کا راز نہیں تھا لیکن اب ہے، اب آپ کو بیٹا یا بیٹی بننا ہے۔

☆☆☆

ستارہواں باب

بابل کا زوال

یہ بجلی کی طرح ٹکرا گیا۔ جرمن پینزر ڈویژنوں نے ہالینڈ اور فرانس کے میدانوں میں دوڑ لگائی اور ایک ہی رات میں ان ممالک کو نازی جنگی مشین کی آہنی مٹھّی میں جکڑ لیا۔ ایک مقبوضہ ملک میں رہنا ایک مرجھا جانے والا تجربہ ہے۔ میرے والد اس وقت ہالینڈ کے شمال میں واقع قصبے ایسن میں رہتے تھے۔

مردوں کو جرمن جنگی مشین کی خدمت میں دبایا گیا۔ مخبر ہر وقت خوفناک خفیہ پولیس کو ان کی اطلاع دینے کے لیے تیار رہتے تھے، اور کسی بھی وقت وہ دروازے پر دستک دے سکتے تھے اور اپنے پیاروں کو گھسیٹ کر جا سکتے تھے، جو دوبارہ کبھی نظر نہیں آئیں گے۔ نازی حکومت نے ڈیورا سیل کے تمام نشانات دکھائے، ایک کنٹرول کرنے والا جذبہ جو تمام حریفوں کو ختم کر دے گا، خوف کے ذریعے حکمرانی کرے گا اور اپنی طاقت کو شیطانی اطمینان کے ساتھ ظاہر کرے گا۔

ہمارے وسائل کو چھین لیا اور ختم کر دیا گیا، جابرانہ زنجیروں سے تنگ آ کر، ہالینڈ 1944 کے موسم سرما کے لیے تیار نہیں تھا۔ وہ اس خوف سے اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتے تھے کہ جب وہ واپس آئیں گے تو وہ وہاں نہیں رہے گا، لکڑی آگ کے لیے چھین لی گئی تھی۔ شہروں میں ہزاروں لوگ بھوک اور سردی سے مر گئے۔ یہ ڈراؤنا خواب کب تک سہیں گے؟

آخر کار جرمنوں نے پسپائی اختیار کی، پل اڑا دیے، جنگی ساز و سامان کو تباہ کیا اور جتنا ممکن ہو سکے تباہی چھوڑ دی۔ میرے والد کو سڑکوں پر ناچنے والے اور اتحادی فوجی کھانے کا راشن دینے والے سب کو یاد ہے۔ یہ یقین کرنا تقریباً بہت مشکل تھا کہ یہ ختم ہو گیا، آخر کار آزادی!

قائن کی روح اب بھی زندہ ہے، اور مکاشفہ کی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ مسیح کے واپس آنے

سے عین قبل اس کنٹرولنگ، غیر محفوظ، غیرت منداور بیکار روح کا اپنی موت سے پہلے طاقت کا ایک آخری مظاہرہ ہوگا۔ یوحنا نے اسے سات سروں اور دس سینگوں والا جانور قرار دیا ہے جو سمندر سے نکلتا ہے۔

پھر میں سمندر کی ریت پر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے ایک حیوان کو سمندر سے اٹھتے دیکھا جس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اس کے سینگوں پر دس تاج تھے اور اس کے سروں پر ایک کفریہ نام تھا۔ (مکاشفہ 1:13)

اس حیوان کو زمین کی تمام قوموں پر بڑی طاقت اور اختیار دیا گیا ہے، اور تمام دنیا اس کی پرستش اور اپنے آپ کو اس حیوان کی طاقت کے تابع کر دیتی ہے۔ یہ حیوان اس خدا کے ساتھ ہمارے تعلّق کے خلاف ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے عبادت کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔

یہ درندہ پوری دنیا کو اس کی پیروی کے لیے اتنی آسانی سے قائل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ڈیوراسیل بیٹریوں پر چلتا ہے۔ یہ وہ زبان بولتا ہے جو ہم سب فطری طور پر بولتے ہیں۔ یہ ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ ہم جو کچھ حاصل کرتے ہیں اور انجام دیتے ہیں اس سے اپنی شناخت تلاش کریں، اور یہ ہمیں اپنی شرائط پر خُدا سے ملنے کی ترغیب دیتا ہے، اپنی بے خون قربانی لاتے ہوئے اور خُدا سے ہماری عبادت کی تعمیل اور قبول کرنے کی توقع رکھتے ہوئے۔ دنیا کا بیشتر حصہ پہلے ہی اس درندے کی زد میں ہے لیکن انہیں اس کا احساس نہیں ہے۔ جب دنیا آزادی کے اصولوں کو مسترد کرتی ہے اور خوف اور طاقت کے ذریعے عالمی کنٹرول میں واپس آتی ہے، تو یہ صرف اس بات کا ظاہری مظہر ہوگا جو ہم میں سے ہر ایک کے دل میں چھپا ہوا ہے۔

خدا خاموش بیٹھا ہے اور کچھ نہیں کر رہا ہے۔ وہ دنیا کو خبردار کرنے کے لیے ایک مایوس کن حتمی پیغام بھیجتا ہے کہ وہ اس درندہ صفت طاقت کے سامنے ہتھیار نہ ڈالے۔ یہ تین پیغامات کی شکل میں آتا ہے۔ پہلا پیغام نسل انسانی کو توجہ کی طرف بلاتا ہے اور ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں اس خدا کی عبادت کرنی چاہیے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے۔ یہ ہمیں یسوع کی قربانی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ہمیں یاد

دلاتا ہے کہ قائن کی پیش کش کو خدا کبھی بھی قبول نہیں کر سکتا۔ ہم کبھی بھی خُدا کی مہربانی نہیں کر سکتے، کیونکہ ہماری نجات ہمارے لیے برّہ کے خون کے ذریعے خریدی گئی تھی۔

تب خُدا ہمیں ایک بہت اہم سچائی کی یاد دلاتا ہے۔ وہ اسے اس زبان میں بیان کرتا ہے:

اور ایک اور فرشتہ یہ کہتے ہوئے پیچھے آیا، بابل گر گیا، گر گیا، وہ عظیم شہر، کیونکہ اس نے تمام قوموں کو اپنی حرامکاری کے غضب کی شراب پلائی ہے۔ (مکاشفہ 8:14)

خدا بابل کی اصطلاح کیوں استعمال کرتا ہے؟ جیسا کہ ہم بائبل پر نظر ڈالتے ہیں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ نمرود ہی تھا جس نے بابل کا شہر بنایا تھا۔ نمرود ایک دلچسپ کردار تھا۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے، ''اس کی بادشاہی کے پہلے مراکز بابل، اریچ، اکاد اور کالنہ، شنار میں تھے۔'' نمرود پہلا ریکارڈ شدہ انسان ہے جس نے اپنی سلطنت قائم کی۔ یہ نوٹ کرنا بھی دلچسپ ہے کہ نمرود نے کسی وقت اپنی ماں سے شادی کی تھی — واقعی ایک غیر فعال خاندان! کچھ مشورے یہ بھی ہیں کہ نمرود نے اپنی ماں سے شادی کرنے کے لیے اپنے باپ کو قتل کیا۔ معاملہ کچھ بھی ہو، نمرود کے گھر کی بنیاد مملکت خداداد کے اصولوں پر نہیں تھی، جہاں خاندانی تعلّقات مقدس ہیں۔

نمرود کی گھریلو زندگی میں اس قدر تحفّظ کا فقدان تھا کہ وہ کسی سے تعلّق رکھنے کی بجائے اپنے کیے سے مشہور ہونے لگا۔ پیدائش کے دس باب میں، بائبل نسل انسانی کے نسب ناموں کی فہرست دیتی ہے۔ ہر آدمی کی شناخت اس کے باپ سے ہوتی تھی۔ ان کی شناخت ان کے خاندانی رشتوں سے قائم ہوئی۔ یہ خدا کی بادشاہت کا کام کرنے کا طریقہ ہے۔ تاہم نمرود ایک زبردست شکاری اور زبردست حکمران ہونے کی وجہ سے مشہور ہوا۔

وہ خدا کے سامنے ایک زبردست شکاری تھا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے، ''نمرود کی طرح، خدا کے سامنے ایک زبردست شکاری''۔ اس کی سلطنت کے پہلے مراکز بابل، اریچ، اکاد اور کالنیہ، شنار میں تھے۔ اُس ملک سے وہ اسور چلا گیا، جہاں اُس نے نینوہ، رحوبوت ارکلہ اور ریسن کو بنایا، جو نینوہ اور ارکلہ کے درمیان ہے۔ وہ عظیم شہر ہے (پیدائش 10:9-12)

نمرود نے اپنی عدم تحفّظ کی وجہ سے خود کو ثابت کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ اس نے شہر بنانا شروع کیے اور پھر اس نے پڑوسی خاندانی قبائل کو فتح کرنے کے لیے فوجیں بنانا شروع کر دیں۔ ایک ذہین مورخ درج ذیل نوٹ کرتا ہے:

سابق حکمرانوں کا اختیار رشتہ داری کے احساس پر قائم ہے، اور سردار کا عروج والدین کے کنٹرول کی تصویر تھا۔ اس کے برعکس، نمرود ایک خود مختار علاقہ تھا، اور مرد جہاں تک اس کے باشندے تھے اور ذاتی تعلّقات سے قطع نظر۔ اب تک قبائل۔ خاندانوں۔ معاشرہ میں اضافہ ہوا تھا۔ اب ایک قوم تھی، ایک سیاسی برادری۔ ریاست۔

آج تقریباً پوری دنیا نمرود کے نقش قدم پر چل پڑی ہے۔ آج حکومتیں سیاسی اور علاقائی ہیں، قبائلی اور خانہ بدوش نہیں۔

یہ دلچسپ بات ہے کہ نمرود نے اس سیاسی ریاست پر مبنی نظام کی تعمیر کے لیے کیا اقدامات کیے تھے۔ خدا نے اس نظام کو اپنے بنائے ہوئے پہلے شہر کے نام سے منسوب کیا ہے، جسے بابل کہا جاتا تھا۔ غور کریں کہ بابل انسانی دلوں میں کیسے ترقی کرتا ہے:

1۔ یہ ان بچوں میں شروع ہوتا ہے جو اپنے باپوں سے الگ ہو چکے ہیں۔
2۔ پھر، نتیجے میں عدم تحفّظ کی وجہ سے، وہ مسلسل منظوری کے خواہاں ہیں۔
3۔ منظوری کی یہ خواہش اکثر ان لوگوں کو اپنے خالی پن اور بیکار پن کو دور کرنے کے لیے مایوس کن اقدامات کی طرف لے جاتی ہے۔

یہ وہ خفیہ جزو ہے جو بابل کی شراب کو اتنا نشہ آور بنا دیتا ہے۔ ہم میں سے کتنے لوگ بیکار کے جذبات، یا دوسروں کو ثابت کرنے کے عزم سے دوچار نہیں ہوئے ہیں کہ ہمارے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ ہے؟ ہم میں سے کتنے لوگوں نے محسوس کیا ہے کہ خدا کو خوش کرنے کی ہماری کوششیں بالکل ناکام ہو گئی ہیں،

اوراب کوشش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟ ہم میں سے کتنے لوگ کام، اسکول، یا چرچ میں اقتدار کی کشمکش میں پھنس گئے ہیں اوراپنے دفاع کے ذریعہ یا اپنی چھوٹی سلطنتوں کو بڑھانے کی کوشش میں غصے سے بولے یا الفاظ کاٹتے ہوئے سنایا بولا؟ کیا اس پیالہ سے ساری دنیا نہیں پیتی؟ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو کیا ہم واقعی بابل کے غلام نہیں ہیں؟

توبابل کے زوال کا کیا مطلب ہے؟ فقرہ، "بابل گر گیا"، براہ راست (یرمیاہ 8:51) سے آتا ہےاوراس کا سیاق وسباق (یرمیاہ 50اور 51) میں ملتا ہے۔

(یرمیاہ 50) خُدا اپنے لوگوں کوکھوئی ہوئی بھیڑوں کے طور پر بیان کرتا ہے جوگمراہ ہوگئی ہیں اور جو اپنی آرام گاہ کو بھول گئی ہیں۔ خدا کے لوگ لفظی طور پر بابل کے اسیر ہیں اوران میں سے بہت سے لوگ اپنے حقیقی گھر، اپنی آرام گاہ کو بھول چکے ہیں۔

لیکن خدا اپنے بچوں کو نہیں بھولا۔ وہ مندرجہ ذیل خوبصورت وعدہ کرتا ہے:

ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے: ”بنی اسرائیل، بنی یہوداہ کے ساتھ ساتھ ظلم کیا گیا۔ جنھوں نے اُن کو اِسیر کرلیا اُن سب نے اُن کو پکڑ رکھا ہے۔ انہوں نے انہیں جانے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ (34) ان کا نجات دہندہ مضبوط ہے۔ ربُّ الافواج اُس کا نام ہے۔ وہ اُن کا مقدمہ اچھی طرح سے سنائے گا، تا کہ وہ ملک کو آرام دے، اور بابل کے باشندوں کو پریشان کر دے۔ (یرمیاہ 50:33،34)

پھر باب 51 میں ہم مندرجہ ذیل پڑھتے ہیں:

بابل کے بیچ سے بھاگ، اور ہر ایک اپنی جان بچائے! اُس کی بدکرداری میں نہ کٹو، کیونکہ یہ رب کے انتقام کا وقت ہے۔ وہ اسے بدلہ دے گا۔ (7) بابل خداوند کے ہاتھ میں سونے کا ایک پیالہ تھا جس نے ساری زمین کو مدہوش کر دیا۔ قوموں نے اس کی شراب پی۔ اس لیے قومیں مایوسی کا شکار ہیں۔ (8) بابل اچانک گر گیا اور تباہ ہو گیا۔ اس کے لیے روئیں! اس کے درد کے لیے بام لے لو۔ شاید وہ ٹھیک ہو جائے .(9) ہم بابل کو شفا دیتے لیکن وہ شفا نہیں پاتی۔ اسے چھوڑ دو، اور ہم سب اپنے اپنے ملک چلے

جائیں۔ کیونکہ اُس کا فیصلہ آسمان تک پہنچتا ہے اور آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے۔ (10) خداوند نے ہماری راستبازی کو ظاہر کیا ہے۔ آؤ ہم صیون میں خداوند اپنے خدا کے کام کا اعلان کریں۔ (یرمیاہ 51:6-10)

اس باب کے تناظر میں، خدا کے لوگ بابل کے اسیر ہیں۔ وہ گمراہ ہو گئے ہیں، لیکن خدا ان کو نجات دینے والا ہے، اس لیے نہیں کہ وہ لائق ہیں، بلکہ اس لیے کہ وہ اس کے بچے ہیں۔

جبکہ اصطلاح، "بابل گر گیا ہے،" فیصلے اور مذمت کا بیان ہے، یہ بیک وقت اسرائیل سے آزادی کا وعدہ ہے، کیونکہ بابل نے اسرائیل کو اسیر کر رکھا تھا۔

دوسرے فرشتے کے پیغام میں شامل بابل کا زوال روحانی اسرائیل کو عدم تحفّظ، بے وقعت اور کنٹرول کرنے والی روح سے آزاد کرتا ہے جو ہمیں گناہ کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ جب ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہمیں محبّت میں قبول کیا گیا ہے، کہ ہم واقعی یسوع کی قربانی کے ذریعے خدا کے فرزند ہیں، تو ہماری تمام عدم تحفّظ اور بے وقعتی دور ہو جاتی ہے، اور ہم خدا کے فرزندوں کے طور پر آزاد کھڑے ہوتے ہیں۔

تین فرشتوں کے پیغامات کو ایلیاہ کا پیغام بھی کہا جاتا ہے، اور یہ کوئی حادثہ نہیں کہ (ملاکی 6:4) میں اس پیغام کا آخری حصہ کہتا ہے کہ خدا باپ کے دلوں کو بچوں کی طرف اور بچوں کو باپ کی طرف پھیر دے گا۔ دوسرے لفظوں میں، اس پیغام کی طاقت اس وقت جاری کی جائے گی جب ہم واقعی یقین رکھتے ہیں کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں، کسی بھی چیز سے نہیں جو ہم نے کیا ہے، بلکہ اُس سے جو اکیلے یسوع نے ہمارے لیے کیا ہے۔

بابل اور اس کے ڈیوراسیل اصولوں کو ترک کر دیں۔ اب غلام نہیں رہو، بلکہ "ابا/باپ" پکارو اور جان لو کہ تم اس کے پیارے بچے ہو۔ مسیح کے ذریعے، ہم آزاد ہیں۔

☆☆☆

لاکھوں کروڑوں لوگ ہر روز ڈپریشن کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں جسے جاری رکھنا دن بہ دن بہت مشکل ہوتا جارہا ہے لیکن بہت سے لوگ اس جدوجہد سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔

بیکار کے زہریلے اثرات ایک انکشاف سے آتے ہیں جس میں ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں کہ ہم خود نہ تو کسی چیز میں اچھے ہیں، نہ کسی کو پسند آتے ہیں اور نہ ہی قابل استعمال ہیں زیادہ تر خود مدد کتابیں لوگوں کو ترغیب دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں کہ وہ خود کو خاص سمجھیں اور خود سے محبّت کریں۔

یہ طریقہ برکات کے لئے مکمّل طور پر انسانی ضرورت کو پورا کرتا ہے کہ والدین یا سرپرست جو آپ کی زندگی میں برکت کیلئے دعا کرنے میں کوشاں ہیں اور ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اس طاقتور تجربے کی جگہ لے سکے کہ آپ کسی ایسے شخص سے پیار کرتے ہیں جس کی آپ عزت اور تعریف کرتے ہیں۔

ہمارا آسمانی باپ ہمیں ہر روز یہ بتانا چاہتا ہے لیکن شیطان نے دنیا میں بہت سے لوگوں کو اندھا کر دیا ہے کہ وہ دوسری جگہوں پر قدر تلاش کریں اور باپ کی اس شاندار برکت سے بہرے ہو جائیں کہ آپ اس کے پیارے بچے ہیں۔

fatheroflove.info